مضامین بیکن

مترجمہ

لالہ سائیں داس صاحب مرحوم

سابق پریذیڈنٹ آریہ سماج لاہور

جسکو ٹھاکراج بھاٹیہ مصنف نانک چرتر و شہید گنج نے اڈیٹ کیا

سچائی کے سامنے سر تو جھکایا جاتا ہے

پر اوس پر عمل نہیں کیا جا...

سمت ۱۹۷۸ بکرماجیتی

حسب فرمائش مصنف ایجوکیشن پریس راولپنڈی میں چھپا

پہلی دفعہ ۱۰۰۰ کاپی قیمت ۱۲؍

مضامین بیکن

مترجمہ

لالہ سائین داس صاحب مرحوم

سابق پریزیڈنٹ آریہ سماج لاہور

جسکو ملکراج بھلہ مصنف نانک چیتر و شہید گنج نے ایڈٹ کیا

سچائی کے سامنے سر تو جھکانا پڑتا ہے

پر اسپر عمل نہیں کیا جاتا

سمت ۱۹۴۸ بکرماجیتی

حسب فرمائش مصنف ایجنٹ لیبل راولپنڈی میں چھپی

دیباچہ

پیارے ناظرین

مترجم مضامین ہذا لالہ سائینداس جی کی منشا تہی کہ وہ انکو پچہلے سال کے دوسرے نصف مین چہاپ دین۔ مگر اونکی ناگہانی موت نے جو جانکاہ صدمہ تہی سنہ ۱۸۹۰ع مین پہونچا اس کام کی تکمیل اونکی اپنے ہاتہہ سے نہ ہونے دی اونکی موت کے دو تین مہینے بعد لالہ ہنسراج بی اے پریزیڈنٹ آریہ سماج لاہور نے انکو ایڈیٹ کرنے کی خدمت مجہے سپرد کی مجہے افسوس ہے کہ یہ بیش قیمت مضامین جنکا ترجمہ دنیا کی قریباً ہر ایک مہذب زبان مین ہو چکا ہے اس نئے لباس مین ذرا جلدی آپ کی خدمت مین پیش نہ کر سکا لیکن بجاوا یہ دیر غفلت پر محمول ہو مین عرض کر دینا مناسب سمجہتا ہون بسبب سرکاری ملازمت کے جسمین قریباً ہر وقت سفر مین رہکر آٹہہ سے دس گہنٹے ہمہ کام کرنا پڑتا ہی اس سے جلد تر پیش کرنا میرے لئی ممکن نہ تہا۔

لالہ سائینداس جی نے جو اثر پنجاب کے نوجوانون پر ڈالا وہ میرے بیان کا محتاج

ہیں جبکہ پنجاب کے مختلف حصوں میں اس اثر کے زندہ ثبوت موجود ہیں۔ یہ
بتلانے کی ضرورت ہے کہ آریہ اصلاح کے نونہال کی کس محنت اور جانفشانی سے انہوں نے
پرورش کی۔ کیونکہ کوئی آریہ سماج ایسا نہیں جو اسکی داد نہ دے رہا ہو لیکن یہہ کہنا لازمی ہے کہ
مجھکو ملک کے تعلیم یافتہ اصحاب کے ساتھ میل جول کا اتفاق ہوا ہے آج تک ایسے کوئی صاحب
نہیں ملے جن کی ذات میں اچھی دانائی سچی محبت اور سچی قربانی اس درجہ تک جمع ہوں جیسی کہ
لالہ سائیں داس جی میں تھیں وہ رات دن اونہیں خیالات میں محو رہتے تھے صبح اونہیں خیالات میں اوٹھتے تھے
اور رات اونہیں خیالات میں بسر کرتے تھے یہہ بامبالغہ نہیں بلکہ سچائی ہے جسکی تصدیق ہر ایک شخص کر سکتا ہے جو خوش
قسمتی سے اونکی صحبت کا موقعہ پا چکا ہے۔ میرا ذاتی تجربہ یہہ ہے کہ برسوں کی ملاقات
میں ایک دفعہ بھی میرے ساتھ اونکی بات چیت کا موقعہ کوئی معاملات نہیں ہوئے جو قومی نہ کہے
جا سکیں اونکو اپنے لفظوں میں اونکو قوم اور ملک کی خدمتگزاری کی سچی لگن تھی جسمیں انہوں
نے اپنا تن من اور دہن لگا دیا تھا۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سونے کے وقت سوا
صرف چند گھنٹے ایسے تھے جو وہ اپنے لئے خرچ کرتے تھے جسمیں اپنی نوکری کا کام کیا کرتے تھے اور
اوسکو بھی وہ شوق سے نہیں دیکھتے تھے۔ پچھلے سال کے شروع میں اونہوں نے ارادہ کیا تھا
کہ سرکاری ملازمت سے دست بردار ہو کر اپنا سارا وقت دھرم اور دیش کے کاریوں کریں۔

ابھی اس فکر ہی میں تھے کہ پیغام اجل آیا اور اونکی دائمی جدائی نے آریہ ورت کے ملک کو ویران کر دیا

آریہ سماج کو اونکی موت خصوصاً جبکہ اوس سوسائٹی کے ایک اور رکن کی بیوقت
جوانمرگی کے فی الفور بعد وقوع مین آئی جو رنج دیا یا نقصان پہونچایا وہ اندازہ سے
باہر ہے اور اوسکی تلافی ممکن نہین۔ لیکن ایسی باہمت بزرگ کے نقصان کا
حلقہ اریہ سماج تک ہی محدود نہین بلکہ اوس سے دور پرے نکلتا ہے
وہ قومی مصیبت ہے جس سے ملک بھر کو نا برداشتنی صدمہ پہونچا ہے اور
جسمین اگر اوسکو شانتی ملتی ہے تو اس امید سے ملتی ہے کہ اونکی پاک سادہ
اور باہمت زندگی کی مثال کم سے کم چند آدمیون کے دلون کو ہلا کر
اپنی پیروی پر اکسائیگی اور ہمیشہ پرانے کپڑون سے ڈھپی ہند کی شکل
کی یاد دنیا کی عیش سے ہٹا کر سچی قربانی کی طرف مائل کریگی۔

م ر ب

بیکن صاحب کی زندگی کا مختصر تذکرہ

(از ملکراج بہلہ)

فرانسس بیکن مصنف مضامین ہذا سنہ ۱۵۶۱ عیسوی مین لنڈن مین پیدا ہوا اوسکا باپ ملکہ الزابتھ والی انگلستان کے وزرا مین سے تہا۔ فرانسس جسم کا ہلکا تہا لیکن بچپن ہی سے ذہین تیز ہنر نکتہ چینی کا شائق اور مزاج کا سنجیدہ تہا۔

تیرہ برس کی عمر مین وہ کیمبرج کے ٹرنٹی کالج مین داخل ہوا اور وہان تین برس پڑہتا رہا اس عرصہ مین اوس طریقہ تعلیم سے جو انگلستان مین جاری تہا اوسکے دل مین سخت نفرت پیدا ہوگئی اور مروجہ فلسفہ جسمین بنی نوع انسان کی عقل کا سرمایہ دو ہزار برس تک ضایع ہوا تہا اوسکی نظر مین حقیر ہو گیا۔

کالج سے نکلکر وہ فرانس کی دارالخلافت پیرس کو گیا۔ جہان وہ سفیر انگلستان کے زیر حفاظت رہا۔ سنہ ۱۵۷۹ع مین جبکہ وہ فرانس مین تین برس سے کچہہ اوپر رہ چکا تہا اوسکو باپ کے مرنے کی خبر آئی اور فی الفور وطن کو لوٹا۔ یہان آکر اوسنے وزیر اعظم لارڈ برلی کی خدمتمین ملازمت یا گذارہ کے واسطے کئی درخواستین کین لیکن اوسکا نتیجہ اوسکے حق مین نہ ہوا۔ ہم اوسکی ناکامیابی پر حیران ہین جب ان امور کا لحاظ

لکہتے ہین کہ وہ انگریز راج کے نوجوانون مین سے سب سے زیادہ لائق اور کارکن تہا اوسکے باپ نے بیس برس تک تاج کی اعلی خدمات کی تہین لارڈ ڈربی وزیر اعظم اوسکا خالو تہا اور اوسکی درخواستین سودبانہ ہی نہین بلکہ عاجزانہ تہین۔

اس ناکامیابی کے باعث اوسکو اپنے گذارہ کے واسطے وکالت کا پیشہ اختیار کرنا پڑا جسمین غالباً اوسکی لیاقت نے شہرت اور حاضر جوابی نے اوسے خاطر خواہ کام دیا ہوگا لیکن حکومت کی ہوس کہ اوسکے دل سے دور نہ ہوئی اور جب موقعہ ملا کسی نہ کسی طرح آدمی کو دلیل بناکر سرکاری ملازمت کے لئے برابر کوشش کرتا رہا ہے۔ اگرچہ قسمت اوسکو برابر کہینچتی رہی۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین وہ ضلع مڈل سیکس کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا اور جان ہی اوسنے اچہا کام کیا۔ لیکن چونکہ اوسکی تحریرین بہت محتاط نہین تاکہ تاج کی آزردگی سے اپنے دل کی سب سے پیاری خواہش سے ہمیشہ کے لئے محروم نہ ہوجاوے وہ مجمع عوام مین طاقت نہ پاسکا۔ صرف ایک موقعہ پر اوسنے اس احتیاط کو چہوڑا جہان تاج کی درخواست پر جو روپیہ کے متعلق تہی اوسنے کہا۔ اتنی رقم تب ادا ہو سکتی ہے اگر اشراف اپنی سونے چاندی کی تہالیان اور کسان اپنے پیتل کانسی کے دیگچے بیچ ڈالین۔ اور ہم اسجگہ ملک کے زخم دیکہنے کے لئے آئے ہین اوسکی

کہاں اوتا ہونے کیسے گئے ہیں۔ اس تقریب سے ملکہ اور بھی زیادہ ناراض ہو گئی اور
اوسنے لیف کیہ پیچہ پتا کہ معافی مانگی۔ بعد ازاں دشمنوں نے اوسکی عمر
پر خوفناک تجربہ نہ دوہرایا۔

اب ملکہ الزابیتھ کے دربار میں ایک نوجوان امیر ارل اف ایسکس
آموجود ہوا جسنے ملکہ کے دل پر بہت قوت پالی یہ شخص شکیل۔ لکہا پڑہا۔
فصیح۔ دلیر۔ فیاض۔ جلد مزاج تہا۔ مظلوموں کا ملجا اور ظالموں کا عدو
تہا۔ جسقدر وہ اپنے آقا کے سامنے بیدھڑک اور آزاد گفتگو کرتا تہا اوسیقدر
رعایا کے ساتہہ خوش خلقی اور مہربانی سے پیش آتا تہا یہ شخص جیسا کہ دنیا
میں عزیز تہا عامہ خلائق کا قدر تہا اُس سے وہ چند پیارا ہو گیا۔ اوسنے
بیکن کی مدد پر کمر باندہی۔ اور ایک دفعہ عہدہ اٹرنی جنرل اور دوسری
دفعہ عہدہ سالسٹر جنرل بیکن کو دلانے کی کوشش کی۔ بدقسمتی کی
خوبی کامیابی نہ ہوئی۔ تب ایسکس نے دو ہزار پونڈ مالیت کی ایک زمینداری
اوسکو نذر کی جسکی بابت بعد انتہا یہ بیکن نے لکہا ہے کہ اوس نذر کا طریقہ
اُسکی مالیت سے زیادہ قیمتی تہا

۱۵۹۷ء میں بیکن نے دس مضامین کی ایک کتاب شائع کی جسکی

بہت قدر ہوئی اور لاطینی - فرانسیسی اور اطالی زبانون مین ترجمہ ہو گئی
۱۶۱۲ء مین یہ مضامین بڑھکر ۳۸ اور ۱۶۲۵ء مین ۵۸ کئے گئے - آخری دو
مضمون اوسکی موت کے بعد شامل کئے گئے تہے۔ ان مضامین کی نسبت بیکن کتاب کے دوسری
اشاعت کو سمرپن کرتے ہوئے یون لکہتا ہے - اب مین ان مضامین کو پہر چہاپتا
ہون جو میری اور سب تصنیفات سے زیادہ رواج پا گئے ہین اس سبب سے کہ
وہ خلقت کے کاروبار اور تعلقات سے گہٹے ہوئے ہین - مین نے انکی تعداد و
ضخامت بڑہا دی ہے گویا کہ یہ نئی تصنیف بنگئی ہے - مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی
لاطینی جلد چونکہ عالمگیر زبان مین ہے غالباً اوسوقت تک رہے گی جبتک
کتابین موجود رہینگی -

یہہ اندازہ جو بیکن نے اپنے مضامین کی قیمت کا لگایا ہے صحیح ہے اور اوسکی
صحت کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی مہذب زبانون مین سے شاید کوئی ہوگی
جسمین اونکا ترجمہ نہ ہوا ہو - اونکی ہر دلعزیزی کا سبب بہی بیشک وہی
ہے جو بیکن نے بتلایا ہے یعنے وہ خلقت کے کاروبار اور تعلقات سے
گہٹے ہوئے ہین -

مضامین کی طرز بیان مجمل ہے مفصل نہین - وہ اتنا بتاتے نہین جتنا جاننے کے

قایل کر دیتے ہین - اتنا سکہاتے نہین جتنا سیکہنے کے لایق بنا دیتے ہین - اور
چونکہ وہ مختلف قسم کے خیالات کے متعلق ہین ناظرین انکو ٹہیک ٹہیک ویسا ہی [illegible]
ہین جو ایک قسم کے طویل خیالات کی صورت مین لائی ہوئی ہے -

بیکن نے اس تحریر سے بڑا نام پیدا کیا - الا اوسکی مالی حالت پر جو وکالت کی بغیر
آمدنی سے بہتر ہوئی تہی اسکا کیا اثر پڑ سکتا تہا - فضول خرچی کا شوق کفایت شعاری
کے خیالات کو دم مین پاش پاش کردیتا تہا اور اوسکی آمدنی کو نہ صرف ڈبو لیتا تہا
بلکہ اوس سے بڑہ جاتا تہا اسکا نتیجہ یہ تہا کہ وہ اپنی عمر کے بیشتر حصہ مین خرچ کی تکلیفات سے
نہ نکل سکا اور ایک دفعہ ۳۰۰ پونڈ کے قرض کے بدلے جیلخانہ بہیجا گیا -

اس عرصہ مین اوسکا مربی دوست نہ تہا اسیکس ہر ایک موقعہ پر اسکو حقوق جتلانے اور
دعوے جمانے مین سرگرم تہا - لیکن ہم تعلق سے لکہتے ہین کہ بیکن نے اس سب مروت - مہربانی
اور دوستی کا بدلا بے مروتی ناشکرگذاری اور دشمنی دیا - یعنے جب اسیکس پر تاج کی
طرف سے چند الزامات جو بہت ہی سنگین قسم کے تہے لائے گئے تو وہ اسکے مخالف تاج کا وکیل بیکن تہا
اسیکس پر جرم ثابت ہوا اور وہ قتل کیا گیا - اسپر عامہ خلایق نے ناراضگی کا کہلم کہلا اظہار
کیا اور بیکن کو اوسکی قتل کے وجوہات چہاپنے پڑے - بیکن اس کام پر مامور ہوا اور جو کام
جیتے اسیکس کے لئے اوسکی زبان نے کیا تہا وہی کام مردہ اسیکس کے لئے اسکی قلم نے کیا - اوسکی

قتل کا ذریعہ ہونے پر قناعت نہ کرکے اوسنے اپنے مربی کو بعد از مرگ رسوا کیا۔ یہ سب
کیا لیکن پہر بہی ملکہ کے جیتے جی اوسکو کوئی عہدہ نہ ملا۔

البتہ جب جیمس تخت نشین ہوا تو اوسنے بیکن کی طرف توجہ کی ۱۶۰۳ء میں اوسکو
تہوڑی سی جاگیر دی ۱۶۰۷ء میں سالیسٹر جنرل ۱۶۱۳ء میں اٹرنی جنرل مقرر کیا۔
رفتہ رفتہ وزیر مال بنا دیا۔ ان ایام میں اوسنے دو مشہور کتابیں لکہیں جنکو نام
ترقی علم اور قدیموں کی دانائی ہین علاوہ ازین قوانین کا مجموعہ طیار کیا۔
وزارت کے دنون مین اوسنے جو کاروائیان کین وہ بہت افسوس کے قابل ہین۔
ڈیوک آف بکنگہیم جو شاہ جیمس کا منظور النظر تہا جو کچہہ چاہتا اوس سے کرا لیتا
جسکے حق مین کہتا فیصلہ لکہوا لیتا یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ خزانہ کے مقدمات مین اوسنے
بے اندازہ رشوت کہائی جس کا تخمینہ اوسکے مخالفین نے ایک لاکہہ پونڈ کیا ہے۔

۱۶۲۰ء بیکن کے عروج کی دوپہر تہی جبکہ اوسنے نوم آرگینم جو ایک لاثانی کتاب ہے
لکہی۔ اسی سال مین بیرن ویرولیم اور ۱۶۲۱ء مین سینٹ البنز بنایا گیا۔ آخری
خطاب کی رسم بڑی دہوم دہام سے ہوئی لیکن اوسکا زوال نزدیک تہا۔ چند روز بعد
پارلیمنٹ مین اوسکی چال چلن کے نسبت تحقیقات ہوئی۔ رشوت کے الزامات
قائم ہوئے بیکن کا اوسنے اقبال کیا انجام یہ ہوا کہ ٹاور مین قید ہوا۔ ۴۰ ہزار

پونڈ جرمانہ دے سکے عہدہ نہ پا سکے نہ پارلیمنٹ مین داخل ہو سکے۔ ابھی دو دن قید رہا تہا کہ بادشاہ نے باقی سزا معاف کر دی۔ اسکے بعد اوسنے ملکی معاملات مین دخل نہ دیا اور خلوت گزینی اختیار کی۔ سنہ ۱۶۲۶ء مین جب وہ برف کے ساتھ ایک تجربہ کر رہا تہا اوسکو سردی ہو گئی اور اوسی مرض مین کچھ دن مبتلا رہ کر راہی ملک بقا ہوا بیکن کا چال چلن اوسکے جوہر سے بڑا تہا خواہ ہم الزام سے پاک نہین کر سکتے ہمارے بہت سرکاری بے فدا ہو کر بے سود اوسکو بچھی پڑے رہنا فضول خرچی رشوت خوری اور سب سے بڑہکر ناشکر گذاری ایسی بری داغ ہین اگر وہ ہو ثابت نا ممکن ہے برخلاف اسکے اوسکی عقل کی رسائی جیسی انتہا ہے سچ یہ ہے کہ اوسکا دل اوسکے دماغ سے کہین نیچے درجہ کا تہا۔ اوسکا دل دنیا کی معمولی ترغیبون کا مقابلہ نہ کر سکا لیکن اوسکے دماغ نے دنیا کی تہذیب کے لیے ایک نیا راستہ نکال دیا پرانا فلسفہ مبہم اور ایل تہا۔ لفظون سے شروع ہوتا تہا اور لفظون ہی پر ختم ہوتا تہا اوسکا مقصد خیالات کی بلند پروازیان و مسائل لفظونکی باریکیان اور تقریرون کی موشگافیان تہین اور بہت جہد مباحثہ پیدا کرتا تہا لیکن بیکن کا فلسفہ ترقی کن اور نتیجہ خیز ہے کام سے شروع ہو کر کام ہی مین ختم ہوتا ہے اوسکا مقصد بنی نوع انسان کی خدمت و مسائل حاجات سے پیدا دلیل حسب تجربے مین ذریعہ موجد پیدا کرتا ہے۔ یونانی فلسفہ انسان کو مکمل اور دیکھنے کی بیہودہ ہر بات تر جانا جاتا تہا اور وہ نہ بنا بیکن کا فلسفہ کامل انسان کو سکھی بنانا چاہتا ہے اور وہ ہو گیا سقراط و افلاطون کی پرانی کلاس مین تبھی جہان کچھ تہہ نہ آیا بیکن کا نام مین ہے اور یورپ کی عالی تہذیب اسی کام کا نتیجہ ہے

فہرست مضامین

ॐ

سچائی

حاکم جوڈا نے ہنسی مین مسیح سے پوچھا کہ سچائی کیا ھے اور جواب کا انتظار نہ کیا۔ درحقیقت تلون مزاجی مین ایک قسم کی خوشی ہے - آزادی خیال اور آزادی فعل کی ذہن مین کسی عقیدہ کا ملجانا غلامی سمجھی جاتی ہے۔ گو اس مذہب کے حکما کے فرقے رحلت کرگئے ہین لیکن بعض منطقی فیلسوف اب بھی باقی ہین جنمین رگ و ریشہ تو وہی ہے مگر اسقدر خون نہین جسقدر کہ متقدمین مین تھا۔ بات یہ ہے کہ جھوٹ کچھ پیارا لگتا ہے صرف اسلئے نہین کہ سچائی کے دریافت کرنے

ہین وقت و محنت اٹھانی پڑتی ہے اور پہر اسکے دریافت ہو جانے پر خیالات کی پرواز رکتی ہے بلکہ اسلیے بھی کہ انسان کو جھوٹھ سے طبعی لگاؤ فاسد اُنس ہے۔ یونان کے حکماء متاخرین کے ایک فرقے نے اس مسئلہ کی بہت کچھ چھان بین کی مگر یہہ عقدہ حل نہوا کہ انسان کو جھوٹھ سے کیون رغبت ہے اور جھوٹھ بھی وہ جو نہ شاعرون کی طرح خوشی کے لیے اور نہ اہل تجارت کی طرح منافع کی غرض سے ہو بلکہ خود جھوٹھ ہی کے واسطے ہو[۵۱]۔ لیکن یہان مین بھی حیران ہون۔ سچائی مثل صاف اور کھلی ہوئی دن کی روشنی کے ہے جسمین دنیا کے ناٹکی سوانگ اور کھیل تماشے اور نمائشی جلوس آدھے بھی ایسا تجمل و لطف نہین دکھاتے جیسی کہ شمع و قندیل کی روشنی مین ہوتا ہے

۵۱ بعض حکما کا قول ہے کہ انسان کو صداقت سے طبعی لگاؤ ہے۔ آدم سمتھہ کی رائے یہ ہے ایک مبتلا نامی کرتا ہی جہان ایک دفعہ قصداً جھوٹھ بولتا ہے وہان کم سے کم بیس دفعہ بے تکلف سچ بولتا ہے

یہ سچائی شاید موتی کی مانند ہے جسکی آب و تاب دن مین
بہتر نظر آتی ہے لیکن اسے ہیرے یا سبزے کا رتبہ
حاصل نہ ہوگا کہ وہ پنچ رنگی روشنی مین بہتر جھلک
مارتا ہے - جھوٹ کی آمیزش سے ہمیشہ خوشی بڑہتی
ہے - اگر لوگون کے دلون سے بیہودہ خیالات -
دلفریب امیدین - جھوٹے عقاید دلاویز توہمات وغیرہ
نکال لئے جائین تو اسمین کب شک ہو سکتا ہے کہ اکثر
آدمیون کے دل سوکھے سڑے سوگی اور مریل سے رہجائینگے
اور خود اُنکے لئے خار پہلو ثابت ہونگے - ایک بزرگ نے
شعر کو بڑی حقارت کے ساتھ شراب الشیاطین کہا ہے
کیونکہ اس سے قوت واہمہ طغیانی مین آتی ہے اور یہ
سب محض جھوٹھ کا عکس ہوتا ہے - لیکن جو جھوٹھ دل
مین سے گذر جاتا ہے وہ مضر نہین ہوتا نقصان وہ جھوٹھ
پہنچاتا ہے جو دل مین گھس کر اسمین گھر کرلیتا ہے جیسے کہ اوپر
ذکر ہوا ہے - بہرحال ان باتون کو آدمیون کے بگڑے ہوئے

خیالات اور جذبات سے خواہ کچھہ ہی تعلق ہو مگر حق
جو اپنا آپ عدالتی ہے یہہ تلقین کرتا ہے کہ تلاش حق
جو اُسکا طالب یا خواستگار رہوتا ہے اور علم حق جو اُسکا
مشاہدہ کرتا ہے اور یقین حق جو اُس سے متلذذ ہوتا ہی
فطرت انسان کی ٹکسالی فضیلت ہے۔

چھہ دن کے کام مین خدا نے اول نور حواس پیدا کیا
اور اخیر مین نور عقل اور اُسوقت سے یوم السبت اُسکی
روح کے تجلے کا دن گنا جاتا ہے۔ اول اُسنے عالم مادی
یا ہیولاتی کی پیشانی کو نورانی کیا۔ پھر انسان کو تجلے
بخشا اور اب بھی اپنے برگزیدون کے دل کو نور کا انصاف
سے منور کرتا ہے۔ لیوکریشیس شاعر جو اپنے فرقہ کا فخر تھا
(اور یہہ فرقہ اور صورت مین اورون کی نسبت
ادنے رتبہ رکھتا تھا) کیا اچھا کہہ گیا ہے"۔ لب شور پر کھڑا
ہو کر سمندر پر جہازون کو جھکولے لیتے ہوئے دیکھنا ایک
خوشنی ہی۔ قلعہ کے جھروکہ مین بیٹھہ کر نیچے کی لڑائی کی چالون

کو دیکھنا ایک خوشی ہے مگر حق کی اونچی چوٹی پر (اور یہ وہ پہاڑ ہے جو سب سے بلند ہے اور جہان ہوا ہمیشہ صاف اور بے خلل چلتی ہے) کھڑا ہو کر نیچے کی وادی مین مغالطون اور لغزشون اور کوہر دن اور طوفانون کو دیکھنا سب سے بڑی خوشی ہے " لیکن یہ نظارہ ہمیشہ ہمدردی کی نظر سے ہونا چاہیے اور نخوت و تکبر کی راہ سے نہین - درحقیقت اگر انسان کو ہمدردی کا جوش اور خدا پر بھروسا اور صداقت کی محبت ہو تو اسکے لیے یہی زمین باغ ارم ہے -

اب علم الٰہی اور فلسفہ کی سچائی کو چھوڑ کر کاروباری سچائی کا ذکر کیا جاتا ہے - جن شخصون کا عمل راستی پر نہین وہ بھی یہ بات تسلیم کرینگے کہ صفائی اور راست معاملگی انسان کی ذات کا شرف ہے اور جھوٹھ کا ملاوالیا ہی جیسے سونے یا چاندی کے سکہ مین کھوٹ کا ملاو - جس سے وہ دہات گو چلتی اچھی ہے مگر کھوٹی ہو جاتی ہے - ٹیڑہی اور پیچدار چالین سانپ کی چالین ہین جو پاجی پن سے شکم

سے چلتا ہے اور پانو سے نہین ۔ کسی عیب سے انسان کو
ایسا دہبا نہین لگتا جیسے کہ جہوٹا اور دغا باز ثابت ہونے سے لگتا
ہے ۔ اس امر کی وجہ دریافت کرتے ہوئے کہ جہوٹھ کا
الزام کیون ایسا مکروہ اور نفرت خیز ہے مانٹین خوب بات کو
پہنچا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ اگر بغور سوچا جاے تو یہ کہنا کہ فلان
شخص جہوٹھ بولتا ہے گویا یہ کہنا ہے کہ وہ خدا کے سامنے
شیر اور انسان کے سامنے روبہ ہے کیونکہ جہوٹھ بولنا
گویا خدا سے لڑنا آدمیون سے ڈرنا ہے ۔ درحقیقت جہوٹھ
کی خرابی اور عہد شکنی کی سفرت اسکا اتنا ایسے زور کے ساتھ
بیان نہین کیجا سکتی جیسے کہ ان الفاظ مین کی گئی ہے
کہ وہ انسان کی نسلون پر قہر الہی کی آخیر گونج ہوگی
کیونکہ یہ پہلے سے کہا گیا ہے کہ جب
مسیح آئیگا تو وہ روئے زمین
پر ایمان نہ پائیگا ۔

۲۔ موت

لوگ موت سے یون ڈرتے ہین جیسے بچے اندہیرے سے اور جیسے بچون کا طبعی خوف قصے کہانیون سے زیادہ ہوتا ہے ایسا ہی موت سے ڈرنے والون کا حال ہے درحقیقت اگر موت کا تصور کفارہ گناہ اور سفر عقبی کی نظر سے ہے تو عین پارسائی اور دینداری ہے لیکن اگر اسکا خوف مقتضاے طبیعت سے ہے تو بزدلی ہے۔ دینی خیالات مین بعض اوقات خودنمائی اور وہم کا ملاؤ ہوتا ہے۔ دیکھو بعض زاہدون کی کتب ریاضت و نفس کشی مین لکھا ہے کہ انسان اپنے دل مین سوچے کہ جب اسکی انگلی کا سرا دبایا یا کچلا

جاتا ہے توکیسی تکلیف ہوتی ہے اور اسی سے سمجھ لے کہ
نزع کے وقت جب کہ بند بند ٹوٹتا ہے اور کل جسم گداز ہوتا
ہے کیسی تنہی ہوگی - حالانکہ لبا اوقات موت مین ایک
عضو کے برابر بھی تکلیف نہین ہوتی کیونکہ جو اعضا زیادہ
حیات بخش ہین وہ زیادہ ذکی الحس نہین - ایک حکیم
مزاج حقیقت شناس بزرگ نے جوبٹ پرسنون مین
سے تہا کیا معقول کہا ہے کہ موت کا سوانگ خود موت
سے زیادہ بھیانک ہے - جان کندنی مین سانس مارنا
- ہچکیون اور لسون کا اینٹہنا - چہرہ کی بدرنگی احباب کی
گریہ وزاری - ماتمیون کی سیاہ پوشی - تجہیز وتکفین
کی رسوم وغیرہ - یہ سب ایسی باتین ہین جنسے موت ہوّا
دکہائی دیتی ہے - یہ بات بھی غور کے قابل ہے کہ انسان کے
دل مین کوئی جذبہ ایسا کمزور نہین جو موت کے خوف کو
مغلوب اور زیر نہ کرسکتا ہو - پس جس حال مین کہ انسان
کے گہٹ سے ایسے مددگار موجود ہین جو موت پر غالب

آسکتی ہین تو وہ کوئی بڑا خوفناک دشمن متصور نہین ہو سکتا۔ انتقام موت پر غلبہ پاتا ہے۔ عشق اسے حقیر سمجھتا ہے۔ عزت اسکی تمنا رکھتی ہے۔ غم اُسکا طالب ہے۔ خوف اُسے پہلے سے ہی گھیرے ہوتا ہے۔ بلکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شہنشاہ اوہتو نے خودکشی کی تو جوش ہمدردی نے کہ ایک نہائیت ملائم جذبہ ہے اُسکے بہت سے تابعین کو ایسا اُبھارا کہ انہون نے اپنے بادشاہ کے واسطے مثل سچے جان نثارون کے محض غمخواری سے جان دی۔ سینیکا نازک دماغی اور سیری کو انہی جذبات مین شمار کرتا ہے "خیال کرو کہ اس زندگی مین کیسے بار بار وہی چیزین کرنی پڑتی ہین۔ موت کی خواہش صرف برداشت یا مصیبت سے پیدا نہین ہوتی بلکہ نفرت سے بھی ہوتی ہے"۔ انسان ایک چیز کو اکثر بار بار کرتا ہوا تھک جاتا ہے۔ اوس تکان سے بھی وہ مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے گو دلاور یا مفلوک نہو۔ یہ بات بھی کچھ کم قابل لحاظ نہین کہ موت کا قرب قوی دلون پر بہت کم

اثر رکھتا ہے - وہ اخیر دم تک ظاہرا جون کے تون
بنے رہتے ہین اگسٹس قیصر نے سلام دنیا سے بین
انتقال کیا "لولیو میا خدا حافظ ہمارے عقد عروسی
کو ہمیشہ یاد رکھیو" ٹیٹرلیس ریاکاری مین سدھارا
بقول ٹیسیٹس اسکی قواے جسمانی تو اسے چھوڑ گئین
مگر اسکی روبہ بازی اخیر دم تک نہ چھوٹی - وسپیشن
پاخانے بیٹھا ظرافت مین یہ کہکر چل بسا - "اپنے نزدیک
تو مین دیوتا بنے جاتا ہون" - گلبا اپنی گردن کو آگے بڑھا
کر یہ کہتے ہوئے سدھارا "اگر اسمین اہل روما کا فائدہ
ہے تو لیجیے ہاتھ صاف کیجیے" سپٹمس سیویرس نے خراطی
ارسال کرتے ہوئے رحلت کی "اگر مجھے کچھ کرنا باقی
ہے تو جلدی کیجیے" علے ہٰذا القیاس حکماے رواقی
نے فی الواقع بہت بیحد سے زیادہ دنگل مچایا ہے
اور اپنی زبردست تحریرون اور تقریرون سے
اسے جہت پٹکر ڈرا ؤنی بنا دیا ہے - بات کے سخن کو

وہ پہنچا ہے جو موت کو قدرت کے عطیات مین شمار
کرتا ہے - مرنا ایسا ہی مقرر ہے جیسے پیدا ہونا اور
ایک چھوٹے بچّے کے لئے شاید مرنے اور پیدا ہونے
دونون کی تکلیف برابر ہے - جو شخص کسی طبعہ جوشلہ
مین مرتا ہے وہ مثل اُس شخص کے ہے جو سخت جوش مین
مجروح ہوتا ہے اور اسوقت چندان درد محسوس
نہین کرتا - اسلئے جو دل کسی اچھی لگن مین لگا ہوا ہی
وہ موت کی تکلیف سے بچا رہتا ہے لیکن سب سے بڑھکے یقین
رکھو کہ موت کی پوری لذت جب ہی ہے کہ انسان
کی اعلی اغراض اور اعلی امیدین حاصل ہو چکی ہون
"اب مجھے رخصت کیجئے" - موت کا یہ خاصہ بھی ہے کہ وہ
نیکنامی کا دروازہ کھول دیتی ہے اور حسد کو
معدوم کرتی ہے - وہی شخص جو زندگی مین محسود
ہے موت کے بعد محبوب ہے ∴

۳-اتحاد مذہب

مذہب نوع انسان مین ایک بڑا رشتہ ہے اسلئے کیا مبارک
ہو کہ خود اتحاد کے سچے رشتہ سے بندھا ہو۔ مذہبی جھگڑون
اور بہیڑون کی قباحتین بت پرستون مین نام کو نہین
تہین۔ وجہ یہ ہے کہ بت پرستون کا مذہب زیادہ تر
رسمیات اور تکلفات کا جامع تہا۔ کسی پکے عقیدہ پر
مبنی نہین تہا۔ جس حال مین کہ انکی شریعت کے پیشوا
اور علما شاعر تہے تو تم خیال کر سکتے ہو کہ انکا ایمان کس قسم کا
ہوگا لیکن سچا خدا یہ صفت بہی رکہتا ہے کہ وہ غیور ہے
اسلئے اپنی پرستش اور اپنے مذہب مین بدعت و شرک کو

روا نہین رکھتا پس ہم چند کلمات شریعت کے اتحاد اور
اتحاد کے ثمروں اور حدود اور وسایل کے باب مین
تحریر کرتے ہین اتحاد کے ثمرے رخدا کی رضاجوئی کے بعد
جو سب پر مقدم ہے) دو ہین - ایک تو اُن لوگون سے متعلق
ہے جو شریعت کے باہر ہین اور دوسرا اُن لوگون سے
جو اُسکے اندر ہین - پہلے کی نسبت نفس الامر یہ ہے کہ
بدعتین اور رخنے سب سے بڑھکر بُری چیزین ہین بلکہ
اخلاقی خرابی سے بھی بدتر ہین کیونکہ جیسے قالب عنصری
مین زخم یا تحلیل ترکیب خلط فاسد سے زیادہ مضر ہے
ایسا ہی نظام روحانی مین نقص اتحاد کا حال ہے کہ کوی
بات اُس سے بڑھکر شریعت سے باز رکھنے والی اور نفرت
دلانے والی نہین اسلئے جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک
کچھہ کہتا ہے اور دوسرا کچھہ یعنی جب بعض تو مذہب
کی حقیقت کو بدعتیون کی جماعتون مین تلاش کرتے ہین
اور بعض شریعت کی ظاہری رسومات مین تو لامحالہ

لوگون کے کانون مین متواتر یہ آواز آتی ہے کہ باہر نت
جاؤ تنبیخ المشرکین اجسکا منصب طبعًا اس قسم کا تہا کہ
وہ باہر والون کی خصوصیت کے ساتہہ فکر کرتا کہتا ہے
اگر کوئی بت پرست تمہین بہانت بہانت کی بولی
بولتا سنے تو کیا وہ تمہین دیوانہ نہین کہیگا فی الواقع
یہی وجہ ہے کہ جب ملحد اور بیدین شخص مذہب
مین اسقدر بے آہنگی اور اختلاف عقاید دیکہتے ہین
تو شریعت سے متنفر ہوکر طعنہ بازی پر ہو بیٹہتے ہین
منکرون کے ایک استاد نے ایک فرضی کتب خانہ
کی فہرست مین ایک کتاب کا نام ملحدون کا ناچ لکہہ دیا
تہا گو ایسے بڑے مضمون مین ایسی ادنے بات کا ذکر
لانا سنجیدگی کے خلاف ہے مگر تاہم وہ شریعت کے
بگاڑ کی ایک عمدہ مثال ہے ۔ درحقیقت ہر فرقہ کا رنگ
ڈہنگ اور توڑ جوڑ جدا جدا ہے جس سے دنیا پرستون
اور کور باطن مدبرون کو جو مقدس باتون کو حقارت کی

لگا ہے دیکھتے ہین نا سمجھ شریعت کا مضحکہ اڑانے
کی تحریک ہوتی ہے ۔

شریعت کے اندر رہنے کا ثمرہ امن ہے جو بیشمار
برکتون کا جامع ہے — وہ ایمان کو مضبوط اور
ہمدردی کو مشتعل کرتا ہے ۔ شریعت کا پیروی امن
اندر گھس کر دل کو تسکین و اطمینان بخشتا ہے اور
تحریری و تقریری مباحثون اور مجادلون کی کشاکشی
سے چھوڑا کر زہد و تقوی اور تزکیہ نفس کیطرف
مائل کرتا ہے ۔

اتحاد کی حدود کا یہ حال ہے کہ انکا ٹھیک ٹھیک قایم
کرنا ایک بڑا اہم امر ہے ۔ اسمین دو قسم کا خبط
لاحق ہوتا ہے ۔ بعض کٹملاؤن کو مصالحت کے نام
سے چڑ ہے ۔ انہین اس سے کچھہ سروکار نہین ۔ انکا
کام تقلید و فریق بندی ہے ۔ برعکس اسکے بعض نیم
حکیمون اور مصلحت پسندون کا یہ گمان ہے کہ وہ

میانہ روی اور دو طرفہ چال اور زبرکا نہ صلح وصفائی
سے مذہب کے امور نزاعی کا تصفیہ کرسکتے ہین گویا
کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان فیصلہ ثالثی
عمادر کرنا چاہتے ہین ان دو لوخبطون سے بچنا چاہیے
اور یہ یون ہوسکتا ہے کہ مذہب کے بنیادی مسائل
اور اصول کو اچھی طرح چھانٹ کر اُن مسائل سے علیحدہ
کیا جائے جو بالخصوص ایمان سے علاقہ نہین رکھتے بلکہ
عقل ورائے یا انتظام یا نیک نیتی سے متعلق ہین۔
ممکن ہے کہ بہت سے لوگون کو یہ ایک لیوچ اور باسی
بحث معلوم ہو لیکن اگر اسمین انصاف کا برتاؤ
ہو تو وہ غالباً بالعموم مانا جائیگا۔

اسباب مین انہی مختصر بساط کے موافق مین صرف
یہ نصیحت کرتا ہون کہ دو طرح کے مباحثون سے خدا کی
شریعت مین رخنہ ڈالنے سے باز رہنا چاہئے۔ ایک یہ
کہ جب امر نزاعی بہت خفیف اور ادنے قسم کا ہو اور

اس لائق نہو کہ اسپر جوش وخروش اور مجادلہ کیا جاے
بلکہ محض بحث و تکرار سے پیدا ہوا ہو۔

ایک بزرگ نے لکہا ہے کہ مسیح کا پیراہن فی الواقع
بے درز تہا لیکن شریعت کا لباس کئی رنگ کا ہے اُسکا قول ہے کہ
لباس مین خواہ کچہہ ہی اختلاف ہو مگر چاک یا شق نہ ہو
اتحاد ایمان اور اتحاد انتظام دو چیزین ہین دوسرا یہ
کہ جب امر نزاعی بڑے وقعت کا ہو مگر کہینچا تانی سے
غائیت درجہ کی پیچیدگی اور الجہاو مین پڑگیا ہو۔ اس
صورت مین وہ ایک قسم کا بے معنی ذہنی مسئلہ بن جاتا ہے
جسکا کچہہ اصل وجود نہین ہوتا اہل بصیرت بعض اوقات بیوقوفون کے جہگڑے
دیکہکر فوراً سمجہہ جاتے ہین کہ جن باتون پر انکے باہم
اختلاف ہے انکا مقصود ایک ہے مگر تاہم انکا تصفیہ کبہی
خودبخود نہین ہوتا۔ جب حال یہ ہے کہ انسان اور انسان
کے باہم سمجہہ کے تفاوت کی یہ کیفیت ہے تو کیا اس بات سے
انکار ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم الغیب بعض صورتون

ہین جو ناقص العقل آدمیون کے اختلافات کا مقصود
ایک ہی ہوتا ہے اُنکو دیکھتا ہے اور دونونکو قبول کرتا
ہے - ایسے مباحثون کی نسبت سینٹ پال نے جو ہدایت
و نصیحت کی ہے اسمین اُنکی حقیقت کو بڑی خوبی کیساتھ
ظاہر کیا ہے یعنی ناپاک اور بیہودہ لن ترانیون اور
جہوٹی علمی حجتون کو ترک کرو - بعض لوگ ایسے اختلافات
پیدا کر لیتے ہین جنکا وجود نہین ہوتا اور اُنکو نئے الفاظ
گہڑ کر ایسا لباس پہناتے ہین جسمین الفاظ پر مضمون
کا غالب ہونے کے بجائے فی الواقع مضمون پر الفاظ کا عمل
ہوتا ہے جہوٹا امن یا اتحاد بہی دو قسم کا ہے - ایک
تو یہ کہ امن محض جہل مطلق پر مبنی ہو کیونکہ اندہیرے
مین تمام رنگ یکسان ہوتے ہین دوم یہ کہ وہ اصولی
باتون کے اختلافات کے صریح اقبال سے وابستہ
ہو کیونکہ ایسے معاملات مین سچ اور جہوٹ مثل اُس
لوہے اور چکنی مٹی کے ہے - جس سے بخت نصر کے

جسکے پاؤنکی انگلیان بھی تھین - وہ چیمٹے تو رہ سکتے
ہین مگر مخلوط نہین ہو سکتے -

اب حصول اتحاد کے وسائل کا ذکر کیا جاتا ہے - انسان
کو احتیاط رکھنی چاہئے کہ مذہبی اتحاد کے بہم پہنچانے یا
مستحکم کرنے مین ہمدردی اور نظام مدنی کے اصول
ٹوٹنے اور بگڑنے نہ پائین - عیسائیون کے ہان
مذہب مین دو تلوارین چلتی ہین - دینی اور دنیوی
مذہب کی حمایت مین دونونکا اپنا اپنا کام اور اپنا اپنا
مقام ہے - لیکن محمد صاحب کیسی تیسری تلوار ویسی
ہی اور تلوار کا اٹھانا - یعنی مذہب کو جنگ وجدل سے
پھیلانا یا ظلم و تعدی سے ایمان پہ جبر کرنا جائز نہین
بجز اسکے کہ وہ صحیح بہتان باگھڑ یا ملکی تشویش کی صورت
مین ہو فتنہ و فساد برپا کرتا - سازشون اور فسادون
کا روادار رکھنا - لوگون کو کشت و خون پہ آمادہ کرنا
اور نیز وسیا ہی اور بگاڑ ڈالنا سب سے انتظام

جو خدا کا قانون ہے الٹ پلٹ ہوتا ہو اور یہی
بُرا ہے - کیونکہ یہ محض اول لوح قانون کو دوسری پر
دے مارنا اور آدمیون کو فرشتے سمجھکر بشریت
کے نقصون کو نظر انداز کرنا ہے - ایگیمینن نے اپنے
حقیقی بیٹی کی قربانی جائز رکھی لیوکریشیس شاعر یہ حرکت
دیکھکر بلبلا اٹھا کہ ہائے یہ مذہب ہی ہے جو اسقدر شرارت
سکھلاتا ہے - پناہ بیزدان اگر وہ فرانس کی خونریزی
اور انگلستان کی باروتی سازش دیکھتا تو کیا کچھہ نہ کہتا -
غالباً جسقدر رہتا اُس سے وہ چند نفس پرست اور
لامذہب ہوجاتا - جیسے دینی معاملات مین دنیاوی تلوار
سے کام لینا نہایت احتیاط چاہتا ہے ایسا ہی اُسکا عام
لوگون کے ہاتھہ پکڑانا خوفناک ہے - یہ کام کٹھملاّ دن
اور خون خوار شخصون پر چھوڑ دینا چاہیے - شیطان
نے کہا کہ مین آسمان پر صعود کرونگا اور حضرت
ذوالجلال کا ہمسر ہونگا - یہ سخت کفر تھا - لیکن

خدا کی صورت بنا کر اُسکے مُنہہ مین یہہ ڈالنا کہ مین
نزول کرکے ملک الظلمات کی ہمسری کرونگا اور بھی
زیادہ سخت کفر ہے - کیا اس سے یہہ کچھہ کم کفر ہے کہ
مذہب کی حمایت مین ایسی خوفناک اور ملعون حرکات
تک نوبت پہنچائی جائے کہ بادشاہ گردن مارے جائین اور
رعایا قتل کیجائے اور انتظام ملکی اور سلطنتین ملیا میٹ
کر ڈالی جائین یہہ تو درحقیقت روح القدس کو فاختہ
کی شکل کے بجائے گِدھ یا کوّے کی صورت مین نازل کرنا اور
شریعت مین رہزنون اور قاتلون کا جھنڈا کھڑا کرنا
ہے پس یہہ بات نہایت ضرور ہے کہ شریعت اپنی
مسئلے اور فتوے سے اور سلاطین اپنی سیاست
وقوت سے اور فضائل دینی و اخلاقی اپنے عصائے
عطارد سے اُن واقعات وخیالات کو ہمیشہ کے لئے
جہنم واصل کرین جنسے ایسی حرکات کی تائید ہوتی ہو
اور ان پر لعنت بھیجین جیسے کہ اب تک بہت کچھہ ہوچکا ہے

مذہبی تذکرون مین رسول کا قول بےشبہ گونج
مارتا رہے گا "قہر السلطان سے مہر خدا پوری نہین
ہوتی" ایک دانشمند پیشوائے دین کا یہ قول
بھی یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ ویسا ہی بے تکلف
مانا بھی گیا ہے کہ جن لوگون نے عقائد پہ جبر کیا اور
اور کرایا انکو اسمین عموماً اپنی
ذاتی اغراض پیشنہاد
تہین

———:———

۴ - انتقام

ایک قسم کا بے لگام انصاف ہے
اور جسقدر انسان کی طبیعت اسکی طرف دوڑتی
ہے اسیقدر قانون پر اسکی روک تھام واجب
ہے کیونکہ اول خطا تو صرف قانون کی خلاف ورزی
ہے لیکن اُس خطا کا بدلہ لینا قانون کو ساقط کرتا ہے
درحقیقت جو بدلہ لیتا ہے وہ اپنے دشمن کا ہم پلہ
ہے مگر جو درگذر کرتا ہے وہ افضل ہے کسی قصور کا

معاف کرنا بڑے حوصلہ کا کام ہے اور بقول حضرت سلیمان
انسان کا فخر ہے۔ جو گذر گیا وہ جاتا رہا اور پہر ہاتھہ نہین
آتا اور دانائون کے واسطے زمانہ حال اور زمانہ آئندہ مین
نہایت کچھہ کرنیکو ہے اسلئے جو لوگ گئی گذری باتون پہ
کشمکش کرتے ہین وہ گویا خود اپنی ہیٹی کرتے ہین
ایسا کوئی آدمی نہین جو خطا کی غرض سے خطا کا مرتکب
ہو بلکہ اُس سے اُسکا مقصود جلب منفعت یا خوشی
یا عزت وغیرہ ہوتا ہے اسلئے کوئی وجہ نہین کہ ہم ایسے
آدمی سے ناراض ہون جو ہمکو ایسا عزیز نہین رکہتا ہے
جیسے کہ اپنی ذات کو رکہتا ہے۔ جو شخص محض بد طینتی سے برائی کرتا ہے وہ مثل کانٹے
یا جہاڑی کے ہے جسکی خلش وخراش اسلئے ہے کہ اُس
سے اور کچھہ بن نہین آتا نہایت جائز قسم کا انتقام
وہ ہے جو اُن زیادتیون کے لئے ہو جنکا تدارک قانونًا
نہو سکتا ہو لیکن ساتھہ ہی انسان کو یہہ احتیاط رکہنی
چاہیے کہ وہ انتقام ایسا ہو جسکی سزا قانون مین نہو ورنہ

اسکے مخالف کا برابر غلبہ رہیگا - ایک کے مقابل دو
(مخالف و قانون) ہونگے - بعض کو انتقام لینے مین
یہہ مد نظر رہتا ہے کہ فریق مخالف کو یہہ خبر ہوجائے
کہ وہ کہان سے آیا ہے - یہہ بڑی جوانمردی کی
بات ہے کیونکہ اس سے پایا جاتا ہے کہ اُنکو کچھہ نقصان
پہنچانے مین ایسی خوشی نہین جیسی کہ اس بات مین ہے
کہ مخالف کو اپنے کئے کا افسوس ہو - لیکن پاجی فطرتی
اور بزدل اشخاص مثل اُس تیر کے ہین جو اندھیرے
مین پرواز کرتا ہے - کاسمس نواب فلورنس
بیوفا اور بے مروّت دوستون کا سخت مذمہ لیا ہے
گویا اُنکے قصور معاف کرنیکے قابل نہین تھے اُسکا
قول ہے کہ ہمکو اپنے دشمنون کے معاف کرنیکا تو حکم ہی مگر
دوستون کے معاف کرنے کی کہین ہدایت نہین آئی -
لیکن ایوب کا نغمہ زیادہ سریلا ہے - اُسکا قول کہ کیا ہم
خدا کے ہاتھہ سے نیکی ہی قبول کرنیکو ہین اور ستانہ ہی برائی قبول کرینگے

نہین اور ایسا ہی حال دوستون کا بہی سمجہنا چاہئے۔ یہ بات تحقیق ہے کہ جو آدمی انتقام کے خیال مین رہتا ہے وہ خود اپنے زخمون کو تازہ رکہتا ہے جو اور صورت مین انکو بہر اچہے ہوجاتے ہین انتقامات عامہ مین اکثر انجام بخیر ہوتا ہے جیسے کہ قیصر پرٹینکس ہنری سوم شاہ فرانس وغیرہ کی قتل کے انتقام کی صورت مین ہوا مگر شخصی انتقامات مین ایسا نہین ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ کینہ ور شخصون کی زندگی مثل چڑیون کے گزرتی ہے کہ جیسے وہ شریر ہوتے ہین ایسا ہی انکا انجام بد ہوتا ہے۔

مراوفات۔ جو سختی کے عوض سختی پہنچاتا ہے وہ قانون کی مخالفت کرتا ہے کسی شخص کی نہین۔ ذاتی انتقام دل مین ایک عارضی خوف ڈالتا ہے کیونکہ قانون اکثر سوتا رہتا ہے۔ جو بدی کرتا ہے وہ بدی کا موجد ہے اور جو بدی کا انتقام لیتا ہے وہ بدی کی حدود سے تجاوز کرتا ہے۔

مصیبت

سینیکا کا قول ہے کہ جو خوبیان اقبالمندی مین ہین اُنکی خواہش کیجاتی ہے اور جو خوبیان مصیبت مین ہین اُنکی تعریف کیجاتی ہے - یہہ ایک پرمعنی نکتہ ہے جو حکماے رواقی کے طور پر کہا گیا ہے - درحقیقت اگر معجزات سے مراد فطرت پر قدرت حاصل کرنی ہے تو اُنکا ظہور مصیبت مین زیادہ ہوتا ہے لیکن اُس شخص کا قول اور بھی بڑہکر وقعت رکھتا ہے اور خاصکر اسوجہ سے کہ وہ ایک مشرک کے منہہ سے نکلا ہے جسنے یہ کہا ہے کہ سچی بزرگی اسمین ہے کہ

انسان کو فطرتی افتادگی کے ساتھہ حمائیت الہی کا سہارا ہو - یہ نکتہ نظم مین بہتر ادا ہوسکتا تہا کیونکہ اُسمین بلند پروازی ورنگ آمیزی کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے - شعرا اسکی نسبت برابر نغمہ سنجی کرتے چلے آئے ہین - دراصل یہی نکتہ ہے جسکا شعرا قدیم نے ایک عجیب نقل مین چربا اُتارا ہے جو ظاہرا ایک قسم کے گہرے معنے رکہتی ہے اور کسیقدر ایک مردانہ توکل کی مثال ہے - وہ یہ ہے کہ ہرکلیز جب پرامیتہیس کے چہڑانے کے لئے گیا (پرامیتہیس سے مراد فطرت انسانی لی گئی ہے) تو اُسنے ایک مٹی کی ہانڈی یا مٹکے مین بیٹھہ کر بحر ذخار سے عبور کیا - یہ گویا اُس مقدس ثابت قدمی کی نہہ بو تی تصویر کہینچی گئی ہے جو گوشت و پوست کی بودی کشتی مین دنیا کے طلاطم مین سے نکال لیجاتی ہے - فی الجملہ اقبال مندی کی خوبی اعتدال ہے اور مصیبت کی خوبی ثابت قدمی جو علم اخلاق مین زیادہ مردانہ فضیلت

اٹھی جاتی ہے - اقبالمندی عہد عتیق کی برکت ہے مصیبت
عہد جدید کی اور یہ خداوند کریم کا اعلے احسان اور اسکی
رحمت کا زیادہ صاف ظہور ہے مگر عہد عتیق مین
بھی اگر بربط داؤدی کو کان دیکر سنو تو ماتمی
نوحے اسیقدر سنائی دینگے جسقدر کہ خوشی کے نغمے -
اور قلم روح القدس نے سلیمان کی اقبالمندی
کی نسبت ایوب کی مصیبت کے بیان مین زیادہ
رنگ آمیزی کی ہے - فی الواقع جیسے اقبالمندی خطرون
اور بدمزگیون سے خالی نہین ایسے ہی مصیبت تقویتون
اور امیدون سے مبرا نہین گلکاری اور کارچوبی مین
دیکھا جاتا ہے کہ ایک اداس اور سونی زمین کا شگفتہ
اور رونق دار کام اجلی اور چمکیلی زمین کے بھدے
اور ہیکے کام سے زیادہ خوشنما ہوتا ہے - اسی سے خیال
کر لو کہ دل کی خوشی اور آنکھہ کی خوشی مین کیا تفاوت
ہے - درحقیقت نیکی مشک وعنبر ہی جو جلائے یا پیسے جانے پر

زیادہ مہکتے ہیں۔ اقبالمندی میں بدی اچھی طرح جھلکتی ہے۔ مصیبت میں نیکی خوب جلوہ دکھاتی ہے۔

۶ مغالطہ موجبہ و مغالطہ سالبہ[لہ]

مغالطہ سالبہ محض ایک ناقص قسم کی حکمت عملی یا دانائی ہے - اظہار حقیقت کا موقع پہچاننے اور موقع پر حقیقت کے ظاہر کرنے کے لئے ذہن رسا اور قوی دل درکار ہے اسلئے جو تدبیریں زیادہ ریاکار ہیں وہ زیادہ بزدل گنی جاتی ہیں ٹیسیٹس کہتا ہے کہ لیویا اپنے خاوند کی چالبازی اور اپنے بیٹے کی ریاکاری سے خوب لگا کہاتی تھی - چالبازی یا حکمت عملی تو آگسٹس سے اور

لہ جو نہیں ہے اسکا دکھانا مغالطہ موجبہ ہے اور جو ہے اسکا چھپانا مغالطہ سالبہ

اور ریاکاری ٹیبیریئس سے منسوب کی گئی ہے - پھر جب میوسیئس نے ویسپیشین کو وٹیلیس کے خلاف سلاح بندی کی تحریک کی تو وہ یون گویا ہوا - ہم نہ تو آگسٹس کی عقل دوربین کے مقابل اور نہ ٹیبیریئس کی گہری دوراندیشی یا تحفظ کے خلاف سر اٹھاتے ہین "جن فریب یا حکمت عملی اور ریاکاری یا دوروئی کی یہ چالین فی الواقع مختلف عادتین اور قابلیتین ہین اور انمین امتیاز رکہنا چاہیئے - اگر کوئی شخص ایسی عقل رسا رکہتا ہو جس سے وہ یہ دیکھہ سکتا ہو کہ کن باتون کا ظاہر کرنا اور کن کا پوشیدہ رکہنا اور کن کا ادہورا صورت مین دکہانا مناسب ہے اور کن شخصون کو اور کن موقعون پر (اور یہ فی الواقع بقول ٹیسیٹس مدبری کے ہتہکنڈے اور زمانہ کی چالین ہین) تو اسکے لئے شیوہ ریاکاری ایک مزاحمت اور کم ظرفی ہے لیکن اگر کسی شخص کو وہ ملکہ حاصل نہو تو اسے عموماً اختیار ہے کہ ضبط سے اور ٹہی

کی آڑمین شکار کیلیے کیونکہ جہان انسان جزئیات کی حالت باعث ضرورت انکار و ردوبدل نہین کر سکتا وہان عموماً ایسی چال اختیار کرنی مصلحت ہے جو زیادہ بے خطر اور زیادہ احتیاط آمیز ہو مثل اُس شخص کے جو بینائی کی کمی کے سبب آہستہ آہستہ اور ٹٹول ٹٹول کر چلتا ہے - درحقیقت جو نہایت لائق آدمی ہوئے ہین وہ سب صفائی اور سادگی کا برتاؤ رکھتے رہے ہین اور وثوق اور صداقت کے لئے مشہور ہوئے ہین - وہ مثل اچھے سادھے ہوئے گھوڑے کے تہے کہ چلتے چلتے بخوبی جان سکتے تہے کہ کب اور کہان ٹھیرنا یا مڑنا چاہیے اور جن صورتون مین وہ چال بازی کی فی الواقع ضرورت سمجھتے تہے اُنہین اگر کوئی چال چل بھی جاتے تہے تو اُنکی نیک نیتی اور راست بازی کا جو شہرہ پہلے ہی سے پہیلا ہوا ہوتا تہا اُسکے سبب وہ چال کسی پر ظاہر کم ہوتی تہی -

اس نقاب داری اور شعبدہ بازی کے تین درجے

ہین۔ اول تحفظ و بازداری اور اخفائے جبکہ انسان
اپنے دل کا حال ضبط رکہے یا جو کچہہ وہ ہو اُسکی حقیقت
کُہلنے نہ دے۔ دوم مغالطہ سالبہ یا ریاکاری جبکہ انسان
علامات و قرائن سے خود کو جو کچہہ وہ ہے اُس سے مغایر
دکہلائے۔ سوم مغالطہ موجبہ یا زمانہ سازی جبکہ انسان قصداً
و صریحاً خود کو ایسا بنکر دکہائے جو وہ نہو۔

تین سے اول جو اخفا ہے وہ فی الواقع گناہون کا
اعتراف سننے والے خادم دین کی صفت ہے۔ پردہ
پوش شخص کو بے شبہہ بہت اعتراف سننے پڑتے ہین
کیونکہ پردہ دریا باتونی شخص کے پاس کوئی اپنا
راز ظاہر نہین کرتا۔ جو شخص راز پوش سمجہا جاتا ہے
وہ اظہار راز کا مرجع ہوتا ہے جیسے زیادہ بند ہوا
زیادہ کہلی ہوا کا ہوتی ہے اور چونکہ اعتراف گناہ مین
اظہار حال کچہہ دنیاوی فایدہ کے لئے نہین بلکہ دل کی
تسکین کے لئے ہوتا ہے اسلئے راز پوش شخص کو

دلسپی بہت سی باتین معلوم ہوتی رہتی ہین - اور لوگ عموماً دل کا حال دل کا بوجھہ اتارنے کے لئے کہتے ہین کچھہ دل کا راز بتانے کی غرض سے نہین کہتے - راز فی الواقع اخفا کا نتیجہ[ا] ہے - سچ پوچھو تو عریانی خواہ دل کی ہو خواہ جسم کی بدصورتی مین داخل ہے - اگر انسان گمبہیر رہے اور بالکل بے تکلف نہو تو اسکے اطوار و افعال کی نسبت کچھہ کم تعظیم پیدا نہین ہوتی جو لوگ بہت اور کم ظرف ہوتے ہین وہ عموماً خودنما اور سادہ لوح بھی ہوتے ہین کیونکہ اگر کوئی شخص جو کچھہ جانتا ہے اسپر اترا تا ہے تو وہ جو کچھہ نہین جانتا اُسپر بھی اترائیگا پس عادت اخفا صیغہ تدبیری اور اخلاق دونو مین جایز ہے اس صورت مین مصلحت یہ ہے کہ انسان جو کچھہ کہنا چاہے زبان سے کہے چہرہ سے کچھہ ظاہر نہ کرے کیونکہ بشرہ یا چہرہ کے رنگ ڈہنگ سے اسکی دل کا حال دریافت ہونا ایک بڑی

[ا] راز انہی سے کہا جاتا ہے جو راز کو ضبط رکھہ سکتے ہین -

کمزوری اور سقم طبیعت کی دلیل ہے - لیکن اوقات وہ انسان کی کلام سے بھی بڑھکر کاشف حال ہوتا ہے اور معتبر سمجھا جاتا ہے -

دوم مغالطہ سالبہ ہے - یہہ اکثر اخفا کی ضرورت کا نتیجہ ہے جو شخص چھپی چال چلتا ہے وہ ضرور کسیقدر ریاکار ہونا چاہئے کیونکہ لوگ بڑے متفنی ہوتے ہین - کسی شخص کو وہ ٹٹولتے رہتے اور غائبانہ کھیل کھیلنے نہین دیتے کسی نہ کسی طرف جھکا لیتے ہین - چنانچہ اُسے سوالات مین نرغہ کئے آگے لئے جاتے ہین اور مطلب پر جا پہنچتے ہین حتی کہ وہ بیجا خاموشی اختیار نہ کرے تو اُسے ضرور کسی ایک طرف میلان ظاہر کرنا پڑتا ہے ورنہ وہ اُسکی خاموشی سے اسقدر نتیجہ نکال لیتے ہین جسقدر کہ بات چیت سے نکل سکتا ہو - جو مبہم یا پیچدار تقریرین ہین وہ بہت عرصہ مسلم نہین رہ سکتین - پس کوئی شخص چھپی کارروائی نہین کر سکتا بجز اسکے کہ کچھہ ایک ریاکاری کا ڈھنگ

اختیار کیا جاے اور یہ گویا اخفاو کی تیشی یا دامن ہے ۔

اب رہی تیسری قسم یعنی مغالطہ موجبہ اور جھوٹا ادعا ۔ اسمین میرے نزدیک الزام زیادہ ہے اور مصلحت کم ۔ بجز اسکے کہ وہ بڑے بڑے اور نادر موقعون پر عمل مین آئے پس مغالطہ موجبہ کی عادت عام اور یہ اخیر درجہ ہے ایک برائی ہے جو طبعی کذابی یا بزدلی کا نتیجہ ہے یا ایسے دل سے پیدا ہوتی ہے جسمین بعض بڑے بڑے نقص ہین اور چونکہ اُنکے سبب انسان کو بالضرورہ بہیس بنانا پڑتا ہے اسلئے وہ اور باتون کے ساتھہ دو علی کی مشق ہی کرتا ہے تا کہ وہ بے مشق نکما نہو جائے ۔

مغالطہ موجبہ اور مغالطہ سالبہ کے تین فائدے ہین اول مخالفت کو بے خبر رکھنا اور مطلب پر یکایک جا پہنچنا ۔ جہان انسان کے منصوبے ظاہر ہوجاتے ہین

وہان تمام مخالفین چوکنے ہو کر مٹر ھجانے لگتے ہین۔
دوم یہہ کہ انسان کے لئے اپنے منصوبون سے سبکدوش
ہونیکی خاص گنجایش رہتی ہے کیونکہ جو شخص کسی کام کو
ایک صریح اعلان کے ذریعہ سے اختیار کرتا ہے اُسے
یا تو وہ کام انجام کو پہنچانا پڑتا ہے یا زک اوٹھانی پڑتی
ہے۔ سوم یہہ کہ اورون کا مافی الضمیر اچھی طرح
دریافت ہوتا ہے کیونکہ جو شخص اپنی چال مین صفائی
ظاہر کرتا ہے اُس سے لوگ ظاہرا مخالفت کم کرتے ہین
بلکہ اُسے شوق سے بڑھا چلا جانے دیتے ہین اور کلام کی
بے تکلفی کے ساتھہ اپنا عندیہ بھی ظاہر کر دیتے ہین مثلاً
اہل ہسپانیہ کے ہان ایک بڑی رندانہ مثل رایج ہے کہ جھوٹ
بولو اور سچ دریافت کرو۔ گویا کہ مغالطہ سوا جبہ کے
سوا تحقیق حق کا کوئی اور طریق نہین تہا۔ ان فائدون
کے مقابل تین نقصان بھی ہین۔ اول یہہ کہ مغالطہ

؎ قدم الخروج قبل الولوج

موجب اور مغالطہ سالبہ کے ساتھ عموماً خوف کا عارضہ
لاحق رہتا ہے جس سے انسان اپنے مقصد کی طرف سیدھا
پرواز نہیں کرسکتا۔ دوم یہ کہ بہت سے شخص اسکے
سبب بگڑ کر شش و پنج مین پڑ جاتے ہین گو وہ شاید
اور صورت مین معاون و مددگار ہوتے پس انسان
اپنے مقاصد کی تکمیل مین گویا اکیلا رہجاتا ہے سوم اور سب سے
بڑا یہ ہے کہ ایک نہایت زبردست آلہ عمل جو اعتبار
وثوق ہے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ ان فایدون اور
نقصانون کا عمدہ رفعداد اور موازنہ یہ ہے کہ سادگی
وصفائی کا شہرہ وحسن ظن اور اخفار کی عادت
اور مغالطہ سالبہ کا باموقع استعمال
اور بشرط مجبوری
بناوٹ کا ملکہ
ہو۔

:.:

۷ ماں باپ اور بچے

ما باپ کی خوشیان پوشیدہ ہوتی ہین اور ایسے ہی انکی تکلیفین اور خطرے ہین یہ خوشیان تو بیان سے باہر ہین۔ اور تکلیف اور خطرون کا ظاہر کرو وہ پسند نہین کرتے انکی محنتون کو خوشگوار بناتے ہین مگر مصیبتون کو زیادہ تلخ کرتے ہین یا سامنے شرت ترددات کو بڑھاتے ہین مگر موت کی یاد کو گھٹاتے ہین نسل کے اعتبار سے حیوانات کو برابر قیام ہے مگر نام کا قیام اور شرافت صلاحیت اور عزت کے کام انسان کے لئے مخصوص ہین درحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ اعلے درجہ کی عزت بخش یادگارون کی قایمی اور عطیات

دائیمی کا استقرار لاولد شخصون کا حصہ رہا ہے کیونکہ
انسان کو جسمانی لعمتون کی محرومی روحانی لعمتون کو جلوہ مین لانے
پر آمادہ کرتی ہے ۔ گویا اولاد کا فکر اُن لوگون
کو زیادہ ہوتا ہے جو اولاد نہین رکھتے - جو لوگ
اپنے گھرانون کے اول بانی ہوتے ہین وہ اپنے
بچون سے زیادہ سلوک کرتے ہین اور اُنکو اپنی نسل
ہی کا قیام نہین بلکہ اپنے منصب کا قیام بھی سمجھتے ہین
بچون اور خادمون دونون کی یہی کیفیت ہے -
ماباپ کو اپنے سب بچون سے اکثر برابر محبت نہین
ہوتی اور بعض اوقات یہ تفاوت اور خاصکر ما مین
غیر واجب ہوتا ہے - بقول سلیمان دانا بیٹا
باپ کی خوشی ہے مگر بدچلن بیٹا ما کی ذلت ہے -
جس گھر مین زیادہ بچے ہوتے ہین وہان دیکھا جاتا

۵۱ کالجون اور اسپتالون وغیرہ کے عطیات دائیمی اور اتفاق
۵۲ لاولد شخصون کو آئندہ زمانہ کا زیادہ خیال ہوتا ہے -

کہ ایک یا دو بڑون کی قدر کیجاتی ہے اور چھوٹون
کو البیلا اور لاڈلا رکھا جاتا ہے مگر منجھلون کو
بہت کچھہ نظر انداز کیا جاتا ہے۔ گو بسا اوقات
بھی سب سے اچھے نکلتے ہین ماباپ کا بچون کو خرچ
سے تنگ رکھنا ایک سخت غلطی ہے اس سے وہ کمینے
بن جاتے ہین مکر سیکھہ جاتے ہین۔ بری صحبت اختیار
کرتے ہین۔ دولت کا منہ دیکھتے ہی کھاؤ اوڑاؤ
ہو جاتے ہین۔ اسلئے دانشمندی یہہ ہے کہ بچون پر
رعب تو رکھا جائے مگر اُنکو خرچ سے تنگ نہ رکھا
جائے۔ لوگ کیا ماباپ کیا اُستاد کیا نوکر ایک
بڑی بیوقوفی کرتے ہین کہ بچپن مین بھائیون
کے درمیان رشک کا بیج بو دیتے ہین جو اُنکے
جوان ہونے پر اکثر نفاق کا ہرا بھرا پودا بن جاتا ہے
اور خاندانون مین کھلبلی پیدا کرتا ہے۔ اہل
اطالیہ بچون اور بھتیجون یا نزدیکی قرابتیون مین

چندان فرق نہین سمجھتی لیکن یہ چاہتے ہین کہ وہ
ایک ہی خاندان کے ہون گو اسبات کی پرواہ
نہین کرتے کہ اُنکی صلبی اولاد ہون۔ سچ پوچھو تو
فطرت مین ایسا ہوتا ہے کہ

بعض اوقات ایک شخص اپنے ماباپ کی نسبت اسی چچا
یا قرابتی سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے یہ نسل کا مقتضاً
ہے۔ ماباپ پر واجب ہے کہ جس کام یا پیشہ مین
وہ اپنے بچون کو لگانا چاہین اسکو اونکے بچپن ہی مین تجویز
کرین کیونکہ اُسوقت انکی طبعیت نہائت ملائم اور
تعلیم پزیر ہوتی ہے۔ بچون کی مزاج پر بہت
زیادہ انحصار نہین رکھنا چاہیے کہ جس طرف اُنکا
میلان زیادہ ہوگا اسکو وہ خود اختیار کر لینگے۔
یہہ سچ ہے کہ اگر بچون کی رغبت یا استعداد نادر قسم
کی ہو تو اُسمین دخل دینا مناسب نہین مگر عموماً
یہ مقولہ درست ہے۔ معاشرت کا وہ طریق اختیار

اور جو عمدہ ہے اور عادت سے وہ نہایت مرغوب ہو جائیگا" چھوٹے بھائی عموماً خوش قسمت ہوتے ہیں مگر جہاں بڑے بھائی ترکہ سے محروم کئے جاتے ہیں وہاں ایسا کم ہوتا ہے۵

۸ - کتخدائی و تجرد

جو شخص بیوی بچے رکھتا ہے وہ انہی کا بھرنا بھرنے میں رہتا ہے - ابھر نہیں سکتا کیونکہ یہ بڑی بڑے ہمت آزما کاموں کی سدراہ ہیں خواہ وہ بھلائی کے ہوں خواہ برائی کے ہوں در حقیقت نہایت نادر اور اعلیٰ درجہ کے مفید عام کاموں کے

۵ عموماً اپنی ہمت و کوشش پر مدار رکھنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن جب یکایک دولت ہاتھ آجاتی ہے تو سست اور فضول خرچ ہو جاتے ہیں

بانی مجرد یا لاولد شخص ہوئے ہین یہ گویا محبت
ومقدرت دونو کے اعتبار سے خلق اللہ کے ساتھہ
عقد باندھے ہوئے اور اُسی پر فدا ہوتے ہین - یہی
بڑی وجہ اسباب کی ہے کہ جو لوگ صاحب
اولاد ہین اُنکو زمانہ آئندہ کا زیادہ فکر ہوتا چاہئی
کیونکہ وہ جانتے ہین اُنہین اُسمین اپنے پیارے
جگر گوشون کو چھوڑنا ہے بعض لوگ ایسے ہین کہ گو عمر بھر
مجرد رہتے ہین مگر اُنکے خیالات انکے ساتھہ ہی
ختم ہو جاتے ہین اور وہ آئندہ زمانون سے اپنا
کچھہ تعلق نہین سمجھتے - بعض ایسے ہین کہ بیوی اور
بچون کو محض قرضہ کی ہنڈیان تصور کرتے ہین بلکہ
بعض بیوقوف زر پرست دولتمند ایسے بھی
ہوتے ہین جو اپنی لاولدی پر شیخی بگھارتے ہین
تاکہ وہ اُس سے بدرجہ زیادہ مالدار سمجھے جائین - شائد
وہ کوئی ایسا کلمہ سُن لیتے ہین جسمین ایک تو یہ کہتا

ہے کہ فلان شخص بڑا دولتمند ہے" اور دوسرا یہ جواب دیتا ہے۔ "ہاں لیکن اُسپر بچون کا بڑا بوجھہ ہے" گویا کہ یہ اُسکی دولت کے زوال کا موجب تھے۔ لیکن تجرد لپندی کا معمولی باعث خواہش آزادی ہے اور خاصکر بعض خوش باش خود پسند شخصون مین جو ہر قسم کی بندش سے گھبراتے ہین جنے کہ اپنے کمربندون اور مفرہ بندون کو بھی گویا ہتکڑیان اور بیڑیان سمجھنے لگتے ہین مجرد شخص عمدہ دوست اور عمدہ آقا اور عمدہ نوکر ہوتے ہین لیکن ہمیشہ عمدہ رعیت نہین ہوتے کیونکہ وہ سبکبار ہوتے ہین جب چاہتے ہین بھاگ جاتے ہین تقریباً تمام مفرورین اسی قماش کے ہوتے ہین۔ ناکتخدائی خادمان دین کے لئے موزون ہے کیونکہ جہان ہمدردی کو اول تالاب پر کرنا ضرور ہے وہان زمین پر چھڑکا و کرنیکا

خیال کم ہوتا ہے۔ ججون اور مجسٹریٹون کے لئے وہ کچھ
ایسی ویسی ہی بات ہے کیونکہ اگر وہ موم کی
ناک اور بد دیانت ہین تو نہین گویا بیوی سے
بھی بڑہکر برا لو کرلیا۔ سپاہیون کی نسبت دیکھا
جاتا ہے کہ اُنکو سپہ سالار اپنی جوش دلانے والی
تقریرون مین عموماً بیویان اور بچے یاد دلاتے ہین
بیہی وا لسنت مین ترکون مین جو شادی سے
نفرت کیجاتی ہے اس سے گنوار سپاہی زیادہ
ذلیل ہوتے ہین۔ درحقیقت بیوی اور بچے
فطرت انسان کی اصلاح کے لئے تختہ مشق ہین۔ مجرد
آدمی گو عموماً زیادہ فیاض ہون اسلئے کہ اُنکا سرمایہ
کم خرچ ہوتا ہے مگر ساتھہ ہے وہ زیادہ بیرحم
اور سنگدل ہوتے ہین حتے کہ عدالت دہنی کے

۱؎ جب کسی شخص کو اپنے کنبے کی ضروریات کو پورا کرنا
ہوتا ہے تو وہ اورون کی ضروریات کی چندان پرواہ نہین کرتا

حاکم خوب بن سکتے ہین کیونکہ اُنکی محبت ہمدردی
کو بار بار حرکت نہین لتی ۔ سنجیدہ اور
حلیم الطبع شخص جو عادت کے استقرار سے
وفادار اور مستقیم المزاج ہوتے ہین عموماً محبت
بہرے خاوند ہوتے ہین جیسے کہ اُسی کی بابت کہا
گیا ہے کہ وُہ اپنی بڑہیا بیوی کو حیات ابدی
پر ترجیح دیتا تہا۔ بانکہ اسن عورتین اکثر مغرور
اور سنجیدہ زدہ ہوتی ہین گویا کہ انکو اپنی پارسائی
کا گہمنڈ اور ناز ہوتا ہے ۔ بیوی کا اپنے
خاوند کو دانا سمجہنا اُسکی پاکدامنی اور فرمان
برداری دونو کا ایک عمدہ کفیل ہے لیکن اگر وہ
اُسے شکی مزاج دیکہیگی تو ایسا کبہی نہین سمجہیگی ۔
بیویان نوجوانون کی محبوب ہین اور ادہیڑون
کی رفیق اور بوڑہون کی دایہ ہین ۔ پس انسان جب
چاہی شادی کر سکتا ہے اسکے لئے وجہ موجود ہے مگر وہ

شخص بھی ایک مشہور دانا ہوا ہے جس نے اس سوال
کے جواب ہین کہ انسان کو شادی کب کرنی چاہیئے
یہ کہا ہے۔ نوجوان کو ابھی نہین بوڑہے کو کبھی
نہین[1] اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بڑے خاوندون کی
بیویان اچھی ہوتی ہین خواہ وہ اسوجہہ سے
کہ اُنکے خاوند کے مہربان ہونے پر اُنکی مہربانی
کی قدر زیادہ ہوتی ہے خواہ اسلئے کہ بیویان
بُردباری کو اپنا فخر سمجھتی ہین۔ لیکن یہ بات
ایسی صورت مین ضرور ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے
رشتہ دارون کی مرضی کے خلاف بڑے خاوندون
کو خود پسند کرتی ہین۔ ایسے حال مین اُنہین نا ج
اپنی بیوقوفی کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔ جا بنے

[1] بسا اوقات قومی محبت خانگی محبت سے پیدا ہوتی ہے بیوی بچے تہذیب کے معلم ہین۔ مجرد شخص سخت وتند خو ہوتے ہین۔ تجرد مفروری کا حامی ہے گھر کے دہندے قومی دہندون سے مستثنی کرتے ہین۔

ٹہرانا پڑتا ہے۔

۹۔ حسد

انسان مین کوئی جذبہ ایسا چلتا تدبیر اور
پہرتیلا منتر نہین ہے جیسے کہ عشق اور حسد ہین ان
دونون کی چڑھائی بڑی زور کی ہوتی ہے۔ وہ
فی الفور تغیرات و تفرقات کی صورت اختیار
کر لیتے ہین اور بے تکلف اور خاصکر مطلوبات کی
موجودگی پہ آنکھہ مین گہس آتے ہین۔ یہ حرکتین
گویا عمل سحر کا حکم رکھتی ہین بشرطیکہ سحر کچھہ چیز ہو
یہ بہی دیکھا جاتا ہے کہ کتاب مقدس مین حسد کو
چشم بد سے تعبیر کیا ہے اور اہل نجوم سیارون
کی نحس تاثیرات کو بد نظری قرار دیتے ہین پس
معلوم ہوتا ہے کہ حسد کی ٹکر مین آنکہہ کا لپکنا یا کوندنا

اب بھی مانا جاتا ہے بعض محققوں کا یہ خیال
ہے کہ نظر بد کی چوٹ یا ٹکر سے اُن موقعوں پر
زیادہ آسیب پہنچتا ہے جبکہ شخص محسود شان وشوکت
یا تجمل میں ہو کیونکہ اُس سے حسد جوش میں آتا
ہے اور اسکے علاوہ ایسے موقعوں پر شخص محسود کے
خیالات زیادہ تر بیرونی چیزوں میں آئے ہوئے ہوتے
ہیں اسلئے اُنپر حسد کی زیادہ زد پڑتی ہے۔
لیکن اب ہم ان موشگافیوں کو چھوڑکر اگر مناسب
جگہہ پر اونکی نسبت بحث کیجائے تو نازیبا نہیں ہے
بیان کرتے ہیں کہ کن شخصوں کو اوروں سے حسد
ہوتا ہے اور کون شخص خود حسد کی آماجگاہ ہوتے ہیں
اور حسد عامہ اور حسد شخصی میں کیا فرق ہے
جو شخص کوئی خوبی خود نہیں رکھتا وہ اوروں
کی خوبی پر حسد کھاتا ہے۔ کیونکہ انسان کا دل یا تو
خود اپنی بھلائی سے خوش ہوتا ہے یا دوسروں کی

برائی ہے - جہان اپنی بھلائی نہین وہان دوسرے کی برائی پہ دوڑ ہے جو شخص کسی غیر کا کمال حاصل کرنے مین عاجز ہے وہ اسکی نعمت کے زوال سے اپنا پلہ برابر کرنا چاہتا ہے -

جو شخص ہر دیگی چمچہ اور کھوجیا ہے وہ عموماً حاسد ہے کیونکہ اورون کے معاملات کا بہت کھوج کھوجیانا کچھہ اسلئے نہین ہوتا کہ وہ خود اپنے تعلقات مین مفید ہو - پس اورون کی دولت ونعمت پر نظر دوڑانے مین ضرور ہے کہ کسی قسم کی دل لگی ہو جیسی کہ کھیل مین ہوتی ہے - جو شخص اپنے کام مین مشغول رہتا ہے اُسے حسد سے کم پالا پڑتا ہے کیونکہ حسد ایک ہرزہ گرد جذبہ ہے جو بازارون اور کوچون مین گشت کرتا ہے اور گھر مین بند نہین رہتا - جو کھوجیا ہے وہ بد اندیش ہے -

شریف نسل کے آدمی عموماً نئے آدمیون کے عروج پر

حسد کہاتے ہین کیونکہ اُنکا باہمی فاصلہ بدل جاتا ہے اور یہ آنکھہ کے دھوکھہ کی مثال ہے کہ وہ اورون کو آگے بڑہتا ہوا دیکھکر اپنے تئین پیچھے ہٹتا ہوا سمجھتے ہین۔

بدشکل اور ہیجڑے اور بوڑہے اور حرامزادے شخص حاسد ہوتے ہین کیونکہ جو شخص اپنی حالت کی اصلاح نہین کر سکتا وہ جہانتک ہوسکتا ہے دوسرے کی خرابی چاہتا ہے۔ بجز اسکے کہ یہ نقص کسی بڑے جوانمرد اور عالی فطرت شخص پر عارض ہون اور وہ اپنے قدرتی عیبون کو اپنے اعزاز کا جزبنانا چاہتا ہو تاکہ یہ کہا جاوے کہ ایک ہیجڑے یا لنگڑے نے ایسے ایسے بڑے کام کئے کہ معجزون کو بھی مات کردیا جیسے کہ نارسس مخنث کا ماجرا ہے اور نیز اجی سلاوس اور تمرلنگ کا جو لنگڑے تھے۔

یہی حالت اُن شخصون کی ہے جو مصیبتون اور تکلیفون کے بعد عروج پاتے

ہین کیونکہ وہ زمانہ کا رطب و یابس دیکھے ہوے
اور دنیا سے بیزار ہوتے ہین اور اورون کے نقصان
کو اپنی تکلیفون کا کنارہ سمجھتے ہین۔

جو شخص سفلہ مزاجی اور شیخی سے بہت سی باتون مین
پیشقدمی چاہتے ہین وہ ہمیشہ حاسد ہوتے ہین۔ اونکا
حسد ہمیشہ تازہ رہتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ اونمین سے کسی
ایک بات مین کئی شخص اونسے بڑھکر نہون۔ شہنشاہ ایڈرین
کا خاصہ تھا کہ وہ شاعرون اور نقاشون اور
صناعون سے اون باتون مین سخت حسد رکھتا تھا جن
مین وہ خود بالادست رہنا چاہتا تھا۔

اکثر مین بہائی بند اور دفترون کے ملازم اور نیز اچھے
تربیت پائے شخص اپنے ہم چشمون سے اونکے ترقی
پانے پر حسد کرتے ہین۔ کیونکہ یہ ترقی اونکی اپنی بڑھنے کی
مانع ہے اور انہین اپنی کم نصیبی کا افسوس دلاتی ہے
اور بار بار یاد آتی ہے نیز اوسکا ذکر اونکا اورون

مین بھی ہوتا ہے اور بات چیت اور میل جول بھائیو
سے حسد ہمیشہ زیادہ ہُوا کرتا ہے۔ قائن کا حسد بھی
بھائی ابیل کی نسبت زیادہ ارتداد اور خبث پر دلالت
کرتا ہے کیونکہ جب ابیل کی قربانی خصوصیت کے
ساتھہ مقبول ہوئی تو اُسوقت کوئی دیکھنے والا موجود
نہین تھا یہانتک تو حاسدون کا حال بیان ہوا۔ اب
رہے وہ لوگ جو کم و بیش حسد کے معمول ہین اول اعلی
صفات کے آدمی ترقی پانے پر کم محسود ہوتے ہین
کیونکہ اُنکا عروج گویا اُنکا عین حق سمجھا جاتا ہے اور
کوئی شخص اُنکے قرضہ پر حسد نہین کہاتا بلکہ زیادہ
تر انعام و اکرام پر سوخت ہوا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ
حسد ہمیشہ شخصی مقابلہ مین ہوتا ہے۔ جہان مقابلہ نہین
وہان حسد نہین۔ اسلئے بادشاہون سے بجز بادشاہون
کے اورون کو حسد نہین ہوتا۔ یہہ بات بھی
یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نالائق آدمی پہلے پہل عروج

پانے پر زیادہ محسود ہوتے ہین اور بعدازان حسد کو دبا لیتے ہین - برعکس اسکے لائق اور قابل شخص اُس صورت مین زیادہ محسود ہوتے ہین جبکہ اُنکا اقبال زیادہ عرصہ قایم رہتا ہے کیونکہ اُسوقت تک اُنکا جوہر ذاتی گو وہی ہو مگر اُسکی آب و تاب ویسی نہین رہتی نئے آدمیون کی پیشقدمی سے دُہندلا جاتی ہے -

شریف خاندان کے آدمی اُنکے عروج پانے پر کم محسود ہوتے ہین کیونکہ یہ اُنکا محض حق پیدایشی خیال کیا جاتا ہے - اسکے علاوہ اُس سے اُنکے اسباب معاشرت مین ظاہرا کچھہ بہت ترقی نہین ہوتی اور حسد سورج کی کرنون کیطرح ہے جو ہموار سطح کی نسبت کسی کنارے یا ڈہلوان اور اُٹہتی ہوئی زمین پر زیادہ حدت کے ساتھہ نازل ہوتی ہین اسیوجہ سے جو لوگ آہستہ آہستہ بڑہتے ہین وہ اُن لوگون

کی نسبت کم محسود ہوتے ہین جو یکایک اور
لپک کر بڑھ جاتے ہین۔

جن شخصون کی عزت اعلے درجہ کی ریاضت یا تردوات
یا خطرات سے وابستہ ہے اُنپر حسد کی دوڑ کم ہوتی
ہے کیونکہ لوگ اُنکی عزت کو محنت و تکلیف کا نتیجہ
سمجھتے ہین اور بعض اوقات اُنسے ہمدردی کرتے
ہین اور ہمدردی حسد کے لئے ایک نسخۂ شفا ہے۔ دیکھا
جاتا ہے کہ زیادہ زیرک اور سنجیدہ قسم کے مدبّر اپنے
عروج مین اپنی زندگی کی حالت پر ہمیشہ واویلا
کرتے رہتے ہین اور اپنی تکلیف کا گیت گاتے رہتے
ہین اور یہ اسلئے نہین کہ وہ فی الواقع تکلیف مین
ہوتے ہین بلکہ محض اسلئے کہ حسد کی چوٹ سے بچے رہین
لیکن یہ خیال اُس کام کی نسبت وزن رکھتا ہے
جو ایسے شخصون پر ڈالا جاتا ہے اور ایسے کام کی
نسبت نہین جسکو وہ خود اختیار کرتے ہین کیونکہ کوئی

ہے اس سے بڑھکر حسد کو بھڑکانے والی نہیں کہ بوالہوسانہ
سے بلا ضرورت سارا کام اپنے ہی ہاتھہ لیلیا جائے
اگر کوئی اعلی منصب کا آدمی اپنے تمام ماتحت عہدہ
دارون کے حقوق اور انکے عہدون کی وقعت
وعزت کو پورا پورا نگاہ رکھے تو اس سے بڑھکر
کوئی چیز حسد کی واقع نہین کیونکہ وہ ایکسا ایسی بات
ہے جس سے اُسکے اور حسد کے مابین بہتاسے پردے
حائل ہوجاتے ہین ۔
سب سے بڑھکر حسد کی آماجگاہ وہ لوگ ہوتے ہین
جو اپنے اقبال کی ترنگ مین خودی اور خود فروشی
اختیار کرتے ہین اور جنکو اپنی عظمت کا دکھاوا دکھائے
بغیر کبھی چین نہین آتا خواہ یہ ظاہری دھوم دھام
رکھنے سے ہو خواہ ہر طرح کی مخالفت یا مقابلہ پر غلبہ پانے
سے ہو ۔ برعکس اسکے دانا آدمی اپنی ذات کی نسبت حسد
کی چھیڑ چھاڑ اور روبا و بعض اوقات ارادتاً گوارا کرتے

ہین اور یہ بھی ایسے معاملات ہین جن سے اُنکو
کچھہ بہت تعلق نہین ہوتا۔ ساتھہ ہی یہ بھی سچ ہے
کہ اگر عظمت کی نمائش ایک صاف اور کھلے طور پر کیجائے
جسمین رعونت و شیخی کو دخل نہو تو اُس سے حسد کو ایسا
اشتعال نہین ہوتا جیسے کہ اُسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ ایک
خاص عیاری اور مکاری کے ڈھنگ پر کیجائے کیونکہ
اس چال مین انسان گویا ضمناً اپنے اعزاز کا استحقاق
چھوڑتا ہے اور دل مین اپنی بے وقعتی اور نا استعدادی
کا قائل ہے اور اورون کو اپنی نسبت حسد کرنا
سکھاتا ہے۔

اخیر مین ہم اس حصہ مضمون کے خاتمہ پر یہہ جتاتے ہین
کہ حسد کے فعل مین جیسے کہ شروع مین کہا گیا ہے کسیقدر
سحر کی تاثیر ہے اسلئے حسد کا توڑ بھی وہی ہے جو سحر کا
توڑ ہے یعنی افسون کا اُتارا اتارنا اور کسی اور پہ
ڈالنا۔ اس غرض سے اعلیٰ طبقہ کے زیرک آدمی ہمیشہ

موقع پر کسی اور شخص کو آگے کر دیتے ہین
تاکہ حسد کی نشست کا رخ بدل کر اپنی طرف سے اُسکی
طرف کر دین - چنانچہ بعض اوقات وہ دونہ بیدلی
اور ملازمون کو اور بعض اوقات ہم منصبون اور
ہمسایون وغیرہ کو اُسکی آماجگاہ بناتے ہین اور اس
مطلب کے واسطے بعض زبردست اور اولوالعزم
شخص بھی ہمیشہ مل جاتے ہین جو اغنیا روغرت
ملنے کی امید پر ہر قسم کی جوکھون اوٹھانے
پر تیار ہوتے ہین -

اب ہم حسد عامہ کا ذکر کرتے ہین - حسد عامہ مین
آخر کسیقدر فائدہ ہے گو حسد شخصی مین کچھ نہین :
حسد عامہ ایک قسم کا عتاب عامہ ہے جو بڑے
آدمیون کو اُنکے اقتدار کے بہت بڑھ جانے کی حالت
مین دبائے رکھتا ہے - اسلئے اُنکو حدود کے اندر رکھنے
کے لئے گویا تازیانہ کا کام دیتا ہے -

حسد عامہ حال کی زبانون مین ناراضی کے مضمون
مین مستعمل ہے اور اسکا ذکر بغاوت کے مضمون مین
کیا جائیگا وہ ایک مرض ہے جو نظام حکومت مین
وبا کا سا اثر رکھتا ہے کیونکہ جسطرح وبا صحیح و سالم
جگہہ مین پھیل کر اُسے گندہ کر دیتی ہے اسیطرح حسد
بھی جب ایک مرتبہ کسی عملداری مین گھس جاتا ہے
تو اُسکے اچھے کامون کو بھی بگاڑ دیتا ہے
اور اُنمین سڑن پیدا کر دیتا ہے - ایسی صورت مین
غالباً کسی تدبیرون سے کچھہ کام نہین نکلتا - ایسی
تدبیرون کا اختیار کرنا محض بزدلی اور خوف
حسد پر دلالت کرتا ہے اور بزدلی و خوف سے اور
بھی زیادہ نقصان پہنچتا ہے - یہی کیفیت عموماً
وباؤن کی ہے کہ اُنسے خوف کرنا گویا اُنکا اپنے اوپر
دھاوا کرانا ہے -
یہ حسد عامہ خاصکر بڑے بڑے ارکان یا وزرا پر

زیادہ وار کرتا ہے اور خود بادشاہون
اور بادشاہتون پر کم کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی وزیر
پر حسد کا زور بالخصوص زیادہ ہے حالانکہ
اسکا باعث اسکی ذات مین کم موجود ہے یا اگر سلطنت
کے تمام وزیرون پر حسد کا خروج بالعموم ہے
تو یہ ضرور سمجھہ لینا چاہیے کہ وہ (گو چھپا ہوا ہو)
فی الواقع سلطنت پر دانت رکھتا ہے۔
یہ حال تو حسد عامہ یا ناراضی اور نیز حسد عامہ
اور حسد شخصی کے فرق کا رہا جیسی کہ اول ہی ذکر ہوا
ہے۔ اب ہم جذبہ حسد کی نسبت عام طور پر اسقدر
اور بیان کرتے ہین کہ وہ تمام جذبون مین سب سے
زیادہ ہٹیلا اور رخیل ہے۔ اور جذبون کو تو کبھی
کبھی حرکت کرنیکا اتفاق ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ دوڑ
مین رہتا ہے۔ اسلئے اسکی نسبت یہ کہا گیا ہے
کہ حسد کو کوئی تعطیل نہین منانا کیونکہ اُسے کہین

: کہین مشغلہ ہوا رہتا ہے۔ یہ بھی دیکھا
جاتا ہے کہ عشق اور حسد انسان کو گھلا دیتے ہین اور
اور جذبات مین یہ بات نہین۔ کیونکہ وہ ایسے
دیرپا نہین ہوتے نیز وہ نہایت نابکار
اور خبیث جذبہ ہے۔ وہ اصلی خاصہ شیطان
کا ہے جو حاسد کہلاتا ہے اور رات کے وقت
گیہون مین سرگنڈے ہوتا ہے۔ حسد ہمیشہ
گھات مین چھپکر رہتا ہے۔ اندہیرے مین
چھاپہ مارتا ہے۔ اچھی چیزون
کو بگاڑتا ہے جیسے
کہ گیہون کی صورت
ہے

۱۰- عشق

تماشاگاہ انسان کے کارناموں کا ایسا ممنون نہین جیسے کہ عشق کا ہے کیونکہ تماشہ گاہ مین ہمیشہ ناٹکون کا موضوع مافیہا اور کبہی کبہی درد انگیز نقلون کا عشق ہوتا ہے لیکن معاشرت مین وہ بہت نقصان پہنچاتا ہے بعض اوقات مثل ساحرہ کے اور بعض اوقات مثل ڈائین کے- یہ بہی دیکہا جاتا ہے کہ جو عالی ہمت اور لائق آدمی گزرے ہین رکیا متقدمین کیا متاخرین جنکی کچہہ یادگار باقی ہے اُنمین ایک بہی ایسا نہین ہوا جسکا ولولہ عشق دیوانگی کی حد تک پہنچا ہو- یہ اس امر کا مصداق

ہے کہ بڑا حوصلہ اور بڑا اشغلہ اس کمزور جذبہ
کا انسداد کر سکتا ہے مگر مارکس اینٹونیس سلطنت
روما کے نصف حصہ دار اور ایپئیس کلاڈئیس
حکومت ثلاثہ کے رکن اور قانون پرداز کی حالت
سنتے ہیں۔ انہیں سے اول الذکر تو بے شبہ عیاش
اور بے لگام تھا لیکن آخر الذکر ایک نفس کش اور دانا
شخص تھا۔ پس یہ بھی معلوم ہوتا ہے گو شاذونادر
کہ عشق صرف کسی کھلے دل ہی میں دخل نہیں پا سکتا
بلکہ اگر اچھی طرح نگہبانی نہ کیجائے تو ایک خوب
مستحکم دل میں بھی گھس جاتا ہے۔ ایپیکیورس
کی یہہ ایک نگوڑی کہاوت ہے کہ ہم ایک دوسرے
کے لئے کافی و وافی نظارہ ہیں۔ اسکے معنی گویا
یہہ ہیں کہ انسان جو خدا کی ذات کا تصور
کرنے اور تمام اعلی مقاصد پر فکر دوڑانے کے
لئے بنایا گیا ہے۔ ایک چھوٹے بت کے آگے سجدہ

کرنیکے سوا اور کچھہ نہ کرے اور اپنے تئین حیوانات
کی طرح مُنہ کا نہین تو آنکھہ کا غلام ضرور بنائے
حالانکہ وہ اعلے اغراض کے لئے دی گئی ہے
اس جذبہ کی افراط کو دیکھنا اور نیز اس بات کو
کہ اس افراط مین وہ واقعات کی اصلیت و وقعت
سے کیسا معاوضہ کرتا ہے ایک عجیب لطف رکھتا ہے
ہمیشہ مبالغہ سے کام لینا عشق ہی مین زیبا ہے
یہ مبالغہ محض کلام ہی مین نہیں بلکہ خیالات اور
افعال مین بھی ہوتا ہے۔ کیا خوب کہا گیا ہے کہ
انسان کا سب سے بڑا خوشامدی اُسکا اپنا نفس
ہے اور اُسکے مقابلہ مین اور خوشامدی ہیچ
ہین مگر حقیقت مین عاشق اُس سے بھی بڑہکر ہے
کیونکہ کوئی مغرور شخص بھی کبھی اپنی نسبت ایسی
لغو تعلی نہین کرتا جیسی کہ عاشق اپنے محبوب کی
نسبت کرتا ہے۔ اسیوجہ سے یہ کہاوت ہے کہ عشق اور

عقل دونو اکٹھے نہین رہ سکتے - یہ کمزوری صرف
غیرون پر اور نیز محبوب پر ہی طاری نہین ہوتی بلکہ
سب سے زیادہ عاشق پر ہوتی ہے - بجز اسکے کہ عشق
دوطرفہ ہو کیونکہ حقیقت مین عشق کا صلہ ہمیشہ یا تو مقابل
کا عشق ہے یا اندرونی اور محض حقارت ہے - اس
جذبہ سے انسان کو بہت بچکر رہنا چاہئے کہ وہ صرف
اور چیزون ہی کو ہاتھ سے نہین دیتا بلکہ خود کو بھی
ضایع کرتا ہے - دیگر نقصانون کا قلم شاعر نے کیا عمدہ خاکا
اتارا ہے کہ جس شخص نے ہیلینا کو پسند کیا اسنے جونو اور
پیلاس کی بخششون کو ترک کیا - فی الواقع جو شخص عشق مین
زیادہ بہ نکلتا ہے وہ دولت وعقل دونو سے ہاتھ
دھوتا ہے - اس جذبہ کو بیوقوفی کے زمانون مین یعنی
زیادہ اقبالمندی اور زیادہ افلاس مین زیادہ
طغیانی ہوتی ہے گو افلاس مین بہ نظر کم آتی ہی
ان دونو زمانون مین عشق جوش مین آتا ہے ا د -

زیادہ تیزی ذہنی دکھاتا ہے اسلئے دار الحماقت کہلاتا ہے
اچھے وہ رہتے ہین جو عشق کا داخلہ روک نہ سکنے کی صورت
مین اُسے مناسب جگہہ مین ٹہیراتے ہین اور اپنے بڑے بڑے
معاملات اور معاشرت کے ترددات سے بالکل علیحدہ رکہتے
ہین کیونکہ جب ایک مرتبہ اُسکا کاروبار پر تصرف ہو جاتا ہے تو وہ
انسان کی دولت و بضاعت کو نقصان پہنچاتا ہے اور اُسی کسیطرح
کام کاج کے مطلب کا نہین چھوڑتا۔ فوجی آدمی عشق باز ہوتے ہین نہین معلوم کیون
شائید اسکا باعث یہہ ہوگا کہ وہ شراب کے شائق ہوتے ہین کیونکہ
خطرات کا صلہ عموماً عیش و عشرت ہے۔ انسان کے دل مین
انسان کی محبت کا ایک چھپا میلان اور طبعی مادہ موجود
ہے۔ یہہ اگر ایک شخص یا چند شخصون پر مبذول نہو تو طبعاً پھیل کر
بہتون پر عود کرتا ہے اور انسان کو رحم دل اور کریم النفس
بناتا ہے جیسے کہ بعض مجرد راہبون کی صورت مین دیکھا
جاتا ہے۔ عشق عروسی نوع انسان کا مبدا ہے۔ عشق
اُسکی تکمیل ہے مگر عشق فاسق اُسے گندا اور پلید کرتا ہے۔

۱۱- رفعت و جاہ

اعلی منصب مین انسان تین طرح کا غلام ہے یعنی
بادشاہ یا مُلک کا غلام - شہرت کا غلام - کام کاج کا غلام
اس حالت مین اُسے نہ تو جسم کے اعتبار سے آزادی ہے اور نہ
قول و فعل اور وقت کے اعتبار سے - کیا انوکھی دُھن ہے - اقتدار چاہنا اور آزادی
بھی نہ دہونا یا یون کہین کہ اورون پر اقتدار چاہنا
اور اپنا ذاتی اقتدار کہونا - منصبی عروج جد و جہد سے
ہوتا ہے گویا کد و کاوش سے لوگ زیادہ کد و کاوش
مین اُلجھتے ہین - اسمین کبھی کبھی بیعزتی اختیار کرتے ہین

اور ذلت ورسوائی سے عزت وجاہ کو پہنچتے ہین - یہہ مقام پھسلنا ہے - پہنچ جاتے ہین یا تو تباہی ہر یا اقل درجہ رسوائی جو افسوس کے قابل ہے - تم جو کچہہ تہے وہ نہین رہے اسلئے کوئی وجہہ نہین کہ ذلت وگمنامی مین زندہ رہنا پسند کرو - جب آدمی چاہتا ہے تو خانہ نشین ہو نہین سکتا اور جب ہو سکتا ہے نہین ہونا چاہتا بلکہ بڑھاپے اور بیماری مین بہی خود جو آرام چاہتے ہین اُن بوڑہون کی طرح تنہا خانہ نشینی کی تاب نہین رکہتا جو ہمیشہ اپنے کوچہ کے دروازہ پر بیٹھے رہتے ہین اور بڑہاپے کی مٹی خراب کرتے ہین - فی الواقع بڑے آدمیون کو جو اپنے تئین خوشحال سمجھتے ہین بالفرور اوردن کی رائے کا سہارا ڈھونڈنا پڑتا ہے - خود اپنا دل ٹٹولنے سے کچہہ نظر نہین آتا بلکہ وہ خوشنود جب ہی ہین کہ جس نظر سے انہین

اور لوگ دیکھتے ہین اُسی نظر سے وہ خود دیکھین
اور نیز یہ دیکھین کہ اور لوگ خوشی سے ویسا
بننا چاہتے ہین جیسے وہ ہین - اس صورت
مین وہ گویا باہر کی افواہ سے خوش ہین
خواہ باطن مین شاید کچھ اور ہی ہوا چلتی دیکھتے
ہون - ایسے لوگون کو اپنی تکالیف تو سب سے
پہلے سوجھتی ہے گو اپنے نقصون سے وہ سب
سے پیچھے آگاہ ہوتے ہین - درحقیقت دولت
وحشمت مین انسان اپنی ذات سے نابلد ہوتا
ہے اور کاروبار کے اُلجھاؤ مین اُسے
اپنی صحت جسمانی و روحانی کی خبر لینے کی فرصت
نہین ہوتی - جس شخص کو اور لوگ تو خوب اچھی طرح
جانتے ہون مگر وہ آپ اپنے نفس سے اجنبی
ہو اُسے موت سخت شاق گذرتی ہے "مرتبہ
مین انسان بھلائی اور برائی دونو کر سکتا ہے

بُرائی کرنی ایک لعنت ہے - اس سے بچنے
مین مقدم شرط یہ ہے کہ اُسکا قصد نہو اور دوسری
یہ کہ اُسکا اقتدار نہو حُبِّ جاہ کا اصلی اور جایز
مقصد یہ ہے کہ بھلائی کرنیکا مقدور ہو کیونکہ نیک
خیالات کو گو خدا قبول کرتا ہے مگر خلقت کے لئے
وہ خوابہاے صالح سے کچھ بڑہ کر نہین بجز اسکے کہ عمل
مین آئین اور یہ اقتدار و منصب
کے سوا کہ فتح و کامیابی کے اسباب
ہین ہو نہین سکتا - صلاحیت و نیکوکاری
انسان کی تگ و دو کی علت غائی ہے
اور اپنے نیک کامون کی معرفت
اُسکے آرام کی تکمیل ہے کیونکہ اگر انسان
خدا کے پاک تماشاگاہ مین شریک ہو سکتا ہی
تو اُسکی آرام مین بھی ضرور شریک ہوگا - اور پھر جب
خدا نے اپنے ہاتھ کے بنے ہوے کامون پر نظر ڈالی تو اُسنے دیکھا

کہ وہ اچھے تھے یا برے اور تب سبب منافی لوازم منصبی
کی بجا آوری مین عمدہ نظیرین پیش نظر رکھو کیونکہ
عمدہ نظیر کی تقلید سب سے بہتر ہادی و رہبر ہے ۔
اور کچھہ عرصہ کے بعد اپنے لئے آپ نظیر بنو ۔ اپنی نسبت
خوب چھان بین کرو کہ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہو
جس منصب پر تم ہو اُسپر جو لوگ پہلے برائی کما گئے
ہین اُنکے حالات پر بھی نظر کرو ۔ اسلئے نہین کہ اُنکی بدنامی
کرکے اپنا نام کرو بلکہ اس غرض سے کہ جن باتون سے
بچنا واجب ہے اُنکی ہدایت ہو ۔ جو اصلاح کرو اُسمین
پہلے وقتون اور پہلے شخصون کی بدنامی یا توہین
مت کرو ۔ اچھی نظیرین قایم کرنی اور اچھی نظیرون
پر چلنا ہمیشہ اپنا وتیرہ رکھو ۔ تمام چیزون کو اُنکی
ابتدائی صورت مین دیکھو اور خیال کرو کہ بگاڑ کہان
اور کیونکر شروع ہوا[۱] لیکن مشورہ دو نمونہ مانو ان لو

[۱] رفاہ عام کے کام عموماً نیک نیتی سے شروع کیے جاتے ہین اور خرابیان رفتہ رفتہ پیچھے سے داخل ہو جاتی ہین ۔ مترجم

پرانے زمانے سے تو اسباب ہین کہ بہتر کیا ہے اور
نئے زمانے سے اسباب ہین کہ مناسب کیا ہے[۹۱]۔ اپنی
چال باقاعدہ رکہو تاکہ لوگون کو جو توقع ہو
اُسے وہ پہلے ہی سے جان لین لیکن زیادہ خودسری
وخودمختاری مت جتاؤ اور جب اپنی چال بدلو
تو اسکی وجہ مفصّل ظاہر کرو۔ اپنے منصب کا استحقاق
قایم رکہو مگر اختیار واقتدار کی بحث مت اُٹھاؤ۔
اپنا استحقاق متانت کے ساتہہ عملاً اپنے ہاتہہ رکہو اور
دعوٰی وشیخی کا کلمہ زبان پر مت لاؤ۔ اسیطرح
چہوٹے عہدون کا استحقاق قایم رکہو۔ کام کرنے
کی نسبت عموماً کام لینے مین زیادہ عزت سمجہو فرایض
منصبی کی انجام دہی مین اورون سے مدد ومشورہ لو
جو شخص تمہین بطور لقمہ جو کوئی خبر پہنچاے اسے دقیقگار مت

۹۱ پرانے بنیادی اصولون کو دیکہو اور ما بعد کی خرابیون اور امیر شعون کو چہوڑ کر
حالات موجودہ کے بموجب جو کچہہ کرنا مناسب ہو اُسکا پابند ہونا چاہیے (مترجم)

بلکہ خاطر و لتو اضع سے پیش آؤ۔ حکومت مین چار
باتین بالخصوص بُری ہین۔ توقف رشوت ستانی۔
تلخ مزاجی۔ نرم دلی۔ توقف کا تو یہ علاج ہے کہ تمہارے
پاس آنا جانا سہل ہو۔ ہر کام کا وقت مقرر ہو۔ جو کام
ہاتھ مین ہو وہ پہلے انجام پائے۔ ایک کام دوسرے
کام سے بے ضرورت خلط ملط نہو۔ رشوت کی یہ روک
ہے کہ اپنے یا اپنے ملازمون کے ہاتھہ لینے سے اور
اہل مقدمات کے دینے سے بند کرو۔ پہلی بات تو اپنے
دیانت دار ہونے پر موقوف ہے مگر دوسری یون
حاصل ہوتی ہے کہ دیانت داری سے لگاؤ اور
رشوت ستانی سے صریح نفرت ظاہر کیجاتے۔ یاد رکھو
کہ صرف رشوت ستانی ہی نہین بلکہ اُسکا شبہہ بھی
دور کرنا ضرور ہے۔ جو شخص ہفت رنگی ہے اور
بلا وجہ صریح یون ہی رنگ بدل لیتا ہے اسکی نسبت
بد دیانتی کا شبہہ پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے جب اپنی رائے

یا ڈھنگ بدلو تو ہمیشہ اُسکا صاف صاف اقرار کرو
اور جن وجوہات سے تمکو اُسکی تحریک ہوئی ہو
اُنکو بھی ساتھ ہی ظاہر کرو۔ یہ مت سمجھو کہ اسپر کسی
کی نظر نہین پڑیگی۔ مُنہ چڑھا لڈ کر یا دوست عموماً
خفیہ رشوت ستانی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ اُسکی
قدر و عزت کا کوئی اور صریح باعث نہو۔ جو
تلخ مزاجی ہے وہ ناحق رنجش پیدا کرتی ہے سختی
سے خوف پیدا ہوتا ہے لیکن تند خوئی نفرت کا
موجب ہے پس ضرور ہے کہ حاکم کی سرزنش وملامت
بھی سنجیدہ ہو اور طعن آمیز نہ ہو اب رہی نرم دلی
سو یہ رشوت ستانی سے بھی بدتر ہے کیونکہ رشوت
تو کبھی کبھی لی دی جاتی ہے لیکن یہ ہر دم بنی رہتی
ہے۔ جو شخص منت وسماجت یا سفارش تکلفات پر
پسیج جاتا ہے وہ کبھی بے داغ نہین رہتا۔ بقول حضرت
سلیمان حاکم کو کسی کی طرفداری کرنی واجب نہین

اور جو کرتا ہے وہ ایک ناچیز فائدہ کے لئے حق سے
انحراف کر سکتا ہے۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ منصب
انسان کی کسوٹی ہے اور یہ بالکل صحیح ہے۔ منصب
مین فی الواقع بعض کھرے اور بعض کھوٹے نکلتے ہین ٹیسیٹس نے
گلبا کی نسبت کہا ہے کہ اگر اُسے سلطنت نہ ملتی تو وہ
علی العموم حکمرانی کے لائق سمجھا جاتا۔ وسپیشن کی
نسبت وہ کہتا ہے کہ روما کے کل شہنشاہون مین
ایک وسپیشن ہی ایسا تھا جسنے سلطنت پاکر صلاحیت
اختیار کی۔ حقیقت مین اس سے گلبا کی لیاقت اور
وسپیشن کی خوش خلقی و مروت مراد تھی۔ جو عزت
پاکر صلاحیت قبول کرتا ہے وہ بے شبہہ جوہر قابل اور
عالی ہمت ہے۔ کیونکہ عزت نیکی کا محل ہے اور ہونا چاہئے
دیکھا جاتا ہے کہ قدرت مین چیزین اپنے اصل کی طرف
بڑے زور سے رجوع کرتی ہین اور اپنی جگہہ پر
بے خلل رہتی ہین۔ ایسا ہی نیکی و استعداد منصب

کی اُمنگ مین تو تندو تیز اور منصب کے استقرار پر برقرار و مطمئن ہوتی ہے۔ منصبی عروج عموماً ٹیڑہی چالون سے ہوتا ہے اور جہان مُلکی دھڑے ہون وہان بہتر ہے کہ انسان اپنی پیشقدمی کے دوران مین زبردست دھڑے کا ساتہہ رکہے اور جب منصب پر قایم ہو جائے تو ثالث بن جائے۔ اپنے سے پہلے منصبدار کا نام عزت و نیکی کے ساتہہ یاد کرو ورنہ جب تم علیحدہ ہوگے تو تمسے بھی ویسا ہی سلوک ہوگا اپنے منصبی مددگارون کی اگر ہون عزت کرو اور اُنکو صلاح و مشورہ مین اُنکی امید سے بڑہکر شامل کرو ایسا مت کرو کہ جس کام مین وہ شریک ہونے کی وجہ رکہتے ہون اُس مین بھی شریک نہ کیے جائین۔ عام بات چیت اور سایلون کے خانگی جوابات مین زیادہ منصبی تحکم یا زیادہ نازک دماغی مت جتاؤ۔ بلکہ بہتر ہے کہ لوگ یہہ کہین کہ اجلاس کے وقت یہہ کوئی اور ہی شخص ہوتا ہے

۱۲- دلیری

گو یہ ایک معمولی مکتبی مضمون ہے مگر تاہم اہل دانش کی غور کے قابل ہے - ڈیماسِنھیز[له] سے سوال ہوا کہ صاحب فصاحت کی بڑی خوبی کیا ہے - کہا ادا پہر کیا - کہا - ادا - اور پہر - کہا - ادا یہ اُس شخص کا کہنا ہے جو اس نکتہ کو اچھی طرح جانتا تھا اور جس بات کا وہ مدّاح ہے اُسمین خود اُسکو قدرت سے بہرہ عطا نہین ہوا تہا - کیا عجیب بات ہے کہ فصاحت کا جو جز محض بالائی ہے اور زیادہ تر ایک نقال کی صفت ہے وہ

له یہ شخص یونان کے فصحا مین سے ہوا ہے - اُسکی زبان مین لکنت تھی اور پہیپہڑا کمزور تہا دل مین شوق پیدا ہوا کہ فصیح بنون - ایسی ہمت و کوشش سے ان طبعی نقصون کو رفع کر کے فن فصاحت مین وہ رتبہ حاصل کیا کہ ملک الفصحا کہلایا - مترجم

خوش ترکیبی وخوش بیانی اور اور اعلے خوبیون ہر
اسقدر بڑہکر سمجھا جائے گویا کہ وہی ایک جز فصاحت
کا جامع تہا مگر اسکی وجہ ظاہر ہے۔ انسان کی سرشت
مین عموماً دانائی کی نسبت حماقت زیادہ بہری ہے
اسلئے جن قوتون سے انسان کے دل کا حماقتی حصہ
بنا ہے وہ زیادہ زبردست ہین۔ ویسی ہی عجیب
وغریب صورت معاملات تمدن یا امور ملکی مین دلیری
کی ہے۔ اول دلیری۔ بعدہ دلیری۔ اخیر مین دلیری
طرفہ یہ ہے کہ دلیری کا ماخذ جہالت وبیعزتی ہے اور
اور صفات کے مقابلہ مین اسکا درجہ بہت ادنے ہے
مگر باوجود اسکے وہ ایک طلسم کا نمونہ ہے کہ جو
سادہ لوح یا کمزور دل ہین (اور انکی کثرت ہے) انکو
فریفتہ وشیدا کر لیتی ہے اور کمزوری کے وقت
دانا آدمی بھی اسکی جھپٹ مین آجاتے ہین۔ یہی

ٰ بیوقوف وہان جا گہستے ہین جہان فرشتون کے پر جلتے ہین۔ مترجم

ہے کہ جمہوری عملدار یون مین اُسنے ٹبرے ٹبرے
عجائبات کردکہاے ہین لیکن سلطنتون اور بادشاہون
کے سامنے الیسا کم ہوا ہے اسکے علاوہ جب دلیر آدمی
کسی معاملہ مین اول قدم رکہتے ہین تو زیادہ کام
کردکہاتے ہین مگر بعد ازان وہ بات نہین رہتی
کیونکہ دلیر شخص بات کا پکا کم ہوتا ہے - فی الواقع
جیسے نظام بدنی کے لئے خودفروش نیم حکیم ہین ویسا
ہی نظام ملکی کے لئے خودفروش نیم مدبر ہین - ایسے
شخص ٹبرے ٹبرے معالجون اور اصلاحون کا دم مارتے
ہین اور شاید وہ تین مثالون مین کامیاب بہی ہوجاتے
ہین مگر چونکہ علمی اصول سے بالکل ناواقف ہوتے ہین
اسلئے ثابت قدم نہین رہ سکتے - دیکہا جاتا ہے کہ ایک
دلیر شخص کئی دفعہ معجزات محمدی کردکہاتا ہے -
محمد صاحب نے لوگون کو یقین دلایا کہ مین ایک پہاڑ
کو اپنے پاس بلاتا ہون اور اُسکی چوٹی پر بیٹہکر اپنی شرع

کے ماننے والون کے لئے دعا مانگون گا - لوگ جمع ہوئے
محمد صاحب نے پہاڑ کو بار بار بلایا - پہاڑ چُپ چاپ
کھڑا رہا - وہ ذرا بھی نادم نہوا - فوراً بول اُٹھا - اگر[5]
پہاڑ محمد کے پاس نہین آتا تو محمد خود پہاڑ کے پاس جائیگا
پس جب بعض شخص بڑے بڑے باتون کا دعوے کرتے
ہین اور اُنکے پورا کرنے مین بالکل عاجز رہتے ہین
تو بشرطیکہ دلیری مین کمال رکھتے ہون - ہرگز گبھراتے
نہین - جھٹ پہلو بدل لیتے ہین اور اپنی ناکامی کی
ندامت کو باتون ہی مین اڑا دیتے ہین - درحقیقت
اہل بصیرت کے لئے دلیر شخص ایک قسم کا تماشا ہین
بلکہ عوام بھی دلیری کو کسیقدر یاوہ سمجھتے ہین اگر بیہودگی پر ہنسی
آسکتی ہی تو دلیری پر بھی آسکتی ہی کیونکہ بڑے درجہ کی دلیری
مین کچھہ نہ کچھہ بیہودگی ضرور ہوتی ہے - دلیر آدمی کو بزرگی
مین گھساتے ہوے دیکھکر ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے -

[5] یہ روایت اب مصنوعی تصور کیجاتی ہی - اہل اسلام کی کسی کتاب مین پائی نہین جاتی

اسوقت اُسکے چہرہ کی صورت نہایت کشیدہ اور اُکھڑی ہوی ہوتی ہے اور بالضرور ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ غیرت مین توجی ذرا سا اُکھڑ پہر قایم ہوجاتا ہی لیکن جب دلیر آدمیون پر ویسا موقع آتا ہے تو انپر ایک سکتہ کا عالم طاری ہوجاتا ہے جیسے کہ شطرنج مین زچ ہونے پر ہوتا ہی جہان مات تو نہین پر چال نہین پڑتی یہ اخیر بات ایک شاعرانہ ٹھیکلا ہے - کچھہ حکیمانہ بحث نہین اسبات کو خوب سمجھہ لینا چاہئے کہ دلیری دراصل اندہی ہے - وہ خطرون اور تکلیفون کو نہین دیکھتی اسلئے مشورہ مین نکمی ہے مگر تعمیل مین مفید ہے پس دلیر شخصون سے کام لینے کا ٹہیک طریق یہ ہے کہ وہ کبھی اعلی افسر نہ بنائے جائین بلکہ اورون کے ماتحت اور زیر ہدایت رکھے جائین کیونکہ مشورہ مین خطرات پر نظر دوڑانی ضرور ہے مگر تعمیل مین یہ بات نہین بجز اسکے کہ وہ بہت بڑے ہون -

۱۳۔ نیکی و نیک نہادی

نیکی سے میری مراد خلقت کی بہلائی چاہنی ہے
اہل یونان اسے ہمدردی یا محبت انسانی بولتے
ہین اور لفظ انسانیت جن معنون مین کہ مستعمل ہے
اُسکے معنون کو پورا پورا ادا نہین کرتا۔ میرے نزدیک
نیکی تو ایک عادت ہے اور نیک نہادی میلان۔ یہ
دل کی سب خوبیون اور فضیلتون سے افضل ہے
کیونکہ وہ خصلت ربّانی ہے۔ اُسکے بغیر انسان ایک
سرگردان۔ زیاںکار مبتذل شے ہے اور ایک موذی
جانور سے بڑھکر نہین۔ علم تصوّف مین جو مراد محبت
مطلق سے ہے وہی مراد نیکی سے ہے۔ اسمین غلطی کی
گنجائش ہے مگر افراط کی گنجائش نہین۔ خواہش اقتدار

کی افراط سے فرشتے ملعون ہوئے

خواہش علم کی افراط سے آدم پر زوال آیا - لیکن محبت مطلق مین کوئی افراط نہین - اس سے نہ فرشتہ کو ڈر ہے نہ آدم کو خطرہ نیکی کا میلان انسان کی سرشت مین طبعاً متمکن ہے حتیٰ کہ اگر اسکا ظہور نوع انسان پر نہو تو اور جاندارون پر ہوگا - جیسے کہ ترکون مین دیکھا جاتا ہے - گو یہ سنگدلی کے لئے مشہور ہین مگر حیوانات پر مہربان ہوتے ہین اور کتون اور پرندون کو خیرات دیتے ہین - بسبیکس نے لکھا ہے کہ قسطنطنیہ مین ایک عیسائی کے لڑکے نے دل لگی مین ایک لمبی چونچ والے پرند کا منہ بند کردیا اور اسکی نسبت پتھراے جانے کا حکم ہوا - اس نیکی یا محبت عام مین بے شبہہ غلطیون کا احتمال ہے - اہل اطالیہ کے ہان ایک نامعقول کہاوت رائج ہے -

ایسا نیک ہے کہ کسی کام کا نہین"۔ اطالیہ کے ایک
عالم نکلس میکیول نے بڑے وثوق کے ساتھ صریح الفاظ
مین یہ لکھا ہے کہ مذہب عیسوی نے نیکیون کو ظالمون
اور جفاکارون کا شکار بنا یا ہے۔ اس سے اسکی
مراد بے شبہ یہ تھی کہ کبھی کوی شرع یا فرقہ یا عقیدہ
ایسا نہین ہوا جسنے نیکی کو اسقدر سر بلند کیا ہو
جیسے کہ مذہب عیسوی نے کیا ہے۔ پس ذلت وخطرہ
دونون سے بچنے کے لئے اُن غلطیون کی معرفت حاصل
کرنی ضرور ہے جو اس شریف عادت مین لاحق
ہوتی ہین۔ سب کی بھلائی مدنظر رکھو پر اُنکی صورتون
یا خواہشون کا محکوم مت بنو کیونکہ رحم یا نرمی وہ چیز
ہے جو راست باز آدمی کے دل کو تسخیر کر لیتی ہے ایسپ
کے مرغ کو موتی مت دو کیونکہ وہ چاول کے دانہ سے

۱ حلم و بردباری کی ایک حد ہے۔ ظلم و تعدی کو فروتنی و خاکساری
کے ساتھ گوارا کرنا نامردی و رذالت ہے۔ مترجم

زیادہ خوش ہو سکتا ہے - اسباب مین سچا سبق
خدا کے کامون سے ملتا ہے۔ دیکھو وہ عادلون اور
ظالمون پر بارش اور سورج کی روشنی برابر نازل
کرتا ہے لیکن دولت و عزت اور عقل و استعداد سب کو
برابر نہین بخشتا - پس عام احسان سب سے اور خاص
احسان خاصون سے چاہیے - احتیاط رکھو کہ نقل
اتارنے مین اصل نمونہ نہ بگڑ جائے۔ خدا نے ہمارے
ذاتی محبت کو اصل نمونہ مقرر کیا ہے اور غیرون
کی محبت محض اسکی نقل ہے[۵۱] - لکھا ہے کہ "جو کچھہ
تیرا ہے اسے بیچ ڈال اور غریبون کو دے اور میرے
پیچھے ہو لے" کیا معنی کہ جو کچھہ تیرا ہے اُسے بجز اسکے
مت بیچ کہ میری پیروی کرنیکا ارادہ ہو یعنی بجز اسکے
تو ایسا کام اختیار کرے جسمین کم بضاعتی مین اسقدر

[۵۱] اورون سے ایسی ہی محبت کرنی چاہیے جیسی کہ اپنی ذات سے
مگر اورون کی بہلائی مین اپنی تباہی روا رکہنی جایز نہین -

بھلائی کر سکے جسقدر کہ ٹرے مقدور مین ممکن ہو ورنہ
ندیون کو سیراب کرنے مین چشمہ خشک کرتا ہے
نیکی کا برتاؤ کچھہ عقل سلیم ہی کا مقتضا نہین بلکہ بعض
آدمیون مین (جتنی کہ قدرت مین بھی) وہ طبعی
میلان کا نتیجہ ہے - ساتھہ ہی اسکے مقابل طبعی بغض
ہے چنانچہ ایسے شخص بھی ہین جو فطرةً اورون کی
بھلائی نہین چاہتے - ادنے درجہ کا بغض تو صرف
بدمزاجی یا بیباکی یا تعرض یا تمردد وغیرہ کی صورت
اختیار کرتا ہے لیکن اعلے درجہ کا بغض حسد اور
شرارت محض بن جاتا ہے - ایسے شخصون کے لئے
اورون کی مصیبت گویا بہار کا وقت ہے اور یہ
ہمیشہ مصیبت کو بڑہاتے ہین - وہ اُن کتون کی مانند
بامروت نہین ہوتے جنہون نے لزارس کے زخمون کو
چاٹا بلکہ اُن مکھیون کیطرح ہوتے ہین جو ہمیشہ کچے
زخم پر بھنبھناتی رہتی ہین ان بدرون کا قاعدہ ہے

کہ اپنی بدنہادی سے لوگون کو نقصان پہنچاتے ہین
مگر انکو مصیبتون سے چھڑانے کے وسایل مہیا نہین کرتے
ایسی طبیعتین فطرت انسان کی خاص لغزشین ہین
مگر تاہم وہ بڑے بڑے ملکی معاملات مین نہایت کارآمد
ہوتی ہین جیسے کہ صندل کے تختے جو جہازون کی کمانیون
(چاندون) کے لئے مفید ہین کیونکہ وہ ہلتے جلتے ہین
رہتے ہین لیکن مکانات کی تعمیر کے واسطے اچھے نہین
کیونکہ وہ ساکن رہتے ہین۔ نیکی کے کئی اجزا اور
کئی ضمنین ہین۔ اگر انسان اجنبی شخصون سے
خلق و مروت کے ساتھ پیش آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے
کہ وہ اس دنیا کا باشندہ ہے اور اُسکا دل جزیرہ
کی طرح اور قطعات زمین سے کٹکر علیحدہ نہین ہوگیا
ہے بلکہ برّاعظم کیطرح اُنسے ملا ہوا ہے اگر وہ لوگون
کی مصیبت پر غمخواری کرتا ہے تو اُسکا دل اُس شریف
درخت کی طرح ہے جو خود زخمی ہوکر اورون کو مرہم

شفا بخشتا ہے اگر وہ بے تکلف تقصیرات سے و اگزاب
ہا اونکو معاف کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا دل
رنجش و کدورت سے بالاتر اور اُسکی زد سے باہر ہے اگر
وہ خفیف فایدون کا شکرگذار ہے تو معلوم ہوتا ہے
کہ وہ آدمیون کے دلون کو تولتا ہے اور اُنکی خود رد
و الائش کو نہین چھیڑتا لیکن سب سے بڑھکر اگر وہ
پال کا کمال رکھتا ہے کہ اپنے بھائیون کی نجات کے لئے
مسیح کی طرح طوق لعنت قبول کرنے پر آمادہ ہے تو وہ
بہت کچھ عادت الٰہی اور خصلت مسیح کا نمونہ ہے۔

۱۴۔ امارت

ہم امارت کا ذکر اول بطور طبقہ سلطنت کرتے
ہین اور پھر خاص شخصون کی حالت کے اعتبار سے
کرینگے۔ جس سلطنت مین طبقہ امرا بالکل نہین وہان بادشاہ

ہمیشہ مختار مطلق ہوتا ہے - جو چاہتا ہے کرتا ہے
جیسے کہ ترکون مین ہے - امرا کے وجود سے شاہی
اقتدار اعتدال پر رہتا ہے اور لوگون کی نظر
کسیقدر شاہی خاندان سے الگ ہو جاتی ہے
لیکن جمہوری عملداریان اُنکی محتاج نہین اور وہ
اُن ملکون کی نسبت جہان امرا کے خاندان موجود
ہین عموماً زیادہ امن مین رہتے ہین اور فساد
مین کم مبتلا ہوتے ہین کیونکہ لوگون کی نظر کام پر ہوتی ہے
کچھ اشخاص پر نہین ہوتی اور اگر اشخاص پر ہوتی
ہے تو کام ہی مین لیاقت کے لحاظ سے ہوتی ہے اور خاندانی
عزتون[۵۱] اور کرسی نامون کے اعتبار سے نہین ہوتی
ہم دیکھتے ہین کہ اہل سوٹزرلینڈ باہم خوب گھٹے رہتے

---

۵۱ جمہوری حکومتون مین ملکی عہدون کے لئے عہدہ دارون کا انتخاب
کام و علمی استعداد کے اعتبار سے ہوتا ہے اور اُنکے رتبہ یا خاندان کی قدامت
یا اعزاز وغیرہ کے لحاظ سے نہین ہوتا - مترجم

ہین حالانکہ اُنکا مذہب ایک نہین اور ملک کے مختلف
قطعات کا انتظام بھی ایک نہین - وجہ یہ ہے کہ اُنکا
اتحاد اصول مفاد پر مبنی ہے اور شخصی عزت و
تعظیم پر نہین - ممالک ذہرین کے اضلاع متحدہ ہین
انتظام حکومت سب سے بہتر ہے کیونکہ جہان مساوات
کا درجہ ہے وہان صلاح ومشورہ عموماً بغیر ضابطہ اور
تالتا نہ ہوتا ہے اور محصول و خراج عموماً خوشی
خوشی ادا کیا جاتا ہے جہان طبقہ امرا زبردست اور
ذی اقتدار ہے وہان بادشاہ کا تجمل گھٹتا ہے مگر
طاقت گھٹتی ہے لوگون مین ہمت اور امنگ پیدا
ہوتی ہے مگر اُنکی دولت پر بوجھ پڑتا ہے امرا
کا اقتدار اسقدر نہونا چاہئے کہ وہ بادشاہ یا قانون
سے بیبس کئے رہین مگر تاہم اُنکو ایسی وقعت مین رکھنا چاہئے
جسمین ادنی طبقون کا تمرد اول انپر نازل ہو
اور یکایک بادشاہون کی ذات کو نہ آگھیرے - امرا کی

کثرت ملک مین افلاس و تکلیف پیدا کرتی ہے
کیونکہ اُس سے خرچ کا زائد بوجھ عائد تا ہے - اسکے
علاوہ بہت سے امرا زمانہ کی نیرنگی سے کچھہ بگڑ بھی
جاتے ہین - اس سے انکی عزت و مقدور مین ایک
قسم کا بُعد ہو جاتا ہے -

اب ہم شخصی امارت کا ذکر کرتے ہین - کسی پرانے
قصر یا کوٹ یا کسی عالیشان درخت کو صحیح و سالم
دیکھکر دل مین ایک قسم کی تعظیم پیدا ہوتی ہے -
جب زمانہ کی گردش و انقلاب مین سلامت بچے ہوے
کسی پُرانے شریف خاندان پر نظر کیجائیگی تو اور بھی
زیادہ پیدا ہوگی - نئی امیری محض اقتدار کا نتیجہ ہے
اور پُرانی امیری وقت کا جو لوگ پہلے پہل امارت
کو پہنچتے ہین وہ عموماً اپنی اولاد کی نسبت زیادہ لائق
ہوتے ہین مگر ویسے بے شر نہین ہوتے کیونکہ جو عروج
ہوتا ہے وہ عموماً جائز و ناجائز ملی جلی تدبیرون سے

ہوتا ہے۔ ہان یہ صحیح ہے اُنکی اوصاف کی یادگار
اُنکی اولاد مین باقی رہتی ہے اور ان کے عیبون
کا انکے ساتھہ ہی خاتمہ ہو جاتا ہے جو خاندانی امیر[۵۱]
ہین وہ عموماً جفاکش کم ہوتے ہین اور جو جفاکش
نہین وہ جفاکش سے حسد کرتا ہے اسکے علاوہ امیر آدمی
کچھہ بہت زیادہ آگے نہین بڑھ سکتے جو شخص کسی جگہ ٹھہرا
ہوا ہے وہ اورون کو بڑھتا دیکھکر ضرور حسد کرتا
ہے۔ برعکس اسکے طبقہ امرا کی نسبت اورون کا حسد
بے حرکت[۵۲] ہوتا ہی اسلئے کہ وہ انکے اقبال سے دب جاتا ہے
درحقیقت جن بادشاہون کے امرا لائق ہین انہین

[۵۱] لا د دلتون کے مقابلہ مین باعتبار سنتدی و سرگرمی خاندانی شخص شل لعنبون کے بے حس و حرکت ہین۔ مترجم

[۵۲] بے حرکت یا ساکن حسد وہان رہتا ہے جہان عزت و دولت کا ایسا بڑا تفاوت ہے کہ ہمسری یا برابری کا خیال پاس نہین پھٹک سکتا۔ جہان عزت و دولت کا بہت بڑا تفاوت نہین وہان ذراسی فوقیت سے ہی حسد بھڑک اٹھتا ہے۔ مترجم

انکا خدمت پر مامور کرنا سہل ہے اور انکا کام کاج زیادہ
صفائی سے چلتا ہے۔ کیونکہ لوگون کو انکی نسبت بالطبع
یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ گویا نکوست ہی کے لئے پیدا ہوکر
ہین۔

۱۵ غدر و فساد

خلقت کے رکھوالون کو ضرور ہے کہ ملکی
طوفانون کی چال سے آگاہ رہین۔ انکا زور عموماً اسوقت
زیادہ ہوتا ہے جبکہ چیزون مین مساوات کی صورت
پیدا ہوتی ہے جیسے کہ قدرتی قانون کا دور اعتدال
ربیع اور اعتدال خریف پر ہوتا ہے[۱] جیسے
طوفان سے پہلے کچھ کچھ ہوا کے خالی جھونکے آنے لگتے ہین اور سنسنا

۱ جب دن رات برابر ہوتے ہین تو طوفان زیادہ
آتے ہین مترجم۔

بتدریج بڑہنے لگتا ہے ایسا ہی سلطنتون مین انقلاب
سے پہلے عام شورہ و شر اور پوشیدہ توڑ جوڑ اور کہلی
لڑائیان شروع ہوتی ہین۔ جب سلطنت کی نسبت
بہتان بندی اور مفسدانہ قیل وقال علانیہ اور لگاتار
ہو اور اسیطرح جہوٹی اور متوحش خبرین برابر
اڑائی جائین اور بے تکلف مانی جائین تو جان لو
کہ کوئی آفت آنے والی ہے۔ ورجل نے افواہ کا کرشمہ
بیان کرنے مین اسے دیتون کی بہن ظاہر کیا یعنی جب زمین
کی اولاد دیتون نے جوپیٹر اور اور دیوتاؤن کے
ساتھ لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی تو زمین نے
افروختہ ہوکر انتقام لینے کی نیت سے دیتون کی
چہوٹی بہن افواہ کو پیدا کیا گویا کہ افواہین غدر و شورش
پیچھے اٹہا کرتی ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سے
پہلے بھی کچھہ کم نہین اڑتی ہین خیر جو کچھہ ہی ہو مگر ورجل کا
یہ کہنا ٹہیک ہے کہ مفسدانہ شورہ و شر اور مفسدانہ

افواہون مین صرف اتنا ہی تفاوت ہے جتنا کہ
بھائی اور بہن یعنی نر و اور مادہ مین ہے اور
خاصکر جب یہ حالت ہو کہ سلطنت کے نہایت عمدہ
اور نہایت اطمینان بخش کام بھی تب غایت درجہ
کی رغبت سے ہی پیدا ہونی چاہئے بُری
سمجھے جائین اور انہیں برے دے کیا ہے یہ ایک بڑی
حسد کی دلیل ہے اور بقول ٹیسیٹس جس شخص کی نسبت
عام نفرت ہو اُسکے اچھے کام اُسکے برے کامون سے
کچھ کم اُسکی تباہی کا موجب نہین ہوتے گو یہ افواہین
فتنہ و فساد کی ہراول ہیں پر یہ ضرور نہین کہ انکا زیادہ
سختی کے ساتھ دبانا ہی فتنہ و فساد کا انسداد سمجھا
جائے۔ کئی بار انکی کھلی اُڑانی ہی انکی عمدہ روک ہوتی
ہے۔ اور اُن کو بند کرنے کی تگ و دو اُنکو محض ایک دیرپا عجوبہ
بناتی ہے نیز اُس قسم کی اطاعت ہی مشتبہ سمجھی جاتی ہے جسکا ٹیسیٹس ذکر
کرتا ہے کہ وہ اپنے کام پر تو حاضر تھے مگر اپنے افسرون کے احکام کی تعمیل کی نسبت جھگڑتے

زیادہ کرتے تھے۔ احکام و ہدایات کی نسبت حجت بازی
اور بہانہ جوئی اور عیب گیری کرنا گویا اطاعت سے
انحراف کرنا اور نافرمانی میں قدم دہرنا ہے اور خاصکر
اس حالت میں جبکہ اس قسم کے جس میں جو ہدائیت کے
لئے ہوں وہ خوف و ملائمت سے اور جو اسکے مخالف
ہوں وہ گستاخی و بیباکی سے پیش آئیں۔

نیز بقول میکیول جب بادشاہ کہ خلقت کے عام پاسبان
ہیں ڈھڑابان کی جانب داری اختیار کریں تو یہ
اُس کشتی کی مثال ہے جو ایک طرف زیادہ بوجھ
ڈالنے سے الٹ جاتی ہے جیسے کہ فرانس کے ہنری
سوم کے عہد میں ہوا۔ اُسنے پراٹسٹینٹ عیسائیوں
کی بیخ کنی کے واسطے جتھا باندھا مگر آخر وہ جتھا اُلٹا اُسی
پر پڑا جب شاہی اقتدار کسی ایک فریق کی تقویت کے
لئے کام میں لایا جائے اور لوگ رشتہ حکومت کی نسبت
زیادہ مضبوط اور رشتوں سے گتھے ہوں تو یہ گویا

بادشاہون کے لئے ادبار کی دلیل ہے[۵] نیز جب فساد
پہیل جائے – جوڑ توڑ ہونا کانا اور بد عملی جاری ہو تو یہ
اسبات کی علامت ہے کہ سلطنت کا رعب اٹھ گیا ہے
سلطنت مین لائق ارکین دولت کی چال ڈہال سیارون
کی حرکات کی طرح اعلے قوت محرکہ کے ماتحت رہنی چاہیئے
پرانے خیال کے مطابق تمام سیارون کو حرکت عظمے [illegible]
کے ساتھ چلاتی ہے[۶] اور وہ خود اپنی گردش مین آہستہ چلتے ہین

۵ جب کوئی بادشاہ اپنی رعایا کے مربی ہونیکی حیثیت سے عمل کرنیکی بجائے کسی فریق کا سرگروہ
بن جاتا ہے اور رعایا اسے ایک فریق کا سرغنہ سمجھتی ہے اور بادشاہت کا سرتاج نہین جانتی
اور ہر شخص کو بادشاہ کے مقابلہ مین اپنے درجے سے متعلق فرائض کے ادا کرنیکا زیادہ
شوق ہو تو شاہی منصب گویا ساقط ہو جاتا ہے ۔ مترجم ۔

۶ اعلی قوت یا اعلی اقتدار بادشاہ ہے اور اسکے ماتحت ارکین دولت کی حرکت
اطاعت امیز عجلت اور مستعدی کے ساتھ ہونی چاہئے اور جب وہ انکو اپنے
حلقہ مین انکو اپنے ارادے یا اختیار سے کارروائی کرنے دیتا ہے تو کم و بیش اسکے ساتھ چلیں مگر اپنے خیال کے موافق
سیارے اعلے قوت عاملہ کے ماتحت سرعت کے ساتھ گہومتے ہین لیکن انکی اپنی دور مین آہستہ ہوتی ہے مترجم

ہین - پس جب اعلی قومین اُنکی اپنی خاص رفتار مین ذرہ بھر
اور سیسلٹیس ایسی آزادی سے چلین کہ کشش ثقل
کے تابع نہ رہین تو یہ اسبات کی علامت ہے کہ اجرام فلکی
کا نظام بگڑ گیا ہے بادشاہون کی بزرگی و تعظیم خدا سے ہی
اور وہ اُسے جسوقت چاہے چہین سکتا ہے -

اسیطرح جب سلطنت کے چار رکنون مین سے اور
یہ مذہب - عدل شوا سے خزانہ ہین - کوئی ایک بھی
ہلیا دینے لرز جائے یا کمزور ہو جائے تو ضرور رفتہ ر
پیدا ہوگا - لیکن اب ہم ان غیب گوئیون کو چھوڑ کر
جو کچھ آگے آتا ہے اُس سے انکا حال اور زیادہ ظاہر
ہوگا اول غدر و بغاوت کے مواد اور دوم اُسکے
اسباب اور سوم اُسکے انسداد پر بحث کرتے ہین -

اول مادہ فساد پر خوب غور کرنی چاہیے - فساد کے انسداد
کا نہایت پختہ طریق (اسلئے جبکہ زمانہ کے موافق حال ہو) یہ
ہے کہ مواد فاسدہ کا اخراج کیا جائے کیونکہ اگر ہیزم کا

ہتیار موجود ہے تو یہ کہنا مشکل ہے کہ کہاں سے چنگاری
اٹھکر لگ جائیگی۔ مادہ فساد دو قسم کا ہے۔ زیادتی
افلاس اور زیادتی ناراضی و بے اطمینانی۔ یہ بات مشہور
ہے کہ جسقدر اہل افلاک کی تباہی ہوتی ہے اُسیقدر
لوگ انقلاب کے خواہان ہوتے ہین۔ ملکی غدر سے
پہلے روما کی جو حالت تھی اسے لوکن نے یون بیان
کیا ہے۔ سب جگہہ لوٹ مار غضب و سخت گیری فریب
و دغا۔ کذب و بہتان۔ اور بے غیرتی پہیل رہی تہی
اور بدنصیب روما ایسی پامال اور تنگ ہو رہی
تھی کہ ملکی غدر کے سوا اُسکے لئے کوئی چارہ نہین رہا تہا
جب لڑائی بہتون کے حق مین مفید ہو تو یہ ایک
پختہ اور ناطق دلیل اسبات کی ہے کہ ملک شورش
و فساد پر آمادہ ہے اگر خواص کا افلاس و درماندگی
عوام کی محتاجی و تنگ حالی کے ساتہہ گہٹ جائے تو جان
لو کہ ایک بہاری طوفان اٹھنے والا ہے۔ کیونکہ شکم کے

خلاف اعضا کا مفسدہ سب سے زیادہ برا ہے ملک — دوم
جدا راضی و بے اطمینانی ہے اسکی انتظام ملکی مین ویسی ہی
مثال ہے جیسی کہ انتظام جسمانی مین فاسد خلطون کی ہر
جو غیر طبعی حرارت کے اجتماع سے احتراق پکڑ جاتی ہین
کسی بادشاہ کو اس ناراضی کے خطرہ کا اندازہ اسحانت
سے نہین کرنا چاہئے کہ آیا وہ واجبی ہے یا غیر واجبی ہے
کیونکہ یہ گویا لوگون کو بہت بڑھکے معقول تصور کرنا
ہے حالانکہ انکو اکثر اپنے فایدہ کی بھی نہین سوجھتی
اور نہ اس سے کرنا چاہئے کہ جو رنجش و کدورت انکو فساد
پر آمادہ کرتی ہے وہ فی الواقع بھاری ہے یا ہلکی کیونکہ
وہ نہایت ہی خطرناک رنجشین ہین جنمین تخفیف کی نسبت

سلہ ایک مرتبہ شکم کے خلاف جسم کے اعضا نے مفسدہ کیا اور اسپر الزام
لگایا کہ یہ بیٹھا بیٹھا مفت کھاتا ہے اور ہم محنت و مشقت کرکے اسکی پرورش
کرتے ہین لیکن شکم نے انکی سادہ لوحی پر ہنسکر یہ کہا کہ اگرچہ کل غذا اول مجھ
ہی تک پہنچتی ہے مگر مین اسکو تیار کرکے کل اعضا کو پہنچاتا ہون مترجم

خوف کا زیادہ غلبہ ہے کسی حادثہ کی تلخی کی تو حد ہے
مگر خوف کی کوئی حد نہین ۔ اسکے علاوہ سخت ظلم نہین جن
باتون سے طبیعت کو اشتعال ہوتی ہے اُنکے ساتھہ ہی
ہمت بھی دب جاتی ہے مگر خوف مین یہ بات نہین ۔
ان ناراضیون یا رنجشون کے باب مین کسی فرمانروا یا رعیت
کو اسوجہ سے بھی مطمئن نہ رہنا چاہیے کہ وہ اکثر ہوئی ہین
اور مدتون رہی ہین اور پہر بھی کوئی حادثہ نہین ہوا
یہ سچ ہے کہ ہر ایک بخار یا دہوان کچھہ بادل نہین بن جاتا
مگر ساتھہ ہی یہ بھی سچ ہے کہ گو بڑے بڑے طوفان کئی
دفعہ یون ہی اُڑ جاتے ہین مگر آخر نازل بھی ہوتے ہین
اہل اسپین کے ہان ایک مثل ہے مضبوط رسہ آخیر مین

---

۱۵ مجہولات کا خوف وہم و قیاس نیز زیادہ تصرف رکھتا ہے - ایک دن
نپولین کے روبرو سوال ہوا کہ جو حادثات ابھی بطن ہی مین ہوتے ہین
اُنسے اکثر ان مصیبتون کی نسبت کیون زیادہ تکلیف پہنچتی ہے جو وقوع
مین آچکی ہون شہنشاہ نے جواب دیا کہ جو کچھہ پردہ غیب مین ہے اسکی قوت دل و دماغ پر زیادہ اثر کرتی ہے

ہلکے جھٹکے سے ٹوٹتا ہے۔

دوئم غدر و فساد کی وجہ اور اسباب یہ ہین
مذہب مین بدعت کھڑی کرنی - محصولات کی زیادتی
قانون اور رسم و رواج کا بدلنا - اتلاف حقوق - حاکم جبر و تعدی
- نالائق اور اجنبی شخصون کا عروج - قحط و گرانی
سپاہ کی بیدلی - ڈھیر دن کا زور شور اور ایسی ہی
لوگون کے ستانے والی اور باتین جو اُنکے غرض منتشر کی
مین ایکا کرنے اور گھٹ جانے کی باعث ہون -

سوم جو تدارک و انسداد ہے اسکی بعض عام
تدبیرین بھی ہین جنکا آگے ذکر کیا جائیگا مگر شفاے
کامل جب ہی ہوگی کہ خاص مرض کا خاص علاج ہو
اور یہ صلاح و مشورہ کا کام ہے اور کسی قاعدہ کا نہین -

اول تدارک یا انسداد یہ ہے کہ جسطرح ہو سکے بغاوت
کا مادہ تبراسواد خارج کیا جائے جسکا اوپر ذکر ہو لیا ہے
یعنی ملک کا افلاس و تنگدستی - اس مقصد کے حاصل

جنکے وسائل یہ ہین - کہ تجارت کا جاری کرنا اور ربیہ
پیدا بڑھا رکھنا - صنعت و دستکاری کو فروغ دینا -
سستی و کاہلی کو دفع کرنا - قوانین متعلقہ مصارف
کے نفاذ سے اسراف و افراط کا روکنا - زمین کا تعدد
اور اسکی حیثیت کا بڑہانا - نرخناموں کا انتظام رکھنا
محصول و خراج بواجبی مقرر کرنا - علی ہذا القیاس عموماً
اسبابت کا خیال یہ رکھنا چاہیے کہ ملک کی آبادی اور
خاصکر اُس حالت مین کہ لڑائی بھڑائی سے کم نہ ہو گئی ہو
ملک کے اس سرمایہ کی نسبت زیادہ نہو جسپر اُسکا گزارہ
ہو آبادی کا اندازہ صرف تعداد سے نہین کرنا چاہیے
کیونکہ جسطرح تھوڑی تعداد کا خرچ زیادہ اور کمائی
کم ہو تو وہ اپنی دولت و سرمایہ کو اُس بڑی تعداد کی
نسبت جلد تلف کر دیتی ہے جو خرچ کم اور فراہم زیادہ کرتی
ہے اسلیئے اگر طبقہ امرا اور رؤسا علی طبقے عوام کے مقابلہ مین
اندازہ سے زیادہ بڑھ جائین تو ملک بہت جلد افلاس

پہیا جاتا ہے خادمان دین اور مذہبی پیشواؤن کی کثرت کا بہی یہی نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ اُنسے ملک کی دولت و سرمایہ مین کچھہ مدد نہین پہنچتی - اسیطرح جبکہ اہل علم و کمال کی ایسی کثرت ہو کہ اُنکے لیے معقول جگہین مہیا نہوسکین تو جب بہی یہی حال ہوتا ہے -

یہ بہی واضح رہے کہ جہانتک کہ کسی ملک کی ترقی کسی غیر ملک سے وابستہ ہے (کیونکہ جو کچھہ ایک جگہہ پیدا کیا جاتا ہے وہ دوسری جگہہ خرچ ہوتا ہے) تین چیزین ایسی ہین جو ایک قوم دوسری قوم کے ہاتہہ منتقل کرتی ہے یعنی قدرتی پیداوار - صنعت و دستکاری - باربرداری اگر یہ تینون دیکر چلتے رہین تو بہار کے ٹہاٹہہ کی طرح ملک پر دولت کا جوبن لہرین مارنے لگتا ہے - کبہی دفعہ صنعت و دستکاری اور محنت و باربرداری خود چیزون سے زیادہ مالیت کی ہوتی ہے اور زیادہ دولت بڑہاتی ہے جیسے کہ ممالک ذیرین مین دیکہا

جاتا ہے جہان سب سے عمدہ کانین[۱] سطح زمین پر موجود ہین سب بیکار ضرورت ہوگی ایسی معقول تدبیر کیجاے جس سے ملک کا روپیہ و دولت صرف چند شخصون کے ہاتھہ مین جمع ہونے پاے ورنہ ممکن ہے کہ سرمایہ کثیر کی موجودگی مین بھی ملک پر فاقہ کشی کی نوبت پہنچے۔ روپیہ مثل کہات کے ہے۔ اگر پھیلایا نہ جاے تو کچھہ کام نہین دیتا۔ یہ خاصکر یون ہوسکتا ہے کہ ناجایز سودخوری اور تہوک داری اور جبرا لگا ہون اور جنگلون کی چک بندی اور ایسی ہی اور گرچ کہاؤ تجارتون کو روکا جاے یا اقل درجہ اُنپر دباؤ رکہا جاے۔

اب ناراضی و رنجش یا اقل درجہ اُسکا خطرہ ہٹانے کی تدبیر بتائی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر ملک مین دو قسم کی رعایا ہوتی ہے۔ خواص اور عوام۔ انمین سے جبتک طبقہ ناراض ہو تو کچھہ بڑا خطرہ نہین ہوتا کیونکہ اگر

---

[۱] عمدہ جہاز دکارخانے و نہرین وغیرہ::

خواص کی انگیخت نہو تو عوام کی رفتار ڈھیلی ہوتی ہے
اور اگر عوام خود بخود ہی جنبش کرنے پر مائل و آمادہ ہوں
تو خواص کی جمعیت کم ہوتی ہے پس خطرہ جب ہی ہے
کہ جب خواص صرف عوام کے بھڑکانے کی تاک میں
لگے ہوں کہ اُسوقت اُنکے کھل کھیلنے کا احتمال ہوتا ہے
ایک شاعرانہ مضحکہ ہے کہ جوپیٹر کو باقی دیوتاؤں نے قید کرنا
چاہا تھا اور اُسنے یہ سنکر پالیس کی صلاح سے سو ہاتھ
والے برائیریئس کو اپنی مدد کے واسطے بلوا لیا ۔
یہ ایسے تشبیہ اس امر کی دلیل ہے کہ بادشاہوں کے لئے
عوام کے دل میں اپنا اخلاص بٹھانا سلامتی کا موجب
ہے ۔

لوگوں کو اپنی رنجش و کاوش اور کدورت و ناراضی
کا بخار نکالنے کے لئے اگر ایسا نہو کہ یہ بخار تمرد یا شیخی
کا جھگڑا بنکر نکلے واجبی آزادی بخشنی عین مصلحت
ہے کیونکہ اگر مواد فاسد کو روکا یا دبایا جاتے اور زخم

کا منہ اندر کی طرف کر دیا جاے تو فاسد ناسور دن
اور خطرناک قرحون کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے
نا راضیون کی صورت مین جو کام ایپیمتھیس[1] نے کیا وہ
اگر پرامیتھیس کرتا تو اُسکے لئے بھی موزون ہوتا کیونکہ
اُسکے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے۔ جب آفتین
اور بلائین باہر نکل پڑین تو ایپیمتھیس نے آخرکار ڈھکنا
بند کر دیا اور امید کو صندوقچے کی پیندی مین رکھا۔ درحقیقت

[1] پرامیتھیس نے بہشت سے آگ چرائی۔ جوپیٹر نے اس جرم کی سزا دینے کے لئے
ایک مٹی کی عورت بنائی اور اُسکو ایک صندوقچہ دیکر اُسکے پاس بھیجا۔ پرامیتھیس نے اُسکو کہولا
اور نا منظور کیا پھر وہ اُسکو ایپیمتھیس کے پاس لیگئی۔ ایپیمتھیس نے اُسے کہولا اور
اُسمین سے ہزارون بلائین نکل پڑین۔ اُسنے وقت پر ڈھکنا بند کر دیا تاکہ امید
اُسکے اندر رہے

ایپیمتھیس کوتاہ اندیشی کا اور اُسکا بھائی پرامیتھیس احتیاط و دانائی
کا نمونہ سروپ ہے۔ یہان یہ مراد ہے کہ کوتاہ اندیش ایپیمتھیس نے اس
موقع پر ایسی دانائی کے ساتھ عمل کیا جو پرامیتھیس کا حصہ تھا یا ان حال تھی

عیاری و حکمت عملی سے اسیدون کو اپنا اور اسید نین کو اپنا

اسیدون کے ہمکر مین رکہنا لوگون کی ناراضی کی زہر کا ایک نہایت

مجرب نسخہ ہے کسی گورنمنٹ کی دانائی و خوش تدبیری

کی ایک محکم دلیل یہہ ہے کہ وہ لوگون کے دلون کو اگر رضا

جوئی سے کام نہ نکل سکے تو اسیدون کے جال سے تسخیر

کر سکے اور اپنے تعلقات کا انتظام ایسے ڈہچ پر چلا سکے

کہ اگر کوئی آفت و قہر بھی ٹوٹ پڑے تو امید کا کوئی

نہ کوئی راستہ کہلا ہے - یہہ بات کچھہ مشکل نہین اسلیے

کہ منفرد اشخاص اور ملکی جتھے دو تو جہوٹی امیدون پہ

بیچ جایا کرتے ہین اور اقل درجہ مہو ہو جانے پہی تشفی پکہا لیا

کرتے ہین -

ہیر اسپانٹ کا تدارک و پیشبندی ہی ایک نام لیا ہین

برجستہ تدبیر ہے کہ کوئی ایسا مہو ہنا اور لائق سرغنہ

پیشقدمی نہ کر سکے جسکے ماتحت مخالفین جمع ہو کر اپنا گروہ بنا سکین

میرے نزدیک ایسے لائق سرغنہ کی تعریف یہہ ہے - وہ حسا

عزت و شہرت ہو - فریق مخالف اُسپر اعتبار رکھتا ہو اور
اُسے اپنا سہارا جانتا ہو - وہ خود بھی سلطنت کا
مخالف سمجھا جاتا ہو - اس قسم کے شخصون کو یا تو قابو
کرکے اپنا بنا لینا چاہیے کہ دل سے سلطنت کے دوست اور
خیرخواہ ہو جائین یا اُسی فریق کے کسی اور ایسے شخص سے بڑا
دینا چاہیے جو انکا متعرض ہو سکے تاکہ وہ شہرت و قوت
بٹ جائے سلطنت کے مخالف تمام جتھون اور ایکون
کا توڑنا اور متفرق کرنا اور اُنکے درمیان نفاق ڈالنا
یا قلل و رعبِ بے اعتباری پیدا کرنا عموماً کچھہ بُری تدبیر نہین
ہے کیونکہ یہہ ایک بڑی نازک حالت ہے کہ سلطنت کے
ہواخواہون مین تو پھوٹ اور بگاڑ اور اسکے مخالفین
مین اتحاد و یکدلی ہو -
دیکھا جاتا ہے کہ بادشاہون کے مُنہ سے جو بعض طعن آمیز
اور دلخراش کلمے نکلے ہین اُنسے بڑے بڑے فساد پیدا
ہوئے ہین - قیصر نے اس تقریر سے اپنا سخت نقصان کیا

علمیت کے نہ ہونے سے مہیلا حکمرانی نہین کر سکتا۔ اِس
سے لوگون کی یہ امید قطعاً ٹوٹ گئی کہ وہ ایک نہ ایک دن
حکومت سے دست بردار ہوگا۔ کیپا کو ان کلمات نے بتا دیا
"دیدینے سپاہیون کو اُجرت پر رکھا ہے کچھ مول نہین لیا"۔ اِس سے
سپاہیون کو انعام کی امید نرہی پھر بعض کو ان الفاظ سے
صدمہ پہنچا۔ "اگر مین زندہ رہا تو سلطنت کو آئندہ سپاہ کی
حاجت نہین رہے گی"۔ یہ سپاہیون کے لئے ہوس یاس
اور ناامیدی کے کلمات تھے۔ علی ہذا القیاس ایسی ہی اور بہت
سی مثالین موجود ہین۔ درحقیقت بادشاہون کو نازک
معاملات اور خطرناک وقتون مین اس بات کا ضرور خیال کرنا
چاہئے کہ اُن کے مُنہ سے کیا نکلتا ہے اور خاصکر اُن مختصر
تقریرون مین جو ملک مین اثر کر پھیل جاتی ہین اور اُن کے
دلی منصوبون کی پر اول سمجھی جاتی ہین۔ جو لمبی چوڑی تقریرین
ہین وہ نوک جھوک سے مقرا ہوتی ہین اور اُن کا چندان
خیال نہین کیا جاتا۔

اغیر مین شورش و فساد کا شروع ہی مین سر کچلنا چاہئے
اور اس غرض سے بادشاہون کو ہر موقع کے لئے کوئی ایک یا
زیادہ ذی رتبہ اور جنگ آزما شخص اپنی مصاحبت مین رکھنے
چاہئین ورنہ بغاوت کے سر اُٹھاتے ہی وہاں مین اندازہ سے
زیادہ ہل چل پڑ جاتی ہے اور ملک مین وہ فتور کھڑا ہو جاتا ہے
جس کا ٹیسیٹس نے ذکر کیا ہے "عام رائے کی یہ کیفیت تھی
کہ جرائم کبیرہ کے ارتکاب کرنے والے کم اور اعانت کرنے والے
زیادہ اور چپ چاپ برداشت کرنے والے سب تھے" لیکن
یہ ضرور ہے کہ ایسے جنگ آزما شخص معتبر اور نامور ہون۔
صرف غرّانے والے اور ہر دلعزیز نہون۔ یہ بھی ہو کہ ملک کے
اندر بڑے بڑے آدمیون کے ساتھ اُن کی اچھی راہ و رسم ہو
ورنہ علاج بیماری سے بڑھ کر مضر ہوگا ؛؛

۱۶- دہریت

ہین سارے جہوٹے قصے کہانیون اور اعتقادی ڈہکوسلون
کو صحیح مان لون- پر یہ کبہی نہ مانون کہ اس سلسلہ کائنات کا
کوئی ناظم نہین - خدا نے دہریون کو اپنی ہستی کا یقین دلانیکی
لئے کبہی معجزے نہین دکہائے کیونکہ یہ بات اُس کے معمولی
کامون سے حاصل ہوتی ہے- یہ سچ ہے کہ فلسفہ کا سرسری
علم دل کو الحاد کی طرف مائل کرتا ہے لیکن کامل فلسفہ مذہب کا
معراج ہے- وجہ یہ ہے کہ جب انسان اسباب مجازی کو بکہرا
ہوا دیکہتا ہے تو کبہی کبہی اُنہی پہ ٹہیر جاتا ہے اور اُسے آگے نہین بڑہتا
لیکن جب اُن کی جامعیت و وابستگی اور ضبط و ربط پر نظر
دوڑاتا ہے تو دل خواہی نخواہی صانع ذو الجلال کی طرف پرواز
کرتا ہے- سچ پوچہو تو جن حکما پر لامذہبی کا زیادہ الزام لگایا جاتا ہے

اور یہ لیوسیپس و ڈیموکریٹس و اپیکیورس[۱] ہمیں انہی کے قولوں سے مذہب کی زیادہ تصدیق ہوتی ہے کیونکہ یہ کہنا کہ چار تغیر پذیر عنصر اور ایک غیر متغیر جوہر ازل سے قرینہ کے گتھے ہوئے چلے آتے ہیں اور کسی خدا کے محتاج نہیں۔ اس سے ہزار درجہ قرین عقل ہے کہ بیشمار چھوٹے چھوٹے بے قیام اور بے سہارا ذرات یا مادی افراد نے ملکر یہ سب نظم و ترتیب اور نقشبندی کر لی اور کسی علیم نقشبند کی ضرورت نہ پڑی[۲]۔ کتاب

---

[۱] یہ دنیا کا وجود مادی ذرات کے اتفاقی تصادم یا اجتماع کا نتیجہ مانتے ہیں۔

[۲] افلاطون کے نزدیک دنیا اربعہ عناصر سے بنی ہے اور ان تغیر پذیر عنصروں کو ایک غیر متغیر جوہر چلاتا ہے جو خود ذات الہی نہیں بلکہ حکمت الہی ہے۔ ایسی صورت میں اگر افلاطون کے مذہب میں کسی اعلیٰ قوت منتظمہ کی ضرورت ہے تو مادہ پرست حکماء کا یہ عقیدہ کہ دنیا منفرد و متفرق مادی اجزا کے خود بخود ملنے سے بنی ہے کسی صانع کے وجود کی ضرورت کو اور بھی زیادہ قطعی طور پر ثابت کرتا ہے۔

مترجم

مقدس مین لکھا ہے کہ بیوقوف اپنے دل مین کہتا ہے کہ
خدا نہین - یہ نہین لکھا کہ اپنے دل مین سمجھتا ہے یعنے جو کچھ
جی کو بہاتا ہے زبان سے کہتا ہے - یہ نہین کہ اسپر پورا پورا
یقین کرتا ہے یا کرایا جا سکتا ہے - بات یہ ہے کہ خدا کی ہستی سے
وہی لوگ انکار کرتے ہین جن کا انکار مین فائدہ ہے - دہریت
پن زبان پر ہوتا ہے - دل مین کم ہوتا ہے - اس کا بڑا ثبوت
یہ ہے کہ دہرئے ہمیشہ اپنے عقیدہ کو بطور رائے کے ظاہر کرتے
ہین گویا کہ دل مین اپنے انکار کو کمزور جانتے ہین اور کو دوسرون
کی رائے کا سہارا ڈھونڈتے ہین - بلکہ دہرئے بھی اَور فرقونکی
طرح چیلے مونڈنے مین جدوجہد کرتے ہین اور سب سے
بڑھکر یہ بات ہے کہ ان مین ایسے ہی ہوتے ہین جو دہریہ
پن کے واسطے تکلیف اُٹھاتے ہین اور اُس سے انکار نہین
کرتے - اگر اُن کے نزدیک حقیقت مین کوئی خدا نہین تو پھر
وہ کیون ناحق رنج مین اُلجھتے ہین - اپیکیورس پر الزام
لگاتے ہین کہ وہ اپنا وقر رکہنے کے واسطے محض ریاکاری اور

زمانہ سازی سے ایسے نفوس قدسیہ کو نا فہما تھا جو دنیا کے انتظام سے تعلق نہین رکھتے اور اپنی ذات مین محظوظ ہین ورنہ وہ دل سے خدا کی ہستی کا قائل نہین تھا۔ درحقیقت یہ تہمت ہے۔ اُس کے کلام سے تو تکبیر و نفریا ثبت ہوگئی ہے۔ لئے عوام کے دیوتاؤن سے منکر ہونا کفر نہین بلکہ عوام کے خیالات کو دیوتاؤن سے منسوب کرنا کفر ہے۔ افلاطون اس سے ہمکر کیا کہہ سکتا تھا اور گو وہ انتظام کائنات سے منکر تھا مگر فطرت سے انکار نہین کرسکتا۔ مغرب کی وحشی قومون کے ہان اُن کے اپنے دیوتاؤن کے نام موجود ہین گو خدا کے لئے کوئی نام نہین۔ گویا کہ بُت پرستون مین مشتری و مریخ وغیرہ کے لئے تو الفاظ ہین پر رب العالمین کے لئے کوئی لفظ نہین۔ اس سے ثابت ہے کہ اُن وحشی قومون کے دل مین بھی خدا کا خیال موجود ہے گو جیسا کہ چاہئے وسعت و صحت کے ساتھ نہین۔ پس وحشیون سے لیکر نہایت باریک بین حکما تک سب ہی دہریہ پن کے خلاف

رطب اللسان ہین۔ دہریہ صاحب فکر کم ہوتا ہے۔ شاید
ڈامگیر اذ اور مانٹین اور لوشن اور چند اور ہوئے ہین
اور یہ بھی جیسے تھے اُس سے بڑھکر نظر آتے ہین۔ وجہ یہ ہے
کہ جو لوگ کسی مذہب مسلمہ یا جھوٹے مذہب پر اعتراض کرتے
ہین اُنپر فریق مخالف الحاد کا الزام لگاتے ہین لیکن سچ
پوچھو تو بڑے ملحد ریاکار ہین یا جو دینیات مین ہمیشہ دخل دیتے
رہتے ہین لیکن اُن کی نسبت دلی تعظیم نہین رکھتے۔ پس وہ

لہ سسرو کا قول ہے کہ انسان مین اس سے بڑھکر اور کیا گستاخی
اور حماقت ہوگی کہ اپنی ذات کو صاحب ادراک اور کل کائنات کو ادراک سے
بے بہرہ سمجھے یا جن چیزون کی ماہیت کو وہ اپنی عقل کا سارا زور
لگاکر بھی نہین پہنچ سکتا اُن کی جنبش و انتظام کی نسبت یہ تصور
کرلے کہ وہ یون ہی بے سبب ہے۔ لوک کا قول ہے
کہ محض غیر مدرک مادہ سے ایک علیم اور مدرک وجود کا
پیدا ہونا ایسا ہی محال ہے جیسے کہ عدم کا خود بخود مادہ کو
پیدا کرلینا*

اخیر مین ضرور اپنی شرارت کی سزا پائین گے - دہریہ پن کے اسباب یہ ہین - اول مذہبی تفرقین بشرطیکہ بہت سی ہون کیونکہ کسی ایک بڑی تفریق سے تو دونون طرف سرگرمی بڑہتی ہے لیکن بہت تفریقون سے دہریہ پن پیدا ہوتا ہے - دوم خادمان دین کی بدچلنی جبکہ اُس حد تک پہنچ جائے جس کا ذکر سینٹ برنارڈ نے کیا ہے " اب ہم یہ نہین کہہ سکتے جیسے لوگ ویسے خادمان دین کیونکہ اب لوگ ایسے برے نہین جیسے کہ خادمان دین ہین " سوم دینیات مین ملحدانہ تمسخر وطنز بازی کا برتاو جس سے رفتہ رفتہ مذہب کا ادب جاتا رہتا ہے - چہارم - علم وعقل کی ترقی کے زمانے اور خاصکر جبکہ امن وامان اور خوشحالی بہی ساتھ ہو - کیونکہ مصیبت وافلاس مین انسان کا دل مذہب کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے - فی الواقع خدا سے انکار کرنا فضیلت انسانی کو غارت کرنا ہے - کیونکہ جسم کے لحاظ سے انسان حیوانات کا ہمجنس ہے اور اگر روح کے اعتبار سے خدا کا ہمجنس نہین تو

لہ جبکہ لوگ علم الہیات کے دقایق کی چہان بین مین پڑجاتے ہین ۱۲

وہ ایک گروہ درا دگمنی شے ہے اسی طرح دہریت مین عالی ہمتی اِ
حارت کرتا ہے اور نفس انسانی کی ترقی کو روکتا ہے - ایسے
کتے کی مثال مین دیکھو کہ جب وہ انسان کی پناہ مین ہوتا ہے
اور اس کے لیے انسان بجائے خدا ہے یا یون کہین کہ
جنس مین افضل ہے) تو کیسی خوش ہمتی اور اُمنگ دکھاتا ہے
اور ظاہر ہے یہ اُمنگ اسی باعث سے ہے کہ وہ انسان کو
اپنے سے افضل جانتا ہے ورنہ کبھی نہوتی - اسی طرح جب
انسان حمایت وعنایت الٰہی کا آسرا لیتا ہے اور اُسپر اعتقاد
رکھتا ہے تو اُسے وہ زور و ایمان حاصل ہوتا ہے جو خود بخود
نہین ہو سکتا - پس دہریت جیسے اَور سب باتون مین قابل
نفرین ہے ایسا ہی اس جہت سے بھی ہے کہ وہ انسان کو استقلال کے
اُن وسائل سے محروم کرتا ہے جن سے وہ بشریت کی لغزشون
سے چھوٹ سکتا ہے - یہ کیفیت جیسے منفرد شخصون پر طاری ہوتی
ہے ویسی ہی قومون پر بھی ہوتی ہے - دہریت کے برابر کبھی
کسی سلطنت کو عروج نہین ہوا اور اُسکی کیفیت سسرو نے

یون لکھی ہے "اے بزرگان سینٹ ہم جس قدر چاہین اپنی تعریف کرین پر کچھ یہ نہین کہ ہم نے اہل سپین کو اپنی کثرت تعداد سے یا اہل گال کو اپنی قوت جسمانی سے یا اہل کارتھیج کو اپنی عیاری سے یا اہل یونان کو اپنی تدبیر و ہنر سے یا انجیر مین اہل اطالیہ و لاطین کو اپنی طبعی خوش تمیزی سے فتح کیا ہے بلکہ ہم نے سب قومون اور خیلون کو اپنی خدا ترسی اور اپنے مذہب اور اس خوش اعتقادی کے زور سے مطیع کیا ہے کہ سب چیزون پر اور سب جگہ غیر فانی لازوال دیوتاؤن کا عمل دخل ہے اور انہی کی محافظت و انتظام ہے"۔

۱۷- ایمان باطل

خدا کا مطلق اعتقاد نہونا ایسے اعتقاد سے بہتر ہے جو اُس کے شان کے لائق نہو کیونکہ ایک کفر ہے۔ دوسرا دشنام وہی حقیقت مین ایمان باطل خدا کی توہین ہے۔

اسباب مین پلوٹارک نے کیا خوب کہا ہے
اگر لوگ یہ کہین کہ کوئی پلوٹارک دنیا مین
موجود نہین تو چندان مضائقہ نہین پر اگر
وہ یہ کہین کہ پلوٹارک ایک ایسا شخص ہے جو
اپنے بچون کو پیدا ہوتے ہی کہا جاتا ہے
(جیسے کہ شاعرون نے زحل کی بابت کہا ہے) تو یہ
ہرگز گوارا نہین۔ جیسے خدا کی توہین سخت بری
ہے ویسے ہی انسان کے لئے خطرہ سخت برا ہے
دہریہ پن مین عقل وتمیز۔ حکمت وادب۔ طبعی
ہمدردی۔ قانون کا پاس۔ عزت کا خیال یہ
سب باقین بنی رہتی ہین اور ظاہری تہذیب
وصلاحیت کی کفیل ہوتی ہین گو مذہب کا دخل
نہ ہو لیکن ایمان باطل ان سب کو بیدخل کر کے لوگون کے
دلون مین ایک تسلط مطلق جما لیتا ہے دہریہ پن سے
کبھی سلطنتون مین خلل نہین آیا۔ کیونکہ اسی حال کی آسائش

سے غرض ہے - عاقبت کے ثواب سے کچھہ سروکار نہین
یہہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جن زمانون کا میلان دہریت
کی طرف ہوتا ہے وہ تہذیب اور امن وامان کے زمانے
ہوتے ہین جیسے کہ آگسٹس قیصر کا زمانہ تہا لیکن ایمان
باطل کئی ملکون پر آفت لایا - وہ ایک نئی حرکت عظمی
پیدا کرتا ہے جو تمام نظام ملکی کو ملیا میٹ کر ڈالتی ہی - ایمان
باطل کے پیشوا عام لوگ ہوتے ہین - جہان ایمان باطل
ہے وہان عقلمندون کو بیوقوفون کی پیروی کرنی پڑتی
ہے رسومات کو دلایل سے قایم کرنیکی بجاے رسومات
کی تائید مین دلائل پیدا کیجاتی ہین - ٹرنٹ[۱] کی کونسل مین
جہان علماء الہیات کے مسائل کا تذکرہ ہو رہا تہا بعض مجتہدین نے متانت
کے ساتھہ یہ کہا کہ علماء الہیات مثل اُن مہندسون کے ہین جنہون نے عجائبات
فلکی کا سلسلہ جمانیکو واسطے طرح طرح کے متغایر المرکز اور متفق المرکز دایرے اور دیگر
بے ڈہنگی باتین بنا لیتے ہین اگرچہ فرض کر لیتے ہین گو وہ جانتے ہین کہ انکا کچھہ وجود نہین ہے ایسے ہی علماء

[۱] جرمنی کے ایک شہر مین چرچ روم کی اصلاح کے لئے قایم ہوئی تہی -

الہیات نے شرعی رسومات کے قایم رکھنے کے لئے کئی طرح کے نازک اور پیچیدہ مسائل اور اصول گھڑ لئے ہین۔ ایمان باطل کے اسباب یہ ہین۔ لجھاونی رسمیات اور ظاہری تکلفات۔ ظاہری اور نمائشی پارسائی کا غلبہ۔ روایتون کی بے اندازہ تعظیم۔ اور یہ شریعت پر محض بوجھ لادنا ہے مجتہدین کی سوبہ بازی اُن کی اپنی سربلندی اور رفاہیہ کے لئے۔ نیک نیتی کی بے اندازہ پاسداری[1]۔ اور یہ نخوت و انانیت اور بدعت و اختراع کا اُبھارنا ہے۔ مذہبی باتون مین دنیاوی باتون کا ٹھونسنا۔ اور یہ محض متباین خیالات کا خلط ملط کرنا ہے۔ اخیر مین جہالت کے زمانے اور خاصکر وہ جن مین مصیبت و ادبار ہی لاحق ہو۔ ایمان باطل بے نقاب ایک بدصورت شے ہے اور جیسے بندر کو انسان کے ساتھ ملانا اُس کی بدصورتی کو بڑہاتا ہے ایسے ہی ایمان باطل کو سچے مذہب کے ساتھ ملانا اُسکی

---

[1] نیک نیتی کو غلط رائے کا جائز عذر ٹھیرانا ۱۲ مترجم

بصورتی کو دوبالا کرنا ہے۔ جیسے خوشگوار شفا بخش گوشت
سڑکر چھوٹے چھوٹے کیڑے بن جاتا ہے۔ ایسا ہی عمدہ ضابطے
اور قاعدے بگڑکر چھوٹی چھوٹی متعدد رسمیات بن جاتے ہین
ایمان باطل کے ترک کرنے مین ایک اور ایمان باطل
پیدا ہوتا ہے جبکہ لوگ پہلے سے قبول کئے ہوئے ایمان باطل کے
بکقلم چھوڑدینے پہ آمادہ ہون[۱] ۔ اس لئے اس باب مین
احتیاط لازم ہے کہ مواد فاسدہ کے ساتھ مواد صالحہ کا
اخراج بھی نہو جائے۔ جیسے کہ خراب مسہل کی صورت
مین ہوتا ہے اور یہ عموماً اُس وقت ہوتا ہے جبکہ اصلاح
کا کام عام لوگون کے ہاتھ ہو۔

---

[۱] جو سرگرمی و جوش کی افراط سے غلط چال چلتے ہین وہ
فی الواقع تعریف کے قابل نہین مگر محبت کے قابل ضرور ہین مترجم

۱۸ سیر و سیاحت

سفر نوجوانون کے لئے تعلیم کا جزو اور بڑون کے لئے تجربہ کا جزو ہے[51]۔ جو شخص کسی ملک مین وہان کی کچھ بولی سیکھے بغیر سفر کرتا ہے وہ گویا مکتب مین جاتا ہے سفر کرنے نہین جاتا۔ میرے نزدیک نوجوانون کا کسی ملک مین کسی ایسے اتالیق یا سنجیدہ نوکر کے ساتھ سفر کرنا اچھا ہے جو اس ملک کی زبان سے واقف ہو اور پہلے بھی وہان کی سیر کر آیا ہو تاکہ وہ انکو جو چیزین ملک مین دیکھنے کے قابل ہون اور جن شخصون سے ملاقات کرنی مناسب ہے اور جو عقلی یا اخلاقی سبق وہان سے مل سکتے ہون وہ سب بتا سکے ورنہ ٹوپی چڑھائے ہوئے باز کی طرح جاتا ہے جس سے ادہر ادہر دیکھنا کم نصیب

۵۱ نوجوانون سے اسلئے سفر کرایا جاتا ہے کہ انکو آدمیون اور انکی اوضاع و اطوار کا علم حاصل ہو۔ بڑے اسلئے سفر کرتے ہین کہ اپنی معلومات کو نئی معلومات کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اپنے تجربہ کی تکمیل کرین۔

ہوتا ہے عجب بات ہے کہ سمندری سفروں میں تو جہاں
آسمان اور سمندر کے سوا اور کچھہ نظر نہیں آتا روزنامچے
رکھے جاتے ہیں اور خشکی کے سفروں میں جہاں بہت کچھہ
دیکھنے کو ہے اُن کی عموماً کچھہ پروا نہیں کیجاتی گویا کہ
باقاعدہ مشاہدات کی نسبت اتفاقی حادثات کا قلمبند کرنا
زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے[1]۔ دیکھنے اور مشاہدہ کرنے
کے قابل یہ چیزیں ہیں۔ بادشاہوں کے دربار اور خاص کر
سفیروں کی باریابی کے وقت۔ عدالتوں کے اجلاس جبکہ وہ
مقدمات کی سماعت کر رہی ہوں اور ایسا ہی دینی عدالتوں
کے اجلاس۔ گرجا گھر اور خانقاہیں اور منبر یادگاریں جہاں کہیں
موجود ہوں۔ شہروں اور قصبوں کی دیواریں اور فصیلیں
بندرگاہیں اور جہازوں کی گودیاں پرانی عمارتیں
اور کھنڈرات۔ کتب خانے۔ کالج۔ علمی مباحثے اور تقریریں

---

۱ گویا انسانوں اور اُنکے اوضاع و اطوار کے مشاہدہ کی نسبت
موسمی حالات وغیرہ کا لکھنا زیادہ مناسب تصور کیا جاتا ہے۔

بہان ہون - جہازون کی جمعیت اور بحری طاقت - سرکاری
مکانات و باغات اور تفرج گاہین جو بڑے شہرون کے
متصل ہون - سلاح خانے - توپخانے - گودام گھر - تجارت
کی منڈیان - کوٹھیان - مالخانے - فن سواری کے کرتب
سیف بازی - سپاہیون کی قواعد وغیرہ - ناٹک جن مین
شائستہ قسم کے لوگ شامل ہوتے ہون - جواہر خانے -
توشہ خانے - شیش محل - نفائس ونادرات علیٰ ہذالقیاس
جہان جہان جائین وہان کے عجائبات - اُن سب کا حال
اتالیقون یا ملازمون کو خبرداری کے ساتھ دریافت کرنا چاہئے
جو دھوم دھام کے جلوس - ناٹک و سوانگ - دعوتی جلسے
شادی کے جشن - ماتمی رسمیات - احکام قصاص کی تعمیلین
اور ایسی ہی اور نمائشین ہین اُن کی طرف توجہ دلانی
کچھ ضرور نہین مگر اُن کو بھی بالکل نظر انداز نہین کرنا چاہئے
اگر یہ چاہتے ہو کہ کوئی نوجوان اپنے سفر کی معلومات کو اختصار
کے ساتھ ضبط کر سکے اور تھوڑے عرصہ مین زیادہ فائدہ

اٹھا سکے تو اُس کے لئے جیسے کہ اوپر ذکر ہوا ضرور ہے کہ
پہلے جہان جانا ہو وہان کی زبان مین کسی قدر مہارت
پیدا کرلے اور پھر یہ کہ اُس کے ساتھ کوئی ایسا نوکر یا
اتالیق ہو جو ملک کے حالات سے واقف ہو۔ جس ملک
کا سفر پیش نہاد ہو اُس کے کوائف کا کوئی نقشہ یا کتاب
ساتھ رکھے اور یہ اُس کے لئے معلومات حاصل کرنے کا
ایک عمدہ ذریعہ ہوگا۔ ایک روزنامچہ بھی رکھے۔ کسی ایک
شہر یا قصبہ مین بہت مدت نہ ٹھیرے۔ اُس جگہ کی حیثیت
کے موافق کم و بیش قیام کرلے پر بہت عرصہ نہین۔ ایام
قیام مین اپنی سکونت اِدھر اُدھر بدلتا رہے اور یہ واقفیت
پیدا کرنیکا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ اپنے ہموطنون کی صحبت سے
علیحدہ رہے اور ایسی جگہون مین کھانا کھائے جہان اُس
قوم کے اچھے آدمیون کی صحبت میسر ہو جس مین وہ سفر کرتا
ہو۔ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ روانہ ہو تو جہان جانا
ہو وہان کے رہنے والے کسی لائق آدمی کے نام سفارش

ل کرے تاکہ ان چیزون کا دیکھنا یا جاننا منظور
ہو اُنکی نسبت اُسکی مدد لے سکے - اس سے سفر مختصر
اور فائدہ زیادہ ہو سکتا ہے - سفر مین جو ملاقاتین
پیدا کرنی ضرور ہین اُنمین سب سے زیادہ مفید وزیرون
اور سفیرون کے کارکن آدمیون کی ملاقات ہے کیونکہ
اس سے ایک مُلک کے سفر مین کئی ملکون کا تجربہ اخذ ہو سکتا
ہے - سب قسم کے ایسے نامی آدمیون سے بھی میل جول اور ملاقات
کرے جو غیر ملکون مین بڑی شہرت رکھتے ہون تاکہ معلوم ہو
کہ اُنکا خانگی رویہ اُنکی عام شہرت کے ساتھہ کسقدر مطابقت
رکھتا ہے - جھگڑون بکھیڑون سے احتیاط و تمیز کے ساتھہ اجتناب
کرے وہ عموماً عورتون اور دوستکامی کے تکلفانہ
اور نشست کی تقدیم و تاخیر اور طعن و تشنیع کے سبب
پیدا ہوتے ہین غصیلے اور جھگڑالو آدمیون کی صحبت سے
بچکر رہے ورنہ وہ اُسے اپنے گورکھہ دہندون مین پھنسا
لینگے جب گھر واپس آئے تو جن ملکون مین سفر کیا ہو -

ان سے بالکل قطع تعلق نہ کردے بلکہ اسکو سفر کے ملانا چاہئے جو زیادہ لایق ہوں انکے ساتھہ خطوط کے ذریعہ سے راہ و رسم قایم رکھے۔ اسکی سیر و سیاحت اسکی کلام سے ظاہر ہو اور اسکی لباس یا طور و طریق سے نہو۔ گفتگو مین سوال کا جواب متانت کے ساتھہ دے اور قصے کہانیان نے بیٹھے۔ اپنی دیسی طرز و وضع کو چھوڑ کر غیر جگھہ کا رنگ ڈھنگ اختیار نہ کرے بلکہ جو کچھہ سفر مین سیکھا ہے اوسمین سے صرف بعض اچھی باتین چھانٹ کر اپنے ملک کی رسم و رواج مین داخل کرے۔

۱۹ - بادشاہت

جب خواہشین کم اور خطرے زیادہ ہون تو دل ٹھہرا رہتا ہے اور یہ عموماً بادشاہون کی حالت ہے۔ انکین رفعت و عظمت کے سبب زیادہ خواہش کم ہوتا ہے

اُن کا دل نیم مردہ رہتا ہے۔ اُن کو کئی طرح کے خطرے اور
تخمینے گھیرے رہتے ہین۔ اس سے اُن کا دل صاف کم
ہوتا ہے۔ یہ ایک وجہ اُس نکتہ کی ہے جس کا ذکر کتاب مقدس
مین ہے کہ بادشاہون کا دل بے تھاہ ہے۔ بدگمانیون اور
اندیشون کی چپقلش ہین اور نیز اُس صورت مین کہ سب
جذبون کو انتظام و قابو مین رکھنے والی کوئی جابر خواہش
نہو انسان کے دل کا کھوج لگانا یا تھاہ لینا مشکل ہے۔
اسی سبب سے یہ بھی ہوتا ہے کہ بادشاہ اکثر خود خواہشین
پیدا کرتے ہین اور اپنا دل چھوٹے مشغلون مین لگاتے
ہین مثلاً کبھی کسی عمارت کے بنانے اور کبھی کسی طبقہ امرا کے
قایم کرنے اور کبھی کسی شخص کے بڑھانے پر جھک پڑتے ہین
اور کبھی کسی فن یا ہنر کے کرتب مین کمال حاصل کرنے پر
جیسے کہ نیرو نانے چنگ نوازی اور ڈمیشین نے
تیر اندازی اور کموڈس نے سیف بازی اور کیرکلا نے
رتھ بانی مین کیا۔ علی ہٰذالقیاس۔ ان باتون سے وہی

لوگ انکار کر سکتے ہین جو اس اصول کو نہین جانتے کہ انسان کا دل بڑے کامون مین بے حرکت رہنے کی نسبت ہمیشہ باتون مین کامیاب ہونے سے زیادہ شگفتہ اور تازہ رہتا ہے[لہ] - یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو بادشاہ ابتدا مین فتح نصیب رہتے ہین (اور یہ ممکن نہین کہ اُنکی فتوحات ست علی الدوام جاری رہین - کہین نہ کہین ضرور رکنا یا ٹھیرنا پڑتا ہے) وہ اخیر دنون مین وسواسی اور تنگ مزاج ہو جاتے ہین جیسے کہ سکندر اعظم اور ڈایوکلیشن اور ہماری یاد مین - چارلس پنجم وغیرہ کا حال ہوا - کیونکہ جس شخص کا اقبال بڑھا چلا جاتا یکایک رُک جاتا ہے اُسکی طبیعت خود بخود بدمزہ ہو جاتی ہے اور

[لہ] کسی کام کا اختیار کرنا اور اُسمین کامیاب ہونا خواہ زمین مین گڑھا کہودنا یا جولاہے کا نال چلانا یا کوئی سانچا بنانا یا کوئی نتیجہ اخذ کرنا ہی ہو یہ ایسا اثر رکھتا ہے کہ اس سے انسان کی خواہش اقتدار پوری ہوتی ہے اور دل کی جبلی سرگرمی تسکین پاتی ہے -

وہ کچھہ اوہر کا اور بن جاتا ہے -

اب ہم داب حکومت کا ذکر کرتے ہیں - حکومت میں حفظ اعتدال ایک نادر اور دقت طلب شے ہے اعتدال اور بے اعتدالی دونو متضاد کیفیتیں ہیں لیکن متضاد کیفیتوں کا امتزاج اور بات ہے اور انکا نباہ دلہ اور شے ہے ڈسیشن نے ایپولونیس سے پوچھا کہ نیرو کی تباہی کا کیا سبب تہا - جواب دیا کہ نیرو چنگ نوازی اور مزنال تو خوب جانتا تہا پر حکومت میں وہ کبہی کہونٹیوں کو بہت زیادہ چڑہا دیتا تہا اور کبہی بہت زیادہ اتار دیتا تہا - کیا عمدہ لطیفت بہرا جواب ہے - فی الواقع حکومت کو کسی اور چیز سے اسقدر صدمہ نہیں پہنچتا جسقدر کہ بے موقع اور بیقاعدہ افراط و تفریط سے پہنچتا ہے جبکہ عنان اقتدار اندازہ سے زیادہ کہینچی جاتی ہے یا اندازہ سے زیادہ ڈہیلی چہوڑ دیجاتی ہے -

یہ سچ ہے کہ ان دلوں معاملات سلطنت میں بال بال بچنا اور خطروں اور آفتوں کے نزدیک آنے پر اُنکا ٹال دینا فخر سمجھا جاتا ہے لیکن یہ محض قسمت سے زور آزمائی کرنی ہے کچھہ اُنکے دفعیہ کی پختہ اور معقول تدبیر نہیں۔ دانشمندی تو یہ ہے کہ ہر وقت چوکسی رکھی جائے اور مادہ فساد پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے اور جب پیدا ہو گیا پھر سنبھلنا مشکل ہی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب اور کہاں سے پھوٹ نکلے گا۔ بادشاہوں کے معاملات میں بڑی بڑی دقتیں پیش آتی ہیں لیکن سب سے بڑی دقت خاصکر اُنکے اپنے دل کی اُفتاد ہے کیونکہ بقول ٹیسٹیس بادشاہ عموماً خودرائے اور متلون مزاج اور سینہ زور ہوتے ہیں۔ علّت غائی کی طرف ڈھونڈنا اور وسائل کا نگہہ نہ رکھنا حکومت میں گویا جھپٹ میں آنا ہے بادشاہوں کو اپنے ہمسایوں اور بیویوں اولاد

مجتہدین یا خادمان دین - امرا - عمائد و شرفا - اہل
تجارت - اہل جمہور - اور اہل سپاہ سے سابقہ پڑتا ہے اور
اگر خبرداری اور احتیاط نہ کیجائے تو ان سب سے
خطرہ ہے -

اول جو ہمسائے ہین اُنکی نسبت کوئی عام قاعدہ مقرر
نہین کیا جاسکتا کیونکہ حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہین - ہان
ایک قاعدہ ہے جو ہمیشہ قایم رہتا ہے وہ یہ ہے کہ بادشاہ
اسباب کے نگران رہین کہ انکا کوئی ہمسایہ ملک کو تنگ کرنے
یا تجارت کو رونق دینے یا پیشقدمی کرنے یا ایسی
ہی اور باتون سے ایسی قوت نہ پکڑ جائے کہ اُسکو اُنکے
ستانے کی پہلے سے زیادہ قدرت ہو جائے - اسباب
پر نظر رکھنا اور اُسکا توڑ کرنا عموماً مستقل کونسلون کا
کام ہے - ہنری ہشتم شاہ انگلستان اور فرانسس
اول شاہ فرانس اور چارلس - پنجم شہنشاہ کے اتحاد
ثلاثہ مین ایسی نگرانی ہوتی تھی کہ اتنین کا کوئی ایک چپا

بہر زمین پر بہی دست اندازی نہین کر سکتا تہا اور اگر کرتا تو باقی دو نو فوراً ایکا کرکے یا بشرط ضرورت جنگ کرکے طاقت کا پلہ برابر کر لیتے اور کسی صورت مین امن کی خاطر نقصان طاقت گوارہ نہ کرتے۔ ایسا ہی اتفاق ایک وقت فرڈینینڈ شاہ نیپلس اور فرمانروایان فلارنس و میلان کے درمیان ہوا تہا اور یہ اطالیہ کے بچاؤ کا باعث تہا۔ زمانہ وسطی کے بعض اہل کلام کی یہ رائے بہی واجب التسلیم نہین کہ کسی مضرت یا رنج پہنچنے بغیر لڑائی کرنی انصافاً جائز نہین اگر خطرہ سر پہ کہڑا ہو (گو وار نہوا ہو) تو یہ بے شبہ لڑائی کی جائز وجہ ہے۔

دوم۔ بیویان۔ انکی شرارت و سنگدلی کی بہت مثالین موجود ہین لیویا اپنے خاوند کو زہر دینے کے لئے بدنام ہے۔ سلیمان کی بیوی نے مشہور سلطان مصطفےٰ کو ہلاک کرایا اور نیز اسکے گہرانے اور جانشینی مین

اور طرح ہی کہیل بلی ڈالی - اڈورڈ دوم شاہ انگلستان
کی ملکہ اپنے خاوند کے تخت سے اُتارنے اور قتل کرانے
مین ایک خاص سرغنہ تہی - اس قسم کا خطرہ اُس حال مین
خاصکر زیادہ ہوتا ہے جبکہ عورتین اپنی اولاد کے
بڑہانے مین منصوبہ بازی کر رہی ہون یا زناکار ہون
سوم اولادانے ہی بہت سنگین وارداتین ظہور مین
آگئی ہین اور عموماً بادشاہون کا اپنی اولاد سے بدظن
ہونا ہمیشہ خرابی کا موجب ہوا ہے مصطفی کی قتل
متذکرہ صدر گویا قاطع نسل سلیمان تہی چنانچہ شاہان
ٹرکی کا شجرہ نسب آجتک مشتبہ چلا آتا ہے کہ وہ
غیر نسل کے ہین - سلیمان کی نسل کے نہین - کیونکہ
سلیمس دوم نباوٹی بیٹا تصور کیا جاتا ہے - اسیطرح
قسطنطین اعظم نے اپنے نوجوان نادست طبع ہونہار
بیٹے کرسپس کو قتل کرادیا اور اسکا گہرانا تباہ ہوا - اُسکی دو
بیٹے تو سخت موت مرے تیسرے کا انجام بہی کچہہ اچہا نہین ہوا

گو یہ بیماری سے مرا مگر اُسوقت تک جولئیس اُسکے
مقابلہ میں کھڑا ہو گیا تھا - مقدونیہ کے فیلیقوس
ثانی کے بیٹے کی ہلاکت باپ پر الٹی پڑی کہ اُسنے پشیمانی
میں جان دی - علی ہذا القیاس اور بہت مثالیں
موجود ہیں لیکن ایسی بہت کم ہیں جنمیں ایسی
بدگمانی سے باپ کو فائدہ ہوا ہو بلکہ کوئی بھی نہیں
ہے - البتہ ایسی صورتوں میں ہوا ہے جنمیں
بیٹوں نے باپ کے مقابل کھلے بندوں سر اٹھا لیا تھا
جیسے پایزید کے مقابل سلیمس اول نے اور ہنری
دوم شاہ انگلستان کے مقابل اُسکے تین بیٹوں نے
اٹھایا تھا -

چہارم مجتہدین دین جب یہ متکبر اور با اقتدار ہوں تو
اُنسے بھی خطرہ ہے جیسے کہ کنٹبری کے اعلی اسقفوں انسیلمس
اور طامس بیکیٹ کے زمانہ میں ہوا - اُنہوں نے اپنے اسقفی
اقتدار سے شاہی اقتدار کا مقابلہ کیا حالانکہ ائمہ کو ولیم روفس اور ہنری اول اور ہنری دوم جیسے

زبردست اور مغرور بادشاہون سے سابقہ پڑا تہا
اس طبقہ سے صرف اس صورت مین خطرہ ہے جبکہ اُسکو
غیر طاقت کا سہارا ہو یا جبکہ خادمان دین کا اعزاز
و انتخاب بادشاہ یا خاص مربیون کی دستگیری پر
موقوف نہو بلکہ عام لوگون سے متعلق ہو۔
پنجم - اُمرا ر انکا دور رکہنا تو برا نہین ہے لیکن
پامال کرنا برا ہے کیونکہ اس سے گو بادشاہ خود مختار
زیادہ ہو جاتا ہے پر ویسا بے خطر نہین ہوتا اور جو
کچہہ جاتا ہے پورا کم کرسکتا ہے - اسکا ذکر مین نے ہنری
ہفتم شاہ انگلستان کی تاریخ مین کیا ہے - اُسنے اپنے
اُمرا ر کو پامال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے عہد مین بے شمار
پیچیدگیان اور فتنین پیش آئین - گو اُمرا ر اُسکے خیرخواہ
بنے رہے مگر کام کاج مین اسکی مدد نہین کرتے تہے پس
تمام چیزین اُسے فی الواقع خود کرنی پڑتی ہین۔
ششتم عمائد و شرفا - انسے چندان خطرہ نہین کیونکہ یہ

جماعت متفرق رہتی ہے - ممکن ہے کہ وہ کبھی کبھی نقلی
بلند پروازی کرین مگر اس سے چندان نقصان نہین
پہنچتا۔ اسکے علاوہ وہ اعلی طبقہ کے امرا کی مقابل
ہوتے ہین اور انہین بہت زیادہ زور بڑہنے نہین
دیتے اور اخیر مین چونکہ انکو عام لوگون کے ساتھہ
خاص قرب و رسوخ ہوتا ہے اسلئے وہ عام اہل حل
کو اچھی طرح سنبہال سکتے ہین

ہشتم اہل تجارت یہ خون کی رگین ہین اگر یہ ہری بھری نہین تو سلطنت
خواہ کیسے ہی اچھے اعضا رکہتی ہو مگر رگین خشک ہونے سے نشو و نما کم پاتی ہے [۱]
جو محصول و خراج اسنے لیا جاتا ہے اس سے محاصل سلطنت مین اضافہ کم
ہوتا ہے کیونکہ جسقدر پرگنہ مین حاصل کیا جاتا ہے اسیقدر ضلع مین نقصان ہوتا ہے [۲]

---

[۱] کسی ملک کو طبعی فوائد خواہ کیسے ہی بڑے حاصل ہون مگر تاوقتیکہ
انکو تجارت کے ذریعہ سے ترقی یا تقویت نہ دیجاے اسے بہت کم کام نکلتا ہے

[۲] جسقدر تہوڑے جگہہ مین فائدہ ہوتا ہے اسیقدر بڑی جگہہ مین
نقصان ہوتا ہے - مترجم

بعض محصولات کی آمدنی تو بڑہ جاتی ہے مگر تجارت کی
کل مقدار گہٹ جاتی ہے۔

ہشتم اہل جمہور۔ اُنسے خطرہ کم ہے بجز اسکی کہ اُنکی سرگروہ
زبردست اور ذی وقعت ہون یا اُنکی مذہب یا رسم
ورواج یا وسائل معاش مین دست اندازی کیجائے۔

نہم۔ اہل سپاہ۔ یہ اُس حالت مین خطرناک ہین جبکہ وہ ایک جگہ
بالاجتماع رہتی ہون اور انعام واکرام کے عادی ہون جیسے کہ
ٹرکی اور روما کے محافظان شاہی کے جنہون کا حال تہا
لیکن مختلف جگہون مین اور مختلف افسرون کے ماتحت
اور بلا انعام واکرام سپاہ کو قواعد سکہانا
اور مسلح رکہنا ایک حفاظتی تدبیر ہے اور اُس
سے کوئی خطرہ نہین۔

بادشاہ اجرام فلکی کیطرح سعادت ونحوست کا مخرج مین
اُنکی لئے تعظیم وتکریم تو بہت کچہہ ہے مگر آرام نصیب نہین۔
بادشاہون کے لئے تمام نصیحتون کا لب لباب

فی الواقع ان دو قولوں میں درج ہے "یاد رکھو کہ تم ایک انسان ہو" اور "یاد رکھو کہ تم ایک خدا یا نائب خدا ہو"۔ ایک تو اُنکے اقتدار کی تکمیل ہے اور دوسرا اُنکی طبیعت کی لگام ہے۔

۲۰ مشورت

انسان اور انسان کے باہم سب سے بڑا اعتبار صلاح کاری کا اعتبار ہے اور ذمہ واریوں میں تو لوگ تعلقات زندگی کے حصے مثلاً املاک۔ مال و اسباب

لہ موت کی یاد اُنکے زعم اقتدار پر اور نیابت خدا کی ذمہ داری کا خیال اُنکے جذبوں پر ایک روک ہے۔

ذاتی خوشحالی ایک بڑی شے ہے مگر اوروں کے خوشحال کرنیکا مقدور اور بھی بڑی شے ہے بدنصیب ہے وہ شخص جسکو کسی بات کی امید ہو مگر خطرہ بہت باتوں کا ہو۔

اولاد عزت و حرمت کوئی خاص کام غیر ذن کے سپرد کرتے ہین لیکن جنکو وہ اپنا صلاح کار ٹھہراتے ہین اونکو گویا اپنا مختار کل بناتے ہین - اُنکے لئے اخلاص و راستبازی بالخصوص ضروری ہے۔ غائیت درجہ کے دانا بادشاہون کو بھی مشورہ کا سہارا لینا کسر شان یا کسر استعداد نہین سمجھنا چاہئے خود خدا ہی بے مشیر نہین اُسنے اپنے مبارک بیٹے کے خاص نامون مین ایک نام مشیر بھی رکھا ہے - سلیمان کا قول ہے کہ مشورہ مین استواری ہے - معاملات مین ایک نہ ایک ہل چل ضرور رہتی ہے - اگر وہ مشورے بحث کے چرخ پر نہ چڑھائے جائین تو تقدیر کی لہرون مین ٹھوکرین کھاتے ہین - قدم قدم سوانگ بدلتے

۵۱ وکیلون اور اُستادون اور طبیبون اور ویسے ہی اور ماہرون سے تو خاص خاص امور مین مشورہ لیا جاتا ہے مگر مشیر خاص کی رائے پر سب باتین چھوڑی جاتی ہین - مترجم

اسکی رفتار متوالے آدمی کی لڑکھراہٹ ہوتی ہے۔ سلیمان
کے بیٹے نے بُرے مشورہ سے کام لیا اور بُرا نتیجہ اٹھایا
باپ اچھے مشورہ پر چلا اور اچھا رہا۔ فی الواقعہ خدا
کی پیاری سی بادشاہت مین اول بُرے مشورہ ہی سے تفرقہ
و فساد پڑا۔ اس سے ہماری عبرت و نصیحت کے لئے دو باتین نکلتی ہین
جنسے بُرا مشورہ اچھی طرح پہچانا جاتا ہے۔ وہ شخص کہ جنکے لئے نوجوانی کا
چوچلا اور معاملہ کے لئے سخت بے تمیزی کا مشورہ تھا۔

ا سلیمان نے یربعام کو قتل کرنا چاہا۔ وہ جان بچانے کے لئے مصر مین بھاگ گیا۔ سلیمان کی وفات
کے بعد واپس آیا اور اسکی بیٹے رحبعام سے اسرائیلیون کے بھاری خراج کے ہلکا کرنے کا خواہان ہوا
رحبعام نے بزرگون کی نصیحت کو ترک کر کے اپنی بے تدبیر اور کوتاہ اندیش نوجوان صحبتیون کی
صلاح سے یہ جواب دیا کہ مین تمہارے جوئے کو اور بھی بھاری کر دون گا۔ میرے باپ نے تمہین کوڑون
سے ٹھیک کیا تھا پر مین تمہین بچھو دن سے ٹھیک کرون گا۔ اسپر بنی اسرائیل
کے بارہ فرقون مین سے دس فرقے بگڑ کر اس سے
الگ ہو گئے اور انہون نے یربعام کو اپنا بادشاہ
منتخب کیا۔

مشورت کو بادشاہت کے ساتھہ خاص اختلاط اور لازمی
اتحاد ہے اور مشورت سے فایدہ اُٹھانے کے لیے عقل
و تدبیر شرط ہے - ان دونوں باتون کو متقدمین نے
ایک تمثیل مین اسطرح بیان کیا ہے اول جوپیٹر نے میٹس
سے شادی کی (میٹس کے معنی مشورت ہین اور اس سے
اُنکی مراد یہہ تھی کہ مشورت گویا بادشاہت کی منکوحہ
ہے پھر اس شادی کے بعد میٹس کو حمل ہوگیا لیکن جوپیٹر نے
اسے وضع حمل سے پہلے کہا لیا اور خود حامل ہوکر زچہ
بنا اور پیلس اُسکے سر سے مسلح تولد ہوا اس عجیب نقل مین
سلطنت کا ایک راز پوشیدہ ہے کہ بادشاہون کو اپنی
ملکی کونسل سے کام کیونکر لینا چاہیئے - اول ضرور ہے کہ وہ
اپنے معاملات کو کونسل کے سپرد کرین یہہ اول از دواج
و بارداری ہے - لیکن جب کونسل کے بطن مین تخت و پیر ہوکر
اُنکا نقش و نگار اور وضع و قطع بن جائے اور وہ مکمل صورت مین
جلوہ گری پر آمادہ ہون تو اخیر تجویز و ہدایت کا شیوع و تعمیل

کونسل کی معرفت ہونے دین تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ کل مدار کونسل پر ہے - بلکہ ان معاملات کو پھر اپنے ہاتھہ مین لیکر ایسی چال چلین جس سے لوگون پر یہ ظاہر ہو کہ اصلی احکام اور اخیر ہدایتین (اگرچہ کہ یہ احتیاط و اقتدار کے ساتھہ نافذ ہوتی ہین اسلیئے اُنکو مسلح پلیس قرار دیا گیا ہے) خود بادشاہون کے حضور سے نکلی ہین - یہی نہین کہ انکا اجرا اُنکے فرمان سے ہوا بلکہ انکا جنم بھی اُنھی کے دماغ و ذہن سے ہوا ہے - اس سے اُنکی ناموری اور بھی زیادہ ہوگی

اب ہم مشورت کے نقصون اور اُنکی اصلاح کا ذکر کرتے ہین - مشورہ لینے اور مشورہ سے استفادہ کرنے مین تین نقص ہین - اول معاملات کا اظہار جس سے کم و بیش افشاء راز ہوتا ہے ثانیاً بادشاہون کی ہیبت مین فرق آتا اسوجہ سے کہ وہ خود کم استعداد سمجھے جاتے ہین - ثالثاً بدعملی کا خطرہ جبکہ مشورہ دینے والے اپنے فایدہ کی اصلاح دین

اور مشورہ لینے والے کا فائدہ مدنظر نہ رکھیں۔ ان
نقصون کی اصلاح کے لئے اطالیہ اور فرانس مین بعض بادشاہون
کے عہد مین تخلیہ کی کونسلین جاری ہوئین مگر یہ علاج خود
بیماری سے بدتر تھا۔

شق اول اخفا۔ بادشاہون کے لئے ضرور نہین کہ خواہی
نخواہی سب معاملات سب مشیرون پر ظاہر کرین بلکہ وہ
معاملات اور مشیرون دونو کو منتخب کرکے کام چلا سکتے ہین
اور نہ یہ ضرور ہے کہ جو شخص کسی سے صلاح لیتا ہے کہ اسکو
کیا کرنا چاہئے وہ یہ بھی ظاہر کر دے کہ وہ خود کیا کرنا
چاہتا ہے۔ لیکن بادشاہون کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے
کہ انکے راز کا افشا خود انکی ذات سے نہو۔ جو تخلیہ
کی کونسلین ہین انمین راز کے نکل جانیکے بہت چھید
ہوتے ہین۔ ایک کم ظرف آدمی جو افشاے راز کو اپنا
فخر سمجھتا ہے ایسے کئی آدمیون سے زیادہ نقصان
پہنچاتا ہے جو اخفا کو اپنا فرض جانتے ہین یہ سچ ہے کہ

بعض امور کا غایت درجہ تک مخفی اور منضبط رکھنا ضرور ہے
حتی کہ وہ بادشاہ کے سوا صرف ایک دو ہی مشیرون
مین رہنے چاہئین اور انسے مشورہ کچھہ بد انجام بھی نہین ہوتے
کیونکہ وہ عموماً بلا تذبذب ایک ڈھنگ اُس پر چلے جاتے ہین اور
ساتھہ ہی پوشیدہ بھی رہتے ہین مگر اس صورت مین بادشاہ
بیدار مغز ہونا چاہیے کہ اپنا کام آپ سنبھال سکے اور
وہ اعتمادی مشیر بھی بالضرور روشن دماغ خاص کر
شاہی اغراض کے حامی و مددگار ہونے چاہئین۔ جیسے
کہ ہنری ہفتم شاہ انگلستان کا حال تھا جو بڑے معاملات
مین مارٹن اور فاکس کے سوا کسی اور پر اپنا مافی الضمیر
ظاہر نہین کرتا تھا۔

شق دوم ہیبت مین فرق آنا۔ اسکا علاج اوپر کی نقل
سے ہویدا ہے۔ کونسل کی صدر نشینی سے بادشاہون کی
عظمت وشان کچھہ کم نہین ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے کسی
بادشاہ کے رعب داب اور طاقت کو کبھی کبھی کونسل سے نقصان

نہین پہنچتا بجز اوس صورت کے کہ کسی ایک مشیر کا اقتدار
اندازہ سے زیادہ بڑہجائے یا کئی مشیرون مین اندازہ سے
زیادہ گہٹت ہوجائے اور یہ ایسی باتین ہین کہ جلد معلوم
ہوکر رد کی جاسکتی ہین۔

شق اخیر مین انسان کو چاہیے کہ مشورت مین ہر پہلو پر نگاہ
رکہے در حقیقت یہ قول کہ روے زمین پر ایمان نہین پائیگا
زمانون کی مجموعی خاصیت پر اطلاق رکہتا ہے کچہہ نوع انسان
کی تمام افراد پر حکم نہین رکہتا۔ ہر زمانہ مین وفاکیش با اخلاص
صاف باطن اور راستباز آدمی ہوتے ہین جو دغا اور فریب
سے کوسون بہاگتے ہین۔ اس قسم کے آدمیون کا بہم پہنچانا بادشاہان
کو سب باتون پر مقدم جاننا چاہیے۔ اسکے علاوہ مشیرون کے
باہم عموماً کچہہ بہت اتحاد نہین ہوتا بلکہ وہ ایک دوسرے
کے نگران رہتے ہین۔ اس صورت مین اگر کوئی شخص مشورہ
مین جانبداری کرتا ہے یا ذاتی خیالات کہلاتا ہے تو بادشاہ
کو عموماً اسکی خبر پہنچ جاتی ہے۔ لیکن سب سے عمدہ بات

یہ ہے کہ بادشاہ مشیروں کو اور مشیر بادشاہ کو جانین
بادشاہ کی بڑی خوبی یہہ ہے کہ اپنی بھلایا کرے [illegible] ساتھ
ہی مشیروں کو واجب ہے کہ اپنے بادشاہ کی مصلحت کا زیادہ
کہوج نکیوین مشیر کی [illegible] فائدے کا
مین ہو مشیر یا جو کچھ ہو یہہ نہین کہ اسکی مصلحت وہان رکھو
کرے کیونکہ اسکا فرض آقا کو صلاح دینا ہے کچھ اسکی
طبیعت کو بہانا نہین - اگر بادشاہ اپنی کونسل کے مشیرون
کی رای بالانفراد اور بالاجتماع دونو طرح لیا کرین تو
نہایت فایدہ ہے - کیونکہ جو خلوت کی راے ہے وہ زیادہ
آزادانہ اور حوادرون کے سامنے لیجاتی ہے وہ زیادہ
مودبانہ ہوتی ہے تخلیہ مین انسان بالطبع دلیر ہوتا ہے اور
مجمع مین اسے اور دن کی طبیعت کا لحاظ رکہنا پڑتا ہے
پس مناسب ہے کہ دونو طرح سے راے لیجاوے اونے
طبقہ کی تو تنہا کے طور پر تاکہ آزادی بنی رہے اور اعلے
طبقہ کی مجمع مین تاکہ ادب قائم رہے - اگر کارکنون

کے انتخاب مین مشورہ نہ لیا جاوے تو معاملات مین بہی لینا فضول ہے کیونکہ تمام معاملات مثل بیجان لعبتون کے ہین اور رنگین کے اعتبار سے انکی جان عمدہ کارکنون کا انتخاب ہے - یہ بہی واضع رہے کہ فرقون یا پیشون کے بموجب آدمیون کی سیرت و خاصیت کا اصول ریاضیہ سے اندازہ کرنا ٹہیک نہین ہے[۵۱] کیونکہ کارکنون کے انتخاب مین بڑی بڑی بہاری غلطیان ہوتی ہین اور اسمین اعلی درجہ کی بیداری مغزی درکار ہے - سچ کہا ہے کہ مردے عمدہ صلاح کار ہوتے ہین ،، جہان شمشیر ٹہٹکتے ہین وہان کتابین رہنمائی کرتی ہین ،، پس کتابون مین مہارت رکہنی

[۵۱] ہم واقعات زندگی کا اندازہ علم ریاضی کے قاعدہ پر نہین کر سکتے یہ تو بے تکلف کہہ سکتے ہین کہ تمام دایرے گول ہوتے ہین اور دو خطوط متوازی باہم کبہی نہین ملتے مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ تمام پادری نیک ہین یا تمام سپاہی بہادر ہین یا تمام وکیل ہوشیار و عیار ہین - یہ ضرور نہین کہ کسی شخص کا چال چلن اور خو بو اسکی جماعت کے عام چال چلن اور خو بو کے مطابق ہو -

ہی ضرور ہے اور خاصکر ایسے شخصون کی کتابون مین جو
اس تماشاگاہ مین خود تماشا گر رہ گئی ہین -

آج کل اکثر جگہہ کی کونسلین محض دوستانہ مجلسین ہین
انمین تجویزات کی نسبت ذکر اذکار تو بہت کچھہ ہوتا ہے مگر
مباحثہ نہین ہوتا اور وہ جھٹ پٹ کونسل کا قانون باضابطہ
بن جاتی ہین - بڑے بڑے معاملات مین بہتر ہے کہ امور
نزاعی ایک دن پیش ہون اور دوسرے دن انپر بحث
کیجاے مشورہ کا وقت رات ہے چنانچہ انگلستان اور
سکاٹلنڈ کے شمول پر جو کمیٹی بیٹھی تھی اُسمین ایسا ہی ہوتا
تھا اور وہ ایک بڑی وقعت اور باقاعدہ کمیٹی تھی میرے
نزدیک عرائض کے واسطے دن مقرر ہونے چاہئین - اس
سے اہل مقدمات کو اپنی حاضری کی نسبت زیادہ اطمینان
رہتا ہے اور کونسل کے جلسون کو ملکی معاملات پر بے خلل غور
کرنیکی فرصت ملتی ہے - کونسل کے لئے کام تیار کرنے والی کمیٹیون
کے انضباط مین بہتر ہے کہ بے غرض اور انصاف دوست

آدمی منتخب کئے جائین یہ نہین کہ دو طرفہ پلّہ برابر رکھنے
کے لئے بالکل مخالف راے کے اشخاص بھرتی کر لئے جائین
نیز صیغہ تجارت و خزانہ و جنگ و عدالت اور بعض اور صیغون
کے لئے مستقل قانونی کمیٹیان ہونی چاہئین جہان مختلف
صیغون کے لئے مختلف کونسلین ہین اور ملکی کونسل صرف ایک
ہے جیسے کہ سپین مین ہے وہان فی الواقع مستقل قانونی
کمیٹیان ہین - صرف فرق اتنا ہے کہ اُنکو اختیارات زیادہ
حاصل ہین جو لوگ کونسلون مین اپنے اپنے پیشے مثل وکالت
و جہاز رانی سکہ زنی وغیرہ کا حال ظاہر کرنا چاہین اُنکی سماعت
اول کمیٹیون کے سامنے اور پھر جیسا موقع ہو کونسل کے روبرو
ہونی چاہئے۔ ضرور ہے کہ وہ ہجوم کر کے یا شور و غل کرتے ہوے
نہ آئین ورنہ یہ کونسلون کو تشویش مین ڈالنا ہے کچھہ
اثر حال ظاہر کرتا نہین لمبی میز اور مربع میز یا دیوارون
کے آس پاس کی نشستگاہین گو ظاہرا ادنیٰ چیزین ہین لیکن
دراصل کچھہ وقعت رکھتی ہین کیونکہ لمبی میز پر تو تمام کارروائی

فی الواقع اوپر کے سرے کے چند شخصون کے
ہاتھ مین رہتی ہے مگر دوسری صورت مین جو مشیر
نیچے کی طرف بیٹھتے ہین انکی زیادہ چلتی ہے۔ جب
بادشاہ صدر نشین ہو تو اُسکو احتیاط رکھنی چاہیے کہ جس
معاملہ مین وہ مشورہ طلب کرے اُسکی نسبت اپنا عندیہ
یکایک ظاہر نہ کر دے ورنہ مشیر اُسی کی کہینگے
اور آزادانہ مشورہ دینے کے بجاے ہان مین
ہان ملاوینگے۔

۲۱ - توقف

قسمت مثال تجارتی منڈی کے ہے جہاں کئی دفعہ ذرا سا ٹھیرنے سے مال کی قیمت گھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکی چال سبیلین

لین روما کی جمہوری سلطنت کا ایک مورخ لکھتا ہے کہ ایک سیبل ایفیمو نو کتابیں تارکن دوم شاہ روما کے پاس لائی اور انکو بڑی بھاری قیمت پر بیچنا چاہا تارکن نے انکے لینے سے انکار کیا ۔ وہ فوراً غائب ہوگئی اور تین جلدیں جلاکر پھر واپس آئی اور چھ جلدیں پیش کرکے وہی قیمت مانگی انکار ثانی پر تین اور جلدیں جلادیں اور باقی ماندہ تین کے لئے وہی پہلی قیمت طلب کی ۔ ابکی بار تارکن نے اس عجیب حرکت سے متعجب ہوکر وہی منہہ مانگی پوری قیمت دیکر یہ تینوں جلدیں خرید لیں سیبل فوراً گم ہوگئی اور پھر کبھی دنیا میں نظر نہیں ہوئی ۔ ان کتابوں کو بادشاہ نے بڑی احتیاط کے ساتھہ محفوظ رکھا اور انکی حفاظت کیلئے پوجاریوں کی ایک جماعت مقرر کی اہل روما کے ہاں انکی ایسی تعظیم تھی کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایسے موقعوں پر استخارہ کرتے تھے جبکہ ملک خطرہ کی حالت میں ہوتا تہا ۔ ۵۷ قسمت اکثر جلدبازوں کو وہ چیزیں دیتی ہے جو انتظار کرنے والے کو نہیں دیتی

کے سود ہی کی طرح ز جیسنے اول پوری تو جلدین پیش کین اور پہر چہہ جلدین دو دفعہ کرکے جلادین اور باقیماندہ تین کے لئے بہی وہی قیمت قایم رکہی - پس جب قسمت سامنے سے اپنی زلف عنبرین دکہائے اور اسی پیک کر پکڑ نہ لیا جاوے تو (جیسے کہ عام کہاوت ہے) موقع گنجا اور چندلا ہو جاتا ہے یا یون کہین کہ جب ہاتہہ مین آئے ہوئے موقع سے استفادہ کرنے مین تساہل کیا جاتا ہے تو پہر حصول مطلب مین بہت دقتین پیش آتی ہین - درحقیقت اس سے بڑہکر کوئی دانائی نہین کہ معاملات کو موقع اور وقت دیکہکر اُٹہایا اور چلایا جائے خطرات کو کبہی ناچیز نہین سمجہنا چاہئے گو وہ بظاہر ناچیز معلوم ہون اکثر خطرات انسان کو بے خبر آلیتے ہین اور مقابلہ کرکے زیر نہین کرتے بعض خطرات کو فی الواقعہ آدہے راہ مین جا لینا ہی مصلحت ہے - گو وہ آگے بڑہنے سے رک گئے ہون یہ اچہا نہین کہ انکی بہت دیر راہ دیکہی جائے کیونکہ زیادہ انتظار سے احتمال ہے کہ انسان بے فکر ہوکر سوجائے اور رک اُٹہائے

ساتہہ ہی لمبی لمبی سایون کو دیکہہ کر چونک پڑنا (جیسے کہ بعض صورتون مین ہوا ہے جبکہ چاند نیچے تہا اور دشمنون کی پشت پر چمکتا تہا) اور وقت سے پہلے اٹہہ دوڑنا یا خطرات سے یکایک جا ٹہرنا اور انکو آگے بڑہنے کے لئے اکسانا بھی ایک نامعقول خبط ہے - موقع کے آثار چیرہاؤ کو جیسے کہ وہ پیدا ہوا ہے ہمیشہ اچھی طرح نگاہ رکہنا چاہئے - اور عموماً مہمات عظیم کا شروع آرگس جیسی سو آنکہہ سے اور انصرام برائریس جیسے سو ہاتہہ سے کرنا چاہئے اول خوض بعدہٗ تعمیل کونسل مین اخفا اور تعمیل مین عجلت مدبران ملکی کے لئے پلوٹو کی خود ہے جس سے وہ کام کرتے دکہائی نہین دیتے - جب ایک دفعہ تجویزات تعمیل کے لئے پختہ ہو جاتی ہین

خطرات کا اُس سے زیادہ نزدیک تصور کرنا جسقدر کہ وہ فی الواقع ہون اور جہٹ پٹ اُنکے تدارک کے لئے اٹہہ کہڑا ہونا بہی ایک غلطی ہے -

۵۸ دیوتاؤن اور راکشسون کی لڑائی مین سیکلوپس نے ایک ایسی خود بنائی کہ جو شخص اُسے پہنتا تہا وہ کسی کو نظر نہین آتا تہا یہ خود پلوٹو کو دیگئی تہی

تو پھر عجلت کے برابر کوئی چیز اخفار کا کام نہین دیتی جیسے کہ ہوا مین گولی کی حرکت ہے جو اس سرعت کے ساتھ پرواز کرتی ہے کہ نظر کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔

۲۲- مکّاری

مکاری ایک قسم کی رذیل یا کجباز دانائی ہے۔ درحقیقت مکّار آدمی اور دانا آدمی مین بہت بڑا فرق ہے صرف راستبازی ہی کے اعتبار سے نہین بلکہ استعداد کے اعتبار سے بھی۔ بعض گنجفہ یا تاش ملانے مین تو چالاک ہوتے ہین لیکن کھیلنا اچھا نہین جانتے۔ ایسا ہی بعض ملکی انتخابات اور ملکی دھڑون مین پیشقدمی کر سکتے ہین مگر اور باتون مین ناقص ہوتے ہین اسکے علاوہ مردم شناسی

۱ جز پہلیات کو تو خوب سمجھتے ہین مگر کلیات مین رہجاتے ہین۔

اور بات ہے اور معاملہ فہمی اور چیز کیونکہ ایسے بہت
ہوتے ہین جو مردم شناسی مین تو خوب ملکہ رکھتے ہین
مگر معاملات مین بہت کچھ گرہ کشائی نہین کرسکتے۔ یہ ایسے
شخصون کا خاصہ ہے جنہون نے کتابون کی نسبت آدمیون
کی طبیعتون کا زیادہ مطالعہ کیا ہے[۵۱]۔ ایسے شخص مشورہ
کی نسبت تعمیل مین زیادہ کار آمد ہین۔ یہ اپنے ہی تنگ کوچے
کے شیر مرد ہوتے ہین جنسے آدمیون سے معاملہ پڑا اور کام
بگڑا ایسے دانا اور بیوقوف کی پہچان کا یہ پرانا قاعدہ انپر
صادق نہین آتا کہ دونو کو بحالت بیکسی غیرون مین بٹھاؤ
اور دونو کے جوہر کھل جائینگے۔ یہ چالباز آدمی مثل
دست فروش پھیری والون کے ہین اسلئے انکی دمداری کا اندازہ
کی کیفیت ظاہر کرنی کچھ بیجا نہین ہے۔

---

۵۱ کتابون کے مطالعہ سے بڑے بڑے عام اصول اور فطرت انسان
اور نیز تاریخ دنیا کے نہایت عبرت خیز اور نصیحت بخش حالات کا علم حاصل ہوتا
ہے اور اسکے بغیر انسان کو اعلی درجہ کے کامون مین کامیابی نہین ہوتی

مکاری کا ایک نکتہ یہ ہے کہ جس سے بات چیت کرو
اُسکی طرز و وضع پر نگاہ رکھو جب کہ چیز دانائی کی ہدایت ہی
کیونکہ بہت سے دانا آدمی ایسے ہوئے ہین جنکا باطن تو
پوشیدہ اور بشرہ صاف اور بے لاگ ہوتا ہے مگر تاہم
کبھی کبھی چیزوں کے ڈہنگ پر غاوٹی حیا کے ساتھہ آنکھ جھکانے سے
کام نکل آتا ہے - ایک یہ ہے کہ جب کوئی معاملہ جلد طے کرانا
ہو تو جس شخص سے واسطہ ہوا سے کسی دل لگی کی گفتگو
مین لگا رکھو تاکہ وہ بہت چوکس نہ رہے اور اعتراض نہ
اٹھا سکے - ایک مشیر اور مصاحب کا ذکر ہے کہ جب کبھی
الزابیتھ ملکہ انگلستان کے پاس بلون پہ دستخط کرانے جاتا
تہا تو ہمیشہ اول کوئی ملکی تذکرہ چھیڑ دیا کرتا تہا تاکہ ملکہ
بلون کی طرف توجہ کم ہو -

ایسا ہی ڈہنگ معاملات کی تحریک مین اسوقت چل سکتا ہی
جبکہ فریق ثانی جلدی مین ہو اور جس بات کی تحریک کیجائے
اسپر اچھی طرح غور کرنے کے لئے ٹہیر نہ سکتا ہو -

اگر کوئی شخص کسی کام کا مزاحم ہونا چاہتا ہے اور اسکا
گمان ہے کہ کوئی دوسرا شخص اسے ایک معقول اور موثر ذریعہ
بتلائیگا تو اسکو چاہیے کہ بظاہر اُسی کام کا مددگار بنکر [illegible]
شریک ایک ایسے پیرایہ میں کرے جس سے وہ رد ہوجاوے
وہ رائے گفتگو میں سبب کو واضح طرح دیتا ہے
چونکہ گویا وہ بات کہتے کہتے غلط کر کہا تھا تو مخاطب کو
دریافت حال کا زیادہ شوق ہوتا ہے ۔
خاص صورتوں میں کسی امر کا استفسار پڑتا ہے کرنا خود دیکھ کر
ظاہر کرنے سے زیادہ کارگر ہوتا ہے اسلئے چہرہ کا معمولی
رنگ ڈھنگ اور انداز بدل کر دکھانے سے فریق ثانی
کو اس بات کی ترغیب دیجا سکتی ہے کہ اس تبدیل صورت کی
وجہ دریافت کرے جیسے کہ نحمیاہ[1] نے کیا تھا اور اس
سے آگے میں کبھی بادشاہ کے حضور میں اداس
نہ ہوا تھا ۔

[1] نحمیاہ نے مغموم صورت بناکر بادشاہ سے اور یروشلیم کی تعمیر کی اجازت

نازک اور نا ملایم معاملات مین بہتر ہے کہ انکی چھیڑ چھاڑ اول
کسی ایسے شخص کی طرف سے کرائی جائے جسکا کہنا کم چلتا ہو
اور جسکی بات زیادہ مانی جاتی ہو وہ پیچھے سے اتفاقیہ
طور پر پیش ہو تاکہ اسکا استفسار پہلے کی تقریر کے بعد ہو
جیسے کہ نارسسس نے کلاڈیس سے مسلنا اور سیلئس کی شادی
کا حال ظاہر کرنے مین کیا[۱]

[۱] نارسسس شہنشاہ کلاڈیس کا وزیر تھا سلنس قنصل کا منصب رکھتا تھا مسلنا بادشاہ
بیگم نے نارسسس کو علیحدہ کرنا چاہا۔ نارسسس نے اُسی انتقام مین تباہ کیا نارسسس نے
دو مشہور کسبیون کیلفرنیا اور کلیوپیٹرا کو بڑے بڑے وعدون سے کہ مسلنا کی تباہی
مین انکا عروج ہوگا اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شہنشاہ بیگم پر الزام قائم کرین پہر دو شہنشاہ
کی مدخولہ تہین کیلفرنیا نے شہنشاہ سے تخلیہ کی ملاقات حاصل کی اور اُسکے پاؤن پر گر کے
اور اُسی خبر دی کہ مسلنا نے سیلئس سے شادی کرکے حضور کی غیرت کو بگاڑ دیا ہے
کلیوپیٹرا بہی نزدیک تہی اور اُسنے اُسکے بیان کی تصدیق کی۔ پہر نارسسس
بلایا گیا اور اُسنے شہنشاہ سے کہا کہ وہ تو حضور کو طلاق بہی دیچکی ہے اور
اب سخت تدارک کرنا چاہئے۔

جن باتون مین کوئی شخص خود ظاہر ہونا نہین چاہتا تہا انہین دنیا کا نام لیدینا بھی ایک چال ہے کہ دنیا یون کہتی ہے یا یہ بات لوگون کے زبان زد ہے۔

ایک شخص کا قاعدہ تہا کہ جب کہین خط لکہتا تہا تو خاص مطلب کی بات خط کی ذیل مین بطور تتمہ لکہا کرتا تہا گویا کہ وہ ایک خارجی بات تھی۔

ایک اور شخص کا دستور تہا کہ جب تقریر کرتا تو اپنے اصلی مقصود کو چہوڑ کر آگے بڑہتا جاتا تہا اور پہر لوٹ کر اسکا ایسے طور پر ذکر کرتا کہ گویا وہ اُسے بالکل بہول گیا تہا۔

بعض جب کسی ایسے شخص کو جس سے کچہہ مطلب لینا ہو سامنے سے آتا ہوا دیکھتے ہین تو جہٹ ہاتہ مین کوئی خط لے بیٹہتے ہین یا بظاہر کسی ایسے شغل مین لگ جاتے ہین جسکے وہ عادی نہین ہوتے اور ایسی صورت بنا لیتے ہین کہ گویا وہ بے خبر آپہنچا تہا تاکہ اُنسے اُن باتون کا استفسار کیا جاے جنکو وہ خود ظاہر کرنا چاہتے تہے۔

کسی شرارت آمیز بات کا آپ ہی ذکر چھیڑنا اور پھر جب
دوسرا اُس بات کو سنکر اپنی طرف سے کسی اور جگہہ جا کہے
تو اس سے اپنا مطلب نکالنا یہ بھی ایک عیاری
ہے ملکہ الزابیتہ کے عہد مین دو شخص عہدہ وزارت
کے امیدوار تھے اُنکا باہم سلوک تہا اور وہ کام مین
برابر ایک دوسرے سے ہمصلاح ہوتے تھے اُنمین
سے ایک نے کہا کہ سلطنت کے تنزل کے دنون مین
وزیر بننا ایک نازک بات ہے اور مجھے اُسکی آرزو
نہین۔ دوسرے نے انہی لفظون کو لیکر اپنے کئی
احباب سے ذکر کیا کہ سلطنت کے ایام تنزل مین کوئی
وجہ نہین کہ مین وزیر بننے کی تمنا کرون۔ اول شخص نے
اس بات کو کسی ذریعہ سے ملکہ کے کانون تک پہنچا یا ملکہ
سلطنت کے تنزل کا نام سنکر ایسی بگڑی کہ بعد مین
اُسنے کبھی اُس دوسرے شخص کے دعوے پر
توجہ نہ کی۔

ایک مکاری وہ ہے جسے ہم مُلکی وہڑون کی اصلاح مین کروٹ بدلنا بولتے ہین اور یہ اُسوقت ہوتا ہے جبکہ کوئی شخص کسی اور سے کوئی بات ایسے پیرایہ مین کہے کہ گویا وہ بات اُسے کسی دوسرے شخص نے کہی تھی - درحقیقت جب کوئی ایسا معاملہ دو شخصون کے باہم گزرے تو یہ ظاہر ہونا آسان نہین کہ وہ اُنمین سے اول کس سے چلا اور شروع ہوا -

بعض فقرہ بازی سے اپنا بچاؤ کریکے اور دون پر رفنر کنا یہ چلاتے ہین اور یہ ہین نہین کرتا ایسی ایسی کلمات انکاریہ کی اوٹ مین چلتے ہین جیسے کہ ٹگلنس نے برہس کی نسبت کہا " مجھے کوئی آرزو نہین ہے محض شہنشاہ کی سلامتی کا خیال ہے "

بعض کو قصے کہانیان بہت یاد ہوتی ہین کہ جس بات کا وہ چپ چاپ نقش بٹھانا چاہتے ہین اُسے کسی قصہ کی آڑ مین ادا کرتے ہین - اس سے دو کام نکلتے ہین -

ایک تو یہ کہ وہ خود محفوظ رہتے ہین اور دوسرا یہ
کہ سامعین اُنکی بات کو خوشی خوشی قبول کر لیتے ہین
اپنے مطلب کا جواب اپنے لفظون اور دلایل مین گھڑکر
سوال مین داخل کر دینا بھی ایک عیاری ہے اس سے غرض یہ
ہوتی ہے کہ فریق ثانی کو وجوہات کی تلاش مین
ہچکچانا کم پڑے بعض مطلب کی بات کے
اظہار کے واسطے جس قدر عرصہ کی
تاک مین رہتے ہین اور جو ادھیڑبن کرتے ہین اور
مقصد پر آنے کے لیے ادھر اُدھر کی باتون کا جسقدر جال
بچھاتے ہین وہ بھی قابل توجہ ہے یہ چال بڑا استقلال
چاہتی ہے مگر اسمین فائدہ بھی بڑا ہے۔

کئی موقعون پر انسان ایک ناگہانی اور دلیرانہ سوال
سے یکایک حیران ہو جاتا ہے اور اُسکا راز کھل جاتا ہے
کسی عیار نے اپنا نام بدل کر سنیٹ پال گرجا کے احاطہ مین
ٹہلنا شروع کیا کسی اور شخص نے یکایک پیچھے سے آکر کہا

اُسکے اصلی نام سے پکارا اور اُسنے فوراً پیچھے کو رخ کرکے
دیکھا -
سکاری کے ایسے چھوٹے چھوٹے نکتے اور رسوز بیشمار ہین
اور بہتر ہوتا کہ اُنکی ایک فہرست تیار کیجاتی کیونکہ معاملات
حکومت مین کوئی بات اس سے بڑھکر بیفرتہین کہ دانایان
کی جگہ سکاروں کی گرم بازاری ہو -
بعض ایسے ہوتے ہین کہ معاملات کی جُزئیات کو تو
جانتے ہین مگر کُلیات کو نہین سمجھتے ہہ مثل اس گھر کے
ہین جسمین زینے اور دروازے تو معقول ہین مگر
کوئی عمدہ آرامگاہ نہین ایسی شخص تجویزات مین
نتیجون کے قایم ہونے پر چھوٹے چھوٹے نقص نکالتے
ہوے ہی دیکھے جاتے ہین لیکن خوض بامباحثہ کرنیکے
ہرگز لایق نہین ہوتے اور باوجود اسکے وہ عموماً اپنی بے استعدادی
پر سکاری کا رنگ وروغن چڑہا کر معاملہ فہمی ورہنمائی کا دم
مارتے ہین - بعض خاص اپنی سلامت روی پر مدار رکھنے

اور وں سے داؤپیچ کرنے اور جیسے کہ عام
بول چال میں بولا جاتا ہے چال مارنے پر ڈورتے
ہیں ۔سلیمان کا قول ہے کہ دانا اپنی چال چلتا ہے
لیکن بیوقوف مکر وتدویر کا جال پھیلاتا ہے

۲۳۔ نفسانی دانائی

چیونٹی اپنے نفس کے لئے تو دانا ہے لیکن باغ
کے لئے ایک موذی اور زیان کا رشے ہے درحقیقت جو لوگ
نہایت درجہ کے نفس پرست ہیں وہ خلقت کے بدخواہ
ہیں اغراض خاص اور اغراض عام میں عقل کے ساتھہ

ف٥ یہ مضمون خاص کر مکاروں سے بچنے کے لئے مفید ہے ورنہ کوی
نیک یا دانا آدمی اسکی ہدایتوں پہ عمل نہیں کر سکتا مکاری فی الواقع
حماقت ہے ایسی ماہ عنی کا میابی ہو کام کی ہر جسکی خاص رہینہ میں شرم
کے لیے انسان کا اعتبار جاتا رہتا ہے ۔

اشتیاء کر کے اپنی ذات کی ایسی خیر خواہی کرو جسمین
اوروں کی اور خاصکر اپنے بادشاہ اور مُلک کی
بدخواہی ہو اپنے افعال کا آپ مرکز ہونا ایک حقارت
کی بات ہے - یہ بعینہٖ زمین کی شال ہے جو صرف اپنے
ہی مرکز پر قایم ہے اور آسمانوں جیسی چیزین کسی اور
چیز کے مرکز پر متحرک ہوتی ہین جسسے وہ فیض بخشتی ہین
اپنی ذات کو تمام چیزون کا مرجع ٹھیرانا بادشاہون کی
صورت مین بہت کچھ جایز ہو سکتا ہے - کیونکہ اُنکی شخصیت
صرف اُنہی کی ذات تک محدود نہین بلکہ اُنکی بھلائی بُرائی
سے ایک مُلک کی بھلائی بُرائی وابستہ ہوتی ہے لیکن
اگر یہ بات کسی بادشاہ کے کسی ملازم یا کسی جمہوری عملداری
کے کسی رکن مین ہو تو سخت خرابی ہے کیونکہ جو معاملات ایسے
شخص کے ہاتھ سے نکلتے ہین اُنکو وہ جوڑ توڑ کر اپنے
مطلب کے بنا لیتا ہے جبکا مرکز اُسکے آقا یا مُلک کی اغراض کے
مرکز سے بالضرور علیحدہ ہوتا ہے - پس بادشاہون یا

جمہوری عملداریون کو ایسے ملازم منتخب کرنے چاہئین
جو مطلب پرست نہون بجز اسکے کہ وہ ملازمون کی اغراض
کو اپنی اغراض پر مقدم رکھنا چاہتے ہون - بڑے انتخاب
کا نتیجہ خاصکر اسلئے برا ہوتا ہے کہ اسمین اعتدال نہین
رہتا - ملازم کے فائدہ کا آقا کے فائدہ پر ترجیح رکھنا
ایک کافی بے اعتدالی ہے لیکن ملازم کے ادنے
فائدہ کا آقا کے اعلے فائدہ کے مقابلہ مین غلبہ پانا
سب سے زیادہ مضر بے اعتدالی ہے اور یہہ بڑے
افسرون - خائین خزانچیون غدار سفیرون نمبتہ سپالارون
اور اور رکورنمک اور حرام خور ملازمون کی صورت
مین ہوتا ہے جو بظاہر آقا کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہین
لیکن در پردہ اپنی اغراض اور ذاتی کاوشون سے اُسکے
بڑے بڑے اور ضروری معاملات کو بگاڑ دیتے ہین -
اس سے جو فائدہ ان ملازمون کو ہوتا ہے وہ عموماً انکی
اپنی حیثیت کے موافق اور جو نقصان وہ اس فائدہ کے مقابلہ مین

پہنچاتے ہین وہ اُنکے آقا کی حیثیت کے موافق ہوتا ہے - فی الواقع نہایت درجہ کے مطلب پرستون کا خاصہ ہے اگر اپنا انڈا بریان کرنا ہو تو دوسرے کا گھر جلانے مین دریغ نہین کرتے اور باوجود اسکے ایسے شخص اکثر اپنے آقا کی مونچھ کا بال ہوتے ہین کیونکہ اُنکا مقصود محض آقا کو خوشامد کہنا اور اپنا مطلب نکالنا ہوتا ہے اور وہ توصورتون مین آقا کے معاملات کی بہتری نظر انداز کیجاتی ہے - نفسانی دانائی اُسکے کئی شعبون مین مذموم ہے - یہ چوہون کی دانائی کہ جس گھر مین رہتے ہین اُسکے گرنے سے پہلے ہی اُسے چھوڑ جاتے ہین یہ لومڑی کی دانائی ہے کہ جو بجو اُسکے لئے زمین کھود کر گھر بناتا ہے اُسی کو نکال مارتی ہے - یہ گھڑیال[1] کی دانائی ہے کہ جب شکار کو نگلتا ہے تو حسرت کے آنسو بہاتا ہے - لیکن خاصکر توجہ کے قابل بات

[1] گھڑیال دریا کا رگنا جاتا ہے کہ خداترسی کے بہانہ سے لوگوں کو اپنے پھندے مین پھنسا کر نگل جاتا ہے -

ہے کہ جو لوگ جیسی کہ مسٹر پشنے پاپیتی کی بابت کہاہے
غایت درجہ کے نفس پرست ہین انکا انجام اکثر بد ہوتا
ہے اور گو وہ اپنا سارا وقت ذاتی بہتری میں صرف
کرتے ہین لیکن آخر کار دنیا کی لالہ کاری کا خود صدقہ ہوتے
ہین اور وہ دولت جسکے وہ اپنے زعم مین نفسانی
دانائی سے پر وبال باندہے ہوئے ہوتے ہین پہر کے
ہاتہون سے نکل جاتی ہے -

۴۲ - مختر مات

پیدایش کے وقت جیسے اول ذبحیات چیزین بد قطع
ہوتی ہین ایسا ہی حال تمام مختر مات کا ہے جو زمانہ کی پیداوار
ہین - مگر بر عکس اسکے جو لوگ اپنے خاندان کی ناموری
اول قایم کرتے ہین وہ اپنے متاخرین سے عموماً زیادہ
لایق ہوتے ہین اور ایسے ہی اول نظیر (الشنبر طلبکہ ہیلی ہو)

تقلید سے قایم نہین ہوتی کیونکہ انسان کی سرشت کچھہ ایسی بگڑھی ہوئی ہے کہ بُرائی کو اسمین طبعی حرکت اور نہایت مستقل دخل ہے اور نیکی جو حرکت جبریہ ہے اسکا زور ابتدامین زیادہ ہوتا ہے۔ درحقیقت ہر معالجہ ایک ایجاد ہے اور جو نئے معالجے سے کام نہین لیتا وہ ضرور نئے امراض کا مُنھہ دیکھتا ہے کیونکہ زمانہ سب سے بڑا موجد ہے اور اگر زمانہ کے انقلاب سے صورت حال فی الواقع بدتر ہوجائے اور عقل وتدبیر سے اُسکی اصلاح نہ کیجائے تو نتیجہ معلوم۔ اسمین شک نہین کہ جو کچھہ رسم ورواج سے قایم ہوجاتا ہے وہ گو اچھا نہو مگر اقل درجہ مانوس ہوتا ہے۔ جو چیزین مدت سے ملی جلی آتی ہین انکا باہم گویا اندرونی اتحاد ہوجاتا ہے مگر نئی چیزین ویسی مربوط نہین ہوتین اور گو اُنکی فایدہ بخشی سے مدد ملتی ہے لیکن اُنکی مغایرت سے انتشار ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ مثل اجنبی شخصون کے ہین جو زیادہ تر ایک اعجوبہ دکھائی دیتے ہین مگر اُنسے اُنس کم ہوتا ہے اگر زمانہ ساکن ہوتا تو یہ

سب کچھ درست ہوتا مگر وہ ایسا سریع السیر اور انقلاب
پسند ہے کہ کسی رواج کی زبردستی قایم رکھنے میں ایسا
ہی خلجان ہے جیسے کہ کسی چیز کی ایجاد میں ہے اور جو لوگ
پرانے زمانون کی اندازہ سے زیادہ تعظیم کرتے ہین
وہ نئے زمانون کی محض توہین کرتے ہین اسلئی بہتر ہے کہ ایجاد و اختراع
کے بارہ مین لوگ خود زمانہ کی چال چلیں جو ایجاد پر ایجاد
کئے جاتا ہے لیکن چپ چاپ اور بہ تدریج حتی کہ اُسکی چال
محسوس نہین ہوتی - اگر ایسا نہ ہوتا تو کوی نئی چیز کبھی دریافت
ہوئی ایجاد مین ہمیشہ بعض کا فایدہ ہے بعض کا نقصان ہے جسکا فایدہ ہے وہ اُسکا اپنی
خوش نصیبی سمجھتا ہے اور زمانہ کا شکر گزار ہوتا ہے اور جسکو نقصان
پہونچتا ہے وہ اُسے اپنا ادبار جانتا ہے اور موجد کو
کوستا ہے - یہ بہی مصلحت ہے کہ باب سلطنت مین اشد ضرورت
یا صریح فایدہ بغیر نئے نئے طریقے نکالنے مین طبع آزمائی کیجائے
اور احتیاط رکہی جائے کہ جو تغیر و تبدل ہو اصلاح کی غرض سے

۵۱ موجد کا احسانمند نہین ہوتا -

ہو یہ ٹہیک نہیں کہ تغیر و تبدل کی خواہش سے اصلاح کا دعوے کیا جائے یا خیر میں گو نئی چیز روا نہ کیجائے گر شتبہ سمجھی جائے۔ اور بقول سقراس بہتر ہے کہ ہم پرانے راستے کو اپنا اڈا بنائیں اور ادہر ادہر نظر دوڑا کر دیکہیں کہ کونسا راستہ سیدہا اور بے خطر ہے اور پہر اُسی راستہ سے آگے بڑہیں۔

۲۵۔ کارگزاری

بناوٹی پہرتی کام کے انصرام کے لئے نہایت مضر ہے یہ مثل اُس مرض کے ہے جسکو طب میں ہضم قبل از وقت یا تعجیل الہضم کہتے ہیں۔ اس سے جسم میں کچی غذا پہنچتی ہے اور چیکے چیکے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس کارگزاری

۱ قدامت اسقدر تعظیم کی مستحق ہے کہ لوگ اُسپر کہڑے ہو کر دیکہیں کہ عمدہ راستہ کونسا ہے اور جب یہ بخوبی دریافت ہو جاوے تو پہر آگے کی راہ لیں

کا اندازہ نشست کے وقت سے نہین بلکہ کام کے انصرام
سے کرنا چاہئے - گہر دوڑ دن مین جیسے لمبا قدم یا
اونچی جست دوڑ کا معیار نہین ایسا ہی ہر کام کا حال ہے کہ
وہ جی لگا کر کرنے سے جلد طے ہوتا ہے اور کچھہ ایک
ہی دفعہ اسکی بہت بڑی مقدار پر ہاتھہ ڈالنے سے نہین
ہوتا - بعض کو وقت کی کاٹ سے جلد فراغت پاتا پایا ہے
کچھہ فرضی خاتمہ یا تقسیم اوقات کر دکہانا ہی پیشنہاد ہوتا
تاکہ وہ کارگزار سمجھے جائین لیکن کام کو سمیٹ کر مختصر
کر لینا اور بات ہے اور چہانٹ کر ہلکا کرنا اور چیز[۵] جس کام
مین کئی نشستون یا جلسون مین ایسی کارروائی ہو
وہ عموماً ایک ڈالوان ڈول طور پر لیس وپیش ہوتا رہتا ہی
ایک دانشمند کا ذکر ہے کہ جب وہ لوگون کو کسی کام کے ختم کرنے مین
۲۱ جلدی کرتے ہوئے دیکہتا تہا تو یہ مثل بولا کرتا تہا - ذرا آہستہ کہ خاتمہ جلد ہو[۶]

۵ زیادہ کام تہوڑے وقت مین طے ہونا اور اسکا کچھہ حصہ ناتمام
چہوڑ کر خاتمہ کر دکہانا دو جدا جدا باتین ہین -
۶ زیادہ جلدی کم ہوتی یعنی جلدبازی مین کام جلد طے نہین ہوتا یہ لارڈ بیکن کے باپ کا قول ہے

برعکس اسکی سچی کارگذاری ایک بیش قیمت شے ہے کام کا پیمانہ وقت ہے جیسے مال واسباب کا زر ہے۔ جب کار گذاری کم نکلی تو کام گویا مہنگا پڑا - اہل سپارٹا اور اہل سپین سست کارگذار گنے جاتے ہین چنانچہ مثل ہے کہ میرا ملک الموت سپین سے آئے یعنے اگر وہان سے آئیگا تو بہت دیر کرکے آئیگا - جو لوگ کاروبار کے باب مین اول خبر پہنچائین اُنکی بات کو خوب کان لگا کر سنو۔ اور جو ہدایت کرنی ہو شروع ہی مین کرو - دوران تقریر مین اُنکا روکنا واجب نہین کیونکہ جس شخص کا سلسلہ تقریر ٹوٹ جاتا ہے اُسکی طبیعت منتشر ہو جاتی ہے اور اس انتشار مین اُسے اپنے حافظے سے کام لینے مین جو بدمزگی ہوتی ہے وہ اُسکی اپنے انداز پہ چلے جانے مین نہین ہوتی ـــ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ مقرر کی ژولیدہ بیانی سے میر مجلس کا بیجا دخل دینا زیادہ مخل ہوتا ہے۔

ایک بات کا بار بار کہنا عموماً وقت ضایع کرتا ہے لیکن
اصلی امر بحث طلب کا بار بار دوہرانا وقت کا بچانا ہے کیونکہ
اس سے بہت سی فضول گوئی کا انسداد رہتا ہے۔ لمبی
لمبی اور لچھے دار تقریرین ہی کارروائی کے لئے
سفیدین جیسے لمبے دامن کا پیراہن یا چغہ گھر دور کے لئے
ہے۔ تمہید۔ گریز۔ معذرت طلبی اور اور ایسی تقریرین
جو متکلم کی ذات سے تعلق رکھتی ہون بہت وقت ضایع
کرتی ہین اور گو یہ بظاہر شائستگی کے ساتھ ادا کیجائین
گو یا تاہم تعارف و مجلس مدعائی مین داخل ہین لیکن جب لوگون
کی طبیعتون مین کسی طرح کی بدگمانی یا مخمصہ ہو تو اصل مطلب
کو ایکایک نہین کہنا چاہئے کیونکہ جہان دل مین پہلے سے تعصب
بیٹھا ہوا ہے وہان تقریر مین تمہید ضرور ہے جس سے اسکی
تائید و تحقیق منظور کا عمل ہے۔
سب سے بڑھکر کارروائی کی جان ترتیب و تقسیم اور تفریق
اجزا ہے بشرطیکہ یہ تقسیم بال کی کھال نہو۔ جہان تقسیم ہمین

وہان کام پر اچھی طرح دخل نہین ہوتا - جہان تقسیم مین
زیادہ موشگافی ہے وہان انصرام صفائی کے ساتھ نہین
ہوتا وقت کا تعین وقت کا بچاؤ ہے اور بے اعتدالی
کی چال محض بادپیمائی ہے کام کے تین اجزا ہین تجویز
مباحثہ یا خوض تکمیل - اب اگر یہ چاہتے ہو کہ کارروائی
اچھی ہو تو صرف دوسرے جز مین بہت شخصون کو شریک
کرو - اول و اخیر چند مین محدود رکھو - جب کسی
تجویز طلب امر پر تحریری کارروائی کیجاتی ہے تو اسکے
طے کرنے مین اکثر سہولیت ہوتی ہے - ایسی کارروائی سے
خواہ وہ بالکل ہی رد کیجائے ان اب شتاب کارروائی
کی نسبت زیادہ ہدایت ملتی ہے - خاک کی نسبت خاکستر گیاہ
کا زیادہ کام دیتی ہے -

۲۶۔ نمائشی دانائی

کہتے ہیں کہ اہل فرانس جیسی بظاہر نظر آتے ہیں اس سے
زیادہ دانا ہیں اور اہل سپین ایسے دانا نہیں جیسے کہ نظر
آتے ہیں۔ یہ تفاوت قوموں کے درمیان بہ ہیئت مجموعی
خواہ کیسا ہی ہو مگر انسان اور انسان کے درمیان بالافراد
ضرور ہی رسول نے دینداری کی بابت کہا ہے کہ۔ "دیندار ہیں مگر دینداری
کی قوت سے منکر ہیں"۔ ایسا ہے حال فی الواقع دانائی و استعداد
کے اُن مدعیوں کا ہے جو شیخی بگھارنے کو تو بہت کچھ
ہیں مگر کرنے کو کچھ نہیں یہ ظاہر پرست لوگ سطح کو مجسم
کر دکھاتے ہیں جو جو نیرنگیاں اور شعبدے کرتے
ہیں وہ سب اہل فراست کے نزدیک مضحکہ اُڑانے اور
ملامت کرنے کے قابل ہیں۔ بعض ایسے شفقتی اور

خفیہ باز ہوتے ہین کہ اپنا مال و اسباب ہمیشہ دہری
ردیشنی مین دکہاتے ہین اور ظاہرا کچہہ نہ کچہہ پردہ مین
رکہتے ہین۔ وہ خود تو دل مین جانتے ہین کہ جو کچہہ وہ
کہہ رہے ہین اُسے وہ اچہی طرح نہین جانتے مگر اورون
کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُسے جانتے ہین گو اچہی طرح
ظاہر نہین کرتے۔ بعض طرز وضع اور اشارہ و کنایہ سے
کام لیتے ہین اور علامتون سے دانائی ظاہر کرتے
ہین۔ جیسی کہ سسادئے پیڑو کی بابت کہا ہے جب اُسے
اوسکی بات کے جواب مین ایک ابرو پیشانی تک چہڑہا لی
اور دوسری نیچے زنخ تک کہینچ ماری کہ میری سمجہی پسند نہین
بعض بنت چہاڑنے اور ہٹ دہرمی کرنے یا آڑے پٹنے کو
جیت سمجہتے ہین اور جس بات کو ثابت نہین کر سکتے اُسے
اعتقاد و ایمان لیتے ہین بعض جو شے اُنکی پہنچ سے باہر
ہوتی ہے اُسکی نسبت ناک چڑہاتے ہین یا پنج نکالتے ہین
گویا کہ وہ نکمی یا بیہودہ ہی۔ تاکہ اُنکی نادانی دانائی پہ

معمول ہو بعض باریکیان چھانٹنے کے عادی ہوتے
ہین اور عموماً لوگون کو موشگافیون سے بہلا کر امر
نزاعی کو یون ہی اُڑا دیتے ہین بقول آلس
گیبلیس احمق ہے وہ شخص جو زبانی لن ترانیون سے
بڑے بڑے مقاصد کو بگاڑتا ہے افلاطون نے اپنے
ایک مکالمہ مین ایک عیار منطقی کا حقارت کے ساتھہ ذکر
کیا ہے اور اُسکے مُنہ مین ایک ایسی تقریر ڈالی ہے جو
ابتدا سے انتہا تک موشگافیون سے بھری ہے ایسے
شخص اپنی سہولیت کے لئے جملہ مباحثون مین عموماً تردید
کی طرف ہوتے ہین اور اعتراض اٹھانے اور آئندہ
مشکلات بتانے مین بڑے سیان بن بیٹھتے ہین کیونکہ
جب تجویزات سے قطعاً مخالفت ہوتی ہے تو وہین
اُنکا خاتمہ ہو جاتا ہے لیکن جب اُنکو چلایا جاتا ہے تو
نئی کارروائی کرنی پڑتی ہے - یہ چھوٹی اور نمائشی دانائی
معاملات کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے - غرضیکہ کوئی

بگڑا سوداگر یا جہاں گدا اپنی دولت کا بھرم باندھنے کو ایسے توڑ جوڑ نہیں کرتا جیسے کہ یہ ہتی مغز خود فروش اپنی استعداد کی سا کھہ جمانے کو کرتے ہیں - نمائشی دانا خواہ حکمت و فریب سے شہرت پا جائیں مگر انکو کام کے لئے منتخب نہیں کرنا چاہیئے حقیقت میں کسیقدر بے احتیاط شخص کو کام سپرد کرنا اُس سے بہتر ہے کہ زیادہ ظاہر پرست کو سپرد کیا جاوے -

۲۷- دوستی

ارسطا طالیس نے ایک موقعہ پر کہا ہے کہ جو شخص تنہائی پسند ہے وہ یا تو جنگلی حیوان ہے یا فرشتہ فی الواقع سچ اور جھوٹ دونوں کا نفظوں میں اس ضبط وربط کے ساتھہ چربا اُتارنا ایک مشکل کام تھا - یہ بات تو بہت ٹھیک ہے کہ اگر کسی شخص کو صحبت انسان سے

طبعی نفرت اور اندرونی ارسیدگی ہے تو یہ کسیقدر سیرت
بہایم مین داخل ہے لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کہ اُس
نفرت و ارسیدگی کو سیرتِ ملکوتی سے کچھہ نسبت ہے بجز
اسکے کہ وہ محض خلوت گزینی کی خوشی سے نہو بلکہ ایسی
خلوت کی خواہش و شوق سے ہو جسکا مقصود لذت روحانی
اور وصال الہی ہو - بعض بت پرستون نے اسباب
مین بڑے بڑے دعوے کئے ہین اور انکے معتقدون
نے انپر بڑے بڑے حاشئے چڑھائے ہین - مثلاً فلان
شخص سو برس مراقبہ مین رہا اور توفیقات غیبی رکھتا تھا
فلان پر وحی نازل ہوتی تھی فلان معجزات کرتا تھا اور
زندہ ہی آسمان پر چلا گیا - فلان تائیدات غیبی سے دیوتا
بن گیا - گو یہ باتین خلاف واقع اور فریب کی چالین
ہون مگر پُرانے زمانے کے بہت سے صحرا گزین زاہدون
اور دین مسیحی کے اماموں کو انہیں ٹھیک ٹھیک اور قرار
واقعی بہرہ حاصل تھا - لوگ اس بات کو کم سمجھتے ہین کہ خلوت

کیا شے ہے - اور اُسکی کہانتک حد ہے صحبت کچھہ انبوہ
کو نہین کہتے - اگر محبت نہین تو صورتین محض ارژنگ کی
سورتین ہین اور بات چیت محض جہانجھہ کی جھنکار ہے۔
لاطینی زبان مین ایک کہاوت ہے - بُڑا شہر بڑا ویرانہ"
یہ کسیقدر یہان صادق آتی ہے کیونکہ بڑے شہر مین
احباب متفرق ہوتے ہین - وہان اکثر وہ میل جول اور
اختلاط حاصل نہین ہوتا جو نزدیک کے پڑوس مین ہوتا
ہے - ہم یہ کہہ سکتے ہین اور یہ سچ ہی ہے کہ سچے دوستون
کا نہونا ایک سوگی تنہائی اور سردہ تجرد ہے بلکہ اُنکے بغیر
دُنیا محض ایک ویرانہ ہے - اور تجرد کے ان معنون مین
بہی جس شخص کی سرشت اور جذبات کی ترکیب مین دوستی
کا مادہ نہین اُسکا خمیر حیوان کا ہے - انسان کا نہین۔
دوستی کا ایک بڑا ثمرہ یہہ ہے کہ مختلف قسم کے جذبون سے
جو اُبال اور ترنگ دل مین اُٹھتے ہین انسے وہ خالی ہوکر
تسکین پاتا ہے - دیکھا جاتا ہے کہ امراض تشنج اور امتلاس

جسم کے لئے نہایت خطرناک ہین - کچھ ایسا ہی حال دل کا ہی
تنقیہ جگر کے لئے عشبہ تنقیہ تلی کے لئے فولاد پھیپھڑے کے لئے
گندک کا ست - دماغ کے لئے جند بدستر استعمال کیجا سکتی
ہے لیکن دل کا تنقیہ سچے دوست بغیر کسی اور نسخہ سے
نہین ہوتا دوست کو رنج و راحت - خوف و امید شکوک
تجویزات اور اور ایسی باتین بتلائی جا سکتی ہین جنسے دل
پر افسردگی چہا رہی ہو اور اُس سے دل ہلکا ہو جاتا ہے
جیسے کہ خادم دین کے رو برو گناہ کا اعتراف کرنے
سے ہوتا ہے -

یہ ایک عجیب بات ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ اور فرمانروا
ہی دوستی کے اس ثمرہ کو بہت عزیز رکہتے رہے ہین حتی کہ
وہ کبھی بار اُنکے واسطے اپنی سلامتی اور عظمت کو جوکہون
مین ڈالتے ہین - وجہ یہ ہے کہ بادشاہون کو حشمت و جاہ کے
اعتبار سے اپنی رعایا اور ملازمون سے بہت بُعد ہوتا
ہے اسلئے اُنکو یہ ثمرہ اُسوقت تک نصیب نہین ہوتا جبتک

کہ اُسکے حاصل کرنے کے لئے وہ بعض شخصوں کو بڑے گراہی
رفاقت مین نہ لین اور تقریبا ہمسری کا درجہ نہ بخشین ایسین
اکثر قباحتین بہی پیدا ہوتی ہین - اج کل ایسے شخصون کو
منقبول خاص یا مقرب خاص لبتے ہین گویا کہ یہ شفقت یا اختلاط
کا معاملہ تہا لیکن لاطینی نام زیادہ موزون اور با دلیل
ہے یعنی یار غمگسار - کیونکہ یہ یکجہتی پر دلالت کرتا ہے
صاف دیکہا جاتا ہے کہ اس ثمرہ کا شوق کچہہ بیوقوف اور
شوریدہ مزاج بادشاہون ہی کو نہین رہا بلکہ جو نہائیت
دانا اور نہائیت مدبر ہو گزرے ہین اُنکو بہی رہا ہے
چنانچہ انہون نے اکثر اپنے بعض ملازمون کو اپنا ہمدم و ہمنفس
بنایا اور خود بہی اُنکو دوست کہا اور اورون سے بہی
کہلایا اور اُنکے ساتہہ ایسا گہرا یارانہ رکہا جو عوام مین
ہوتا ہے -

جب سلادوما کا فرزند انہا تو اُسنے پاپیئی کو جو بعد ازان
پاپیئی اعظم کہلایا اُس مرتبہ کو پہنچایا کہ پاپیئی اُسی سے بزرگ

کا دم مارنے لگا چنانچہ ایک دفعہ سلاؔ کی کوشش کے
مقابلہ مین پامپئی نے اپنے ایک دوست کو قنصل کا عہدہ دلایا
اور جب سلاؔ اسپر ذرا جھنجلایا اور کچھ بڑھ کر بولنے لگا
تو پامپئی اسی پر الٹ پڑا اور بولا آپ چپ رہین - لوگ
چڑھتے سورج کو پوجتے ہین - ڈوبتے کو نہین[1] ..

جولیس قیصر سے بروٹس نے وہ رسوخ پیدا کیا کہ قیصر
نے اپنی وصیت مین اُسکو اپنے بھتیجے کے بعد وارث حقیقت معطل
قرار دیا - یہہ وہ شخص تہا جو قیصر کو زبردستی اُٹہا کر
سینیٹ مین لیگیا اور اوسکی قتل کا باعث ہوا قیصر تو
بعض بدشگونیون اور خاصکر اپنی بیوی کیلفرنیا کی وحشت
انگیز خواب کے سبب سینیٹ کو برخاست کرنا چاہتا تہا
مگر اس شخص نے اسے بازو سے پکڑ کر آہستگی سے کرسی پر سے
اُٹہا لیا اور کہا کہ مجہے امید ہے کہ آپ سینیٹ کو اُسوقت
تک برخاست نہین کرینگے جبتک کہ آپکی بیوی اچہا خواب

[1] یعنی پامپئی بڑہ رہا ہے اور سلاؔ گہٹ رہا ہے اور پامپئی کو مددگار زیادہ ہین

نہین دیکہہ لیتی معلوم ہوتا ہے کہ قیصر اسپر اسقدر
مہربان تہا کہ اینٹونیئس نے اُسے ایک چہٹی مین جسکی
نقل سلسرا نے بعینہ ایک ہجو یہ کلام مین لکہی ہے ساحر
کہا ہے گویا کہ اُسنے قیصر پر جادو کر رکہا تہا - آگسٹس
قیصر نے اگریپا کو جو نسل کا رزیل تہا اس عروج پر پہنچایا
کہ جب قیصر نے میسینس سے اپنی بیٹی جولیا کی شادی
کی بابت مشورہ لیا تو میسینس نے اُسے صاف کہا کہ آپ
نے خود سر بلندی اگریپا کو دے رکہی ہے اُس سے
لازم آتا ہے کہ یا تو آپ اُسے اپنی دامادی مین
قبول کیجیے یا قتل کرا دیجیے کوئی اور تیسری صورت
نہین طیبیریئس قیصر کے ساتہہ سجانس نے وہ یگانگت
حاصل کی وہ دو نو دوستون کا جوڑا کہلاتے تہے
طیبیریئس نے اسے ایک چہٹی مین لکہا وہ ہماری
باہمی دوستی کے سبب مین نے یہ باتین تجہسے نہین
چہپائین تہے ان دونو کی باہمی اعلی محبت کے سبب سینٹ

ے بالا تفاق دوستی کے نام پر ایک سندر بنوایا
گویا کہ وہ ایک دیوتا تہی ایسا ہی حال یااوس سے
بہی بڑہکر سویریس اور پلاٹینس کا تہا کیونکہ سویریس
نے اپنے بڑے بیٹے کو پلاٹینس کی دختر سے شادی
کرنے پر مجبور کیا اور اکثر پلاٹینس کا طعن و تشنیع بہی اپنے
بیٹے کی نسبت روا رکہتا تہا - ایک چہٹی مین اوسنے سینٹ
کو لکہا کہ مجہے اس شخص سے ایسی محبت ہے کہ مین چاہتا ہون
کہ وہ مجہسے زیادہ دیر زندہ رہے اگر یہ بادشاہ
ٹراجن یا مارکس اریلیس کیطرح کریم النفس
ہوتے تو یہ گمان ہو سکتا تہا کہ وہ سب تپاک افراط
مروت کا نتیجہ تہا مگر چونکہ وہ بڑے دانا مستحکم مزاج
قویدل اور نہایت درجہ کے خودپرست تہے اسلئے
صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنی خوشحالی کو اگو یہ ایسے اعلے درجہ
کی تہی کہ نوع انسان مین بہت کم شخصون کو نصیب ہوی ہی ناقص و ناتمام ۵۷

۵۷ مجرد شخص بہ تقراض کے ایک نہایت ڈہب سے تشبیہ دیتا ہے -

جانتے تھے اور اُسکا پورا کرنیکو دوست کے محتاج تھے - پھر لطف یہہ ہے کہ ان بادشاہوں کے عیال و اطفال اور بھتیجے بھی تھے اور اُنکے دل کا وہ آرام حاصل نہو سکا جو دوست سے ہوتا ہے -

کامینیس نے اپنے اول آقا ڈیوک چارلس المعروف دلیر کی نسبت جو کچھہ لکھا ہے وہ بھی ذکر کرنے کے قابل ہے یعنی وہ کسی کو اپنا راز نہیں بتاتا تھا اور خاص کر وہ راز جس سے اُسکو زیادہ تشویش ہوتی تھی نتیجہ یہہ ہوا کہ پچھلے عمر مین اس ضبط سے اُسکی دماغ مین خلل آگیا اور عقل مین فتور پیدا ہوگیا فی الواقع اگر کامینیس چاہتا تو یہی رائے اپنے دوسرے آقا لوئیس یازدہم کی نسبت بھی قایم کر سکتا تھا کیونکہ اُسکے عارضہ کا باعث بھی ضبط ہی تھا فیسا غورث کی یہ مثل دل مخور گو مبہم ہے مگر دراصل درست ہے - اسکی اصلی تعبیر یہ ہے کہ

جس شخص کا کوئی ایسا دوست نہین جس سے دل کا حال
کہکر وہ خود اپنے دل کے لئے گھن ہے - لیکن ایک بات نہایت
عجیب ہے اور اُسیکا ذکر کرکے ہم دوستی کے اس ثمرہ
کو ختم کرتے ہین - وہ یہ ہے کہ دوستون کے پاس اپنا
حال ظاہر کرنے سے دو متضاد اثر پیدا ہوتے ہین یعنی خوشی
بڑھتی ہے اور غم گھٹتا ہے - کیونکہ دوست کو اپنی خوشی
مین شریک کرنے سے خوشی زیادہ ہوتی ہے اور غم مین
شریک کرنے سے غم کم ہوتا ہے - فی الواقع یہ ثمرہ انسان
کے دل کے لئے ایسا ہی مفید ہے جیسے کہ کیمیا گرون کے
نزدیک اُسکے جسم کے لئے پارس ہے - جو متناقض تاثیرین
وہ پیدا کرتا ہے وہ سب طبیعت کی اصلاح اور فائدہ
کے لئے ہین لیکن کیمیا گرون کی مثال کو چھوڑ موجودات
کے نظام تام کو دیکھا جائے تو وہان بھی بعینہٖ یہی صورت
پائی جاتی ہے چنانچہ مجسمات مین اتحاد سے کسی طبعی قوت
کے عمل کو بھی استحکام و تقویت ہوتی ہے

اور ساتھہ ہی کسی سخت صدمہ یا دباؤ کا زور ہی
ضعیف و بے اثر ہوتا ہے۔ ایسا ہی حال دل کا ہے۔
دوستی کا دوسرا ثمرہ عقل کے لئے صحت بخش اور سودمند
ہے جیسے کہ پہلا جذبات کے لئے ہے۔ کیونکہ جذبات مین
تو دوستی گویا آندہی اور بہکڑ سے سطلع صاف کرتی ہے
مگر عقل مین خیالات کی تیرگی و پراگندگی کا پردہ اٹھا کر دن
کا نور دکھاتی ہے۔ بہ صرف اُس نیک صلاح پر اطلاق
نہین رکھتا جو دوست سے ملتی ہے بلکہ قبل اسکی کہ صلاح
کی نوبت پہنچے یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جس شخص کے
دماغ مین بہت سے خیالات بہرے ہون اُسکی عقل اور
ذہن دوسرے شخص کے ساتھہ گفتگو کرنے اور اُسے اپنا حال
بتانے سے صاف اور روشن ہوجاتے ہین۔ وہ اپنے
خیالات کو زیادہ آسانی سے گہیاتا ہے اور اُنکا سلسلہ
زیادہ قرینہ سے جماتا ہے اور دیکھتا ہے کہ لفظون کا
لباس پہنانے سے اُنکی کیا صورت ہوجاتی ہے۔ اخیر مین

جس قدر تھا اس سے زیادہ دانا ہو جاتا ہے - غرض
ایک گھنٹے کی گفتگو مین وہ بات حاصل ہوتی ہے جو دن
بھر کی سوچ بچار سے نہین ہوتی - طمطالیس نے شاہ
فارس سے کیا خوب کہا ہے "تقریر مثل اُس پارچہ
مشجر کے ہے جو کھولکر دکھایا جاتا ہے - جس سے
اسکا نقش و نگار جون کا تون ظاہر ہوتا ہے اور دماغ
مین خیالات کی وہ صورت ہے جو پارچات کی گٹھڑون
مین ہے" عقل کے سمجھاؤ کے لئے دوستی کا یہ دوسرا
ثمرہ کچھ ایسے احباب ہی کا محتاج نہین جو صلاح و مشورہ
دے سکتے مین (گو یہ فی الواقع بہتر ہوتے ہین) بلکہ یون ہی
انسان بہت کچھ سیکھ لیتا ہے اور اپنے ہی خیالات
ظاہر کرکے اپنی عقل کو سان جیسی چیز سے جو خود نہین کاٹتی
صیقل کر لیتا ہے غرضکہ انسان کا کسی مورت یا تصویر کے
سامنے اپنا حال بیان کرنا بہت بہتر ہے کہ اسکے خیالات
یون ہی دبے رہین -

اب دوستی کے اُس ثمرہ کی تکمیل کے لئے اس امر کا ذکر
کیا جاتا ہے جو زیادہ صاف اور عوام کے مذاق کے موافق ہے
وہ صلاح نیک ہے جو دوست سے ملتی ہے ۔ ہیراقلیطس
نے اپنی پہیلیوں میں ایک جگہ کیا خوب کہا ہے "خشک
روشنی ہمیشہ بہتر ہوتی ہے" درحقیقت جو روشنی
اِن کو دوسرے شخص سے مشورہ میں ملتی ہے وہ
اُس روشنی سے زیادہ خشک اور صاف ہوتی ہے
جو خاص اپنی عقل و رائے سے نکلتی ہے کیونکہ یہ ہمیشہ
اسکے جذبات و عادات سے مرطوب و آلودہ ہوتی ہے
دوست کے مشورہ اور ذاتی مشورہ میں اتنا فرق ہے
جتنا دوست کے مشورہ اور خوشامدی کے مشورہ میں
ہے کیونکہ انسان کا کوئی اور شخص ایسا خوشامدی نہیں
جیسے کہ وہ اپنا آپ ہے اور دوست کی آزادی کے برابر
اس ذاتی خوشامد کا کوئی اور تدارک نہیں ۔ مشورہ دو قسم
کا ہے ایک اخلاقی ۔ دوسرا کاروباری ۔ اول نفس

کی صحت قایم رکہنے کے لئے نہایت عمدہ نسخہ ناصح
شفق کی نصیحت ہی۔ اپنا آپ محاسبہ لینا ایک تلخ دوا ہی
جو کبہی کبہی سخت مخالف اور مفر پڑتی ہے۔ اخلاق کی عمدہ
کتابون کا مطالعہ بہی کسیقدر مفید رہیگا اور بے اثر ہے
اپنے عیبون کا اورون مین دیکہنا بعض اوقات اثر
ایسا ہی مفر ہے لیکن سب سے عمدہ نسخہ اکیا با عنبار تاثیر
کیا با عنبار ذایقہ دوست کی نصیحت ہے۔ یہ ایک عجیب
بات ہے کہ بہتسے لوگ (اور خاصکر اعلی درجہ کے
کسی متنبہ کرنے والے دوست کے نہونے کی صورت مین
ایسی ایسی صریح خطاؤن اور سخت خرابیون کے مرتکب
ہوتے ہین جنسی انکی عزت و دولت دونو برباد ہوتی
ہین۔ بقول سینٹ جیمس وہ ایسے شخص ہین کہ بعض
اوقات آئینہ دیکہتے ہین اور اسیوقت اپنی صورت
اور خد و خال بہول جاتے ہین۔
دوم کاروبار کے باب مین انسان خواہ اپنے دل مین

یہ خیال کرے کہ ایک آنکھ سے دو آنکھیں زیادہ نہیں دیکھتیں یا یہ کہ کھلاڑی ہمیشہ تماشائی سے زیادہ دیکھتا ہے یا یہ کہ انسان غصہ میں بھی الف با کے حروف[۱] اول گر گنبیر بنا رہ سکتا ہے یا یہ کہ بندوق جیسی ٹھیک پر چلائی جاتی ہے ویسی ہی بازو پر رکھکر بھی چلائی جا سکتی ہے اور ایسی ہی اور دل لگتی خیالات اور بلند پروازیوں سے خواہ وہ کیسا ہی آزاد اور عقل کل بن بیٹھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کاروبار کی درستی کے لئے معقول مشورہ کی مدد ضرور درکار ہے - اگر کسی شخص کا یہ خیال ہو کہ مشورے کرنا متفرق طور پر واجب ہے یعنی ایک کام میں ایک شخص سے اور دوسرے میں دوسرے سے تو یہ بھی کسیقدر غنیمت ہے - شاید اس سے بہتر ہے کہ بالکل ہی نہ کیا جائے مگر اسمیں دو اندیشے

---

[۱] استعمال کے موقعوں پر انسان الف ب کے حروف اول کر یا تک کی گنتی گنکر اپنے غصہ کے اول جوش کو ضبط کر سکتا ہے -

ہیں۔ ایک یہ کہ اُسکو سچا مشورہ نہیں ملیگا کیونکہ سچے
اور پکے دوست کے سوا اور شخص جو مشورہ دیتا ہے
وہ فائدہ یا غرض سے خالی ہوتا ہے۔ مشورہ دینے
والا اُسے ٹیڑہا ترچھا کر کے بیچ میں کچھہ اپنا مطلب رکہہ لیتا
ہے۔ دوسرا یہ کہ ایسا مشورہ گو نیک نیتی سے دیا
جائے مفرد و نا قابل اطمینان ہوتا ہے اسمیں کچھ قدر
زہر اور کچھ قدر تریاق ملا ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ اُس
طبیب کی مثال ہے جو کسی خاص مرض کے معالجہ کے
قابل سمجھا جاتا ہے مگر حالات جسم سے نا واقف ہے
ممکن ہے کہ وہ سردست شفا کی صورت دکھائے مگر کسی
اور بات سے صحت کو ایسا بگاڑ دے جس سے مریض کا
والعیاذ مریض کی ہلاکت ہو لیکن دوست جو کل حالات سے
واقف ہوتا ہے اس بات کا بھی احتیاط رکھتا ہے کہ کسی
معاملہ موجودہ کی اصلاح و انتظام میں کوئی نئی دقت پیدا
ہو۔ پس متفرق مشوروں پر بھروسا نہیں کرنا چاہئے۔ الخ

بجائے اطمینان و ہدایت کے حیرانی و گمراہی ہوتی ہے۔
دوستی کے ان دو افضل ثمرون یعنی تسکین جذبات اور تقویت
رائے کے بعد اخیر ثمرہ آتا ہے جو انار کیطرح بہت سے دانون
سے بھرا ہے۔ اس سے میری مراد ہر کام مین اور ہر موقع
پر مدد کرتی اور ہر طلب و یا مین مین شریک ہونا ہے۔ یہان
دوستی کے رنگارنگ فوائد کی حقیقت ظاہر کرنیکا بہتر طریق
یہ ہے کہ اسباب کو غور سے دیکھا جائے کہ دنیا مین بہت
سی باتین ایسی ہین جنکو ہر انسان خود نہین کرسکتا اور
اس سے ثابت ہوجائیگا کہ زمانہ سلف کی یہہ مثل کہ دوست
اپنا ایک شخص ہے کسقدر رکھتی ہے کیونکہ دوست اپنے
آپ سے ہی بڑھکر ہے۔ انسان کے سر پر موت کھڑی ہے
اور اکثر وہ بعض ایسی چیزون کی آرزو مین مرجاتا ہے
جنپر وہ خاصکر دل لگائے ہوئے ہوتا ہے مثلاً بچون کی
پرورش و تعلیم اور شادی یا کسی اور کام کا انصرام وغیرہ
اب اگر کسی شخص کا دوست صادق موجود ہے تو وہ

بہت کچھہ اس بات سے مطمئن ہو سکتا ہے کہ اُسکے بعد بھی اُن
چیزون کی خبرگیری ہوتی رہے گی۔ اس صورت مین
انسان کی خواہشون مین گویا دو ہری جان ہے انسان
صاحب جسم ہے اور وہ جسم ایک ہی جگہہ رہ سکتا ہے
لیکن جہان دوستی ہو وہان معاشرت کے تمام کام
گویا اُسکے اور اُسکے نائب کے سپرد ہین کیونکہ وہ اُنکا
اہتمام والصرام اپنے دوست کی معرفت کر سکتا ہے۔ بہت
سی باتین ایسی ہین جنکو انسان دلیری یا وقعت کے
ساتھہ خود نہین کر سکتا اور نہ کہہ سکتا ہے۔ وہ اپنی
حسنات کا آپ کم ذکر کر سکتا ہے۔ تعریف کرتا ہوا تو
اور بھی جھجکتا ہے حیا مانع ہے بعض اوقات منت وسماجت
یا التجا کو گوارا نہین کرتا۔ علی ہذا القیاس۔ لیکن یہ سب
باتین دوست کے مونہہ مین سہاونی ہین گو اُسکی اپنے
منہ مین موزون نہین۔ پھر انسان بہت سے ذاتی
تعلقات رکہتا ہے جنکو وہ توڑ نہین سکتا۔ بیٹے سے

وہ صرف باپ کی شفقت سے اور جورو سے صرف خاوند
کے منصب سے اور دشمن سے خاص قیود کے ساتھ ہمکلام
ہو سکتا ہے مگر دوست پر یہ حفظ مراتب ضرور نہیں وہ
جیسی موقع ہو اسکے موافق کا رتبہ ہو سکتا ہے یہ باتیں تو
بیشک ایسی ہیں مگر میں نے جن صورتون میں انسان ٹھیک ٹھیک
اپنا دوست آپ نہیں ہو سکتا اُنکے لئے ایک قاعدہ باندھ
دیا ہے۔ جسکا کوئی دوست نہیں اُسے زندگی
کا کچھ لطف نہیں۔

سچے دوستون کا نہونا سب سے بڑی تنہائی
ہے۔ بیوفائی کا مناسب صلہ دوستون کی محرومی
ہے۔ جو نئے دوست بناتا ہے وہ نئے فرائض اختیار
کرتا ہے۔ کسی شخص کی دولت میں کسی اور کے ساتھ
حصہ کشی کرنی ایک کمزور دل کی علامت ہے ٭

۲۸ - خرچ

دولت خرچ کرنیکے لئے ہے اور خرچ کرنا عزت اور نیک کاموں کے واسطے - پس غیر معمولی خرچ موقع کی حیثیت کے موافق کرنا چاہئے کیونکہ جو ذاتی تباہی[1] انسان خود اختیار کرتا ہے وہ اُسکو ملک اور مذہب دونوں کے لئے ہو سکتی ہے - لیکن معمولی خرچ انسان کی آمدنی کے موافق اور ایسے انتظام کے ساتھ ہونا چاہئے کہ اُسکی بساط کے اندر رہے اور فریب بازی اور ملازمان کی حق تلفی نہو اور اُسکا نمود ایسی حکمت و خوبی کے ساتھ ہو

[1] جیسے قومی عاشق اپنے ملک کے فائدہ کے لئے ذاتی تباہی یا تصدق گوارا کرتے ہیں ویسے ہی اہل مذہب بعض اوقات اپنا مال و دولت اپنے مذہب کی بھینٹ کرتے ہیں -

کو جو حساب لوگون کے تخمینے سے کم نکلے درحقیقت اگر انسان خرچ
اپنا اپنے برابر رکہنا چاہتا ہے تو اپنا معمولی خرچ اپنی آمدنی کے ایک نصف تک
اور اگر دولتمند ہونا چاہتا ہے تو صرف ایک ثلث تک رکہے۔ بڑے آدمیون
کے لئے کچھہ یہ کسر شان نہین کہ ذرا بزرگی کو چہوڑکر اپنے کاروبار پر نگاہ
ڈالین۔ بعض اسمین ہیچی ہتٹی ہین صرف بے پرواہی سے نہین بلکہ
ہمت خیال سے ہی اگر کاروبار بگڑا ہوا نکلا تو انکو رنج ہوگا
مگر سلای ڈالکر دیکہے اور آلائشین صاف کئے بغیر زخم اندمال
نہین پاتا۔ جو شخص اپنے کاروبار کی دیکھہ بہال خود نہین کرسکتا
اُسکے لئے ضرور ہے کہ جن لوگون سے وہ کام لے انکو خوب
جانچ کر اسور رکہے اور اکثر بدلتا رہے کیونکہ نئے شخص
اکثر ڈرکر چلتے ہین اور عیار کم ہوتے ہین۔ جو شخص اپنے
کاروبار کی دیکھہ بہال کبہی کبہی کرسکتا ہے اُسے مناسب
ہے کہ تمام خرچ کا ایک معقول تخمینہ باندہ رکہے۔ اگر کوئی
شخص کسی ایک قسم کے خرچ مین زیادتی کرتا ہے تو اُسے
ضرور ہے کہ کسی اور قسم مین ویسی ہی بچت رکہے مثلاً اگر

کہانے مین فضول خرچ ہے تو پوشش مین کفایت شعار ہو اور گہر کے خرچ مین زیادتی کرتا ہے تو اصطبل مین بچکر چلے - علیٰ ہذا القیاس - اگر سب قسمون کے خرچون مین زیادتی کیجا تے تو نتیجہ تباہی ہے - قرضہ اُتارنے کے لئے کاروبار کے یکایک سمیٹنی سے ایساہی نقصان پہنچ سکتا ہے جیسی کہ کہینچا تانی سے زیادہ عرصہ لئے جانے سے پہنچتا ہے - کیونکہ زود فروشی عموماً ایسی ہی مضر ہے جیسی کہ سود کا جُڑتا چلا جانا ہے - اسکے علاوہ کاروبار کے دفعتہً سمیٹ لینے مین پہر اُلجہاو کا خطرہ ہے کیونکہ تنگی ہی یکایک نکل جانے کی صورت مین انسان کی پہلی عادات پہر عود کرآتی ہین - مگر جو شخص کاروبار کو بہ تدریج سمیٹتا ہے وہ کفایت شعاری کی عادت پکڑتا ہے اور اپنے دل اور کاروبار دونو پر قابو حاصل کرتا ہے درحقیقت جب شخص کو اپنا کاروبار سدہارنا ہو وہ چہوٹی چیزون سی نفرت نہ کرے اور عموماً خرچ کی چہوٹی چہوٹی رقوم

کا تخفیف کرنا ایسا معیوب نہین جیسے کہ چھوٹے چھوٹے فایدون پر جہک پڑنا ہے۔ اخراجات کے شروع کرنے مین احتیاط لازم ہے کہ وہ شروع ہو کر جاری رہ سکین مگر جو موقع ہاتھ سے نکلی ہوتے پھر ہاتھ نہین آتے ؎ انہین و ہوم وہام کرنا مغالفہ ہین

۲۹۔ سلطنتون اور قومون کا اصلی اقتدار

ایک دعوت کے جلسہ مین تھامسطاقلیس یونانی سے سارنگی بجانے کی استدعا کی گئی اور وہ جھوٹتے ہی بولا کہ مین سارنگی بجانی تو نہین جانتا پر ایک چھوٹے قصبہ کو بڑا شہر بنا سکتا ہون۔ اتنا بڑا دعوی تو رعونت وخودنمائی مین داخل ہی لیکن اگر اسکا اطلاق عام کیا جاتا تو وہ ایک حکیمانہ رائے اور قول سنین

سمجھا جاتا - اب اگر ان الفاظ کے معنی ذرہ اگہیکر استعارہ کے طور پر کیے جائین تو اُنسے منتظمان ملکی کی دو مختلف قابلیتین ظاہر ہوتی ہین - کیونکہ اگر مشیرون اور مدبرون کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو اُن مین ایسے ہی (گو شاذ و نادر) پائے جاتے ہین جو چہوٹی ریاست کو بڑی ریاست بنا سکتے ہین پر سارنگی بجانی نہین جانتے اور ساتہہ ہی ایسے بہت ہوتے ہین جو سارنگی بجانی تو خوب جانتے ہین پر چہوٹی ریاست کو بڑی ریاست نہین بنا سکتے بلکہ اُنکی استعداد اُلٹی اس قسم کی ہوتی ہے کہ ایک بڑی سرسبز اور چلتی ہوی ریاست کو تباہی اور زوال مین ڈالین - درحقیقت جن کمینی چالون اور نٹ کہٹیون سے بُہت سے مدبر اور ناظم اپنے آقاؤن سے رسائی اور عوام مین وقعت حاصل کرتے ہین وہ سب سارنگی نوازی سے کچہہ بہتر نہین سمجھی جا سکتین کیونکہ وہ

صرف وقت کے وقت مرغوب اور خود اُنہین کے لئے مفید ہوتی ہین کچھہ اُس ریاست کی بہتری اور ترقی کے لئے نہین ہوتین جسکو وہ ملازم ہوتے ہین ایسے مدبر اور ناظم بہی ہوتے ہین جو معاملات کی گرہ کشائی اور انصرام کرنے اور اُنکو صریح ابتری اور اُلجہاو سے بچانے کے لائق سمجھے جاسکتے ہین مگر ساتھہ ہی اس بات کا بالکل مادہ نہین رکھتے کہ کسی ریاست کی قوت واقتدار اور دولت کو ترقی و وسعت دیسکین - الغرض کارپرداز جو کچھہ ہون سو ہون اب ہم اصلی مقصود یعنی سلطنت اور قومون کی اصلی عظمت اور اُسکے حصول کے وسایل کا ذکر کرتے ہین - یہہ وہ بات ہے کہ ہمیشہ بڑے بڑے زبردست بادشاہون کے پیش نظر رہنی چاہیے تاکہ وہ نہ تو اپنی فوجی طاقت کو بہت بڑی سمجھکر بیہودہ مہمات مین اُلجھہ پڑین اور نہ اُسے ناچیز جانکر بزدلی و نامردی کے منصوبے اختیار کرین -

کسی عملداری کی عظمت باعتبار وسعت ملک پیمائش مین آسکتی ہے ۔ اصل و مالگزاری کی عظمت حساب سے جانی جاسکتی ہے ۔ آبادی کی کیفیت مردم شماری سے معلوم ہوسکتی ہے ۔ شہرون اور قصبون کی تعداد و عظمت نقشون اور گرُدون سے ظاہر ہوسکتی ہے مگر اصلی طاقت اور فوجی قوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے اور صحیح صحیح قیاس باندھنے مین جو مغالطہ ہوسکتا ہے اُس سے بڑھ کر معاملات مُلکی مین کسی اور امر مین نہین ہوسکتا ۔ آسمان کی بادشاہت کسی ہرے بیج یا پہل سے مقابلہ نہین کی گئی ملکہ ایک رائی کے دانہ سے کی گئی ہے جو نہایت ہی کم مقدار ہے مگر خاصیت اور رطافت مین ایسا ہے کہ جلد پھوٹ نکلتا ہے اور پھیل جاتا ہے ایسا ہی حال عملدار یون کا ہے ۔ بعض مُلک کی وسعت کے اعتبار سے تو بڑی ہوتی ہین مگر اُنمین ترقی کا مادہ یا حکومت کا سلیقہ نہین ہوتا اور بعض گو وسعت و مقدار مین چھوٹی ہوتی ہین

مگر انہین ترقی کا ایسا بیج ہوتا ہے کہ وہ پہیل کر بڑی بڑی سلطنتین یا قومی طاقتین بن سکتی ہین -

مستحکم شہر اسلحہ و سامان حرب کے گودام - عمدہ نسلون کے گہوڑے لڑائی کے رتہہ ہاتہی - سلاح خانے - توپخانے وغیرہ یہ سب تاوقتیکہ قوم تنومند و جنگجو اور سرباز اور فن سپہ گری مین طاق نہو اُس بہیڑ کی مثال ہے جو شیر کا چمڑا اوڑہے ہوے ہو جہان ہمت و مردانگی نہین وہان فوج کی کثرت بہی چندان وقعت نہین رکہتی کیونکہ بقول ورجل بہیڑون کی کثرت سے بہیڑیے کو کبہی تشویش نہین ہوتی اربیلا کے میدان مین ایرانیون کا لشکر مور و ملخ سے بہی سوا تہا سکندر کی فوج کے سردار اُسے دیکہہ کر گہبرا گئے اور سکندر کے پاس آکر شبخون کے ملتجی ہوئے مگر سکندر نے جواب دیا کہ مین فتح کا چورانا نہین چاہتا اور آخر بلا دقت فتح پائی ڈیگنیس شاہ آرمینا چار لاکہہ کی جمعیت کے ساتہہ رومیون کے مقابلہ

کے لیے ایک پہاڑ ہی پر فرد کش تہا اور جب اُسے دریافت
ہوا کہ دوہ ما کی فوج جو سامنے سے بڑہی چلی آتی تہی
چودہ ہزار سے زیادہ نہین تو مسکرا کر بولا کہ یہ لوگ
سفارت کے لیے تو زیادہ ہین مگر جنگ کے لیے بہت
کم ہین لیکن شام سے پہلے ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ اُسکا
ٹڈی دل اُنکے سامنے بالکل بے حقیقت تہا اور اُسے بڑی
کشت وخون کے ساتہہ شکست ہوئی ایسی ہی اور
بہت نظیرین موجود ہین جن سے پایا جاتا ہے کہ سپاہ
کی کثرت اور شے ہے اور مردانگی اور چیز۔ پس ثابت ہوا
کہ کسی ملک کی عظمت کا ایک بڑا جز یہ ہے کہ اُسمین
جنگجو نسل کے لوگ آباد ہون۔ جہان بزدل اور
نازنین قوم ہین بازوؤن کے اعصاب مین سکت نہین
وہان روپیہ ہی جو عموماً اعصاب جنگ گنا جاتا ہے کچہہ
کام نہین دیتا۔ جب کرئیسس نے شیخی مین اپنا زروجواہر
سولن کو دکہایا تو سولن نے کہا۔ صاحب من اگر کوئی

ایسا دشمن چڑھ آئے جسکا لوہا آپکے لوہے سے بہتر ہو
تو وہ اُس تمام زر و جواہر کا مالک بن سکتا ہے " پس
کسی فرمانروا یا ملک کو اپنی جنگی قوت پر اُسوقت تک ناز ان
ہونا چاہیئے جبتکہ اُسکی کہڑی فوج اپنی ہی قوم کے
جانباز اور بہادر سپاہیوں کی نہو - برعکس اسکے جن
والیان مُلک کی رعایا جنگجو اور سرفروش ہو اُنکو اپنی
قوت پر بہروسا رکہنا چاہیئے - بشرطیکہ وہ اور نیچ سے
خود لے سکتے ہوں - جو اُجرتی فوج ہے (اور یہ ایکسا قسم
کی فوج ردیف ہے) اُسکی نسبت بیشمار مثالین موجود
ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مالک یا والی مُلک اسپر
بہروسا کرتا ہے وہ کچہہ عرصہ کے لیے خواہ کیسے ہی پر و بال
نکالے مگر وہ سب جلد جہڑ جاتے ہین -

برداشت دلاوری دو نو کبہی اکہٹی نہین ہو سکتین -
ممکن نہین کہ ایک ہی شخص یا قوم شیر ببر بہی ہو اور
خربار کش بہی ہو - جو قوم محصول و خراج کے بوجہہ کے نیچے

دبی ہو وہ کبھی بہادر و جنگجو نہین ہو سکتی - یہ ہیچ ہے
کہ جو خراج رعایا یا دگلا رعایا کی رضامندی سے لگایا
جاتا ہے اُسکا دباؤ لوگون کی دلاوری پر کم پڑتا ہے
یہ بات زیادہ تر ممالک نہیں کی خراج بنادی مین
اسقدر انگلستان کی فضلمندی مین دیکھی جاتی ہے -
یہ خیال رہے کہ اسوقت ہم دل کے خواص کا ذکر کررہے
ہین کچھہ زر و دینار کا نہین - غرض یہ ہے کہ جو خراج و
محصول رضامندی سے لگایا جاتا ہے اور جو بلا رضامندی
تجویز کیا جاتا ہے ان دونون کا دل پر مختلف اثر پیدا
ہوتا ہے خواہ وہ دونو صورتون مین وہ تعداد مین برابر
ہو - اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جس قوم پر خراج
کا زیادہ بوجھہ ہے وہ سلطنت کے لائق نہین -
جو قومین حصول عظمت کی تمنا رکہتی ہین اُنکو اس بات
کا بہی خیال رکہنا چاہئے کہ اُنکے امرا و عمائد کی تعداد بہت بڑہ
نہ بڑہتی جائے کیونکہ اس سے عام رعایا بمثل ایک گنوار

سپاہیان کے خدمتگار سے بڑھکر نہین رہتی جنگلون اور
نبون ہی کو دیکھہ لو کہ جہان بڑے بڑے درخت بہت
گنجان ہین وہان زیر درختی کبھی اچھی طرح نہین نپتی
بلکہ چہوٹے چہوٹے پیڑ اور جہاڑ بیابان بن کر رہجاتی ہین۔
ایسا ہے حال ملکون کا ہے کہ جہان خاصون کی کثرت ہی
وہان عوام مبتذل حالت مین رہتے ہین حتی کہ سو مین
ایک شخص بہی زرہ پوشی کے لائق نہین نکلتا اور خاصکر
پیدل سپاہ کے لئے جو لشکر کی ناک کٹتی جاتی ہے۔ ایسی صورت
مین ملک مین آبادی زیادہ اور طاقت کم ہوتی ہی چنانچہ
انگلستان گو وسعت و آبادی مین فرانس سے بہت
کم ہے مگر ہمیشہ غالب رہا ہے۔ وجہ یہہ ہے کہ انگلستان
مین متوسط درجہ کے لوگ عمدہ سپاہی ہوتے ہین
اور فرانس کے کسان ایسی نہین ہوتے۔ اسباب مین
ہنری ہفتم شاہ انگلستان کی حکمت عملی جسکا مفصل حال
مین نے اُسکے سوانح عمری مین بیان کیا ہی نہایت جستہ اور

تعریف کے قابل تھی اُسنے کسانون کے وسایل معاش
اور مکانون کا ایک اندازہ باندہ دیا اور انھین اس
مقدار سے زمین بانٹ دی کہ وہ اسپر اپنی گزر فراغت
کے ساتھہ گزارہ کر سکین - حالت غلامی مین زمین
اہل مالکون کے ہاتھہ رہی محض اجورہ دارون کے
ہاتھہ نہ رہی - یہہ بے شبہہ وہی کیفیت ہے جو ورجل
نے پرانے اٹالیہ کی بیان کی ہے یعنی کاشتکاری اور
زمینداری کی ایک شئی ہے"

ایک اور طبقہ کا ذکر کرنا بہی ضرور ہے اور یہہ جہانتک مجھکو
علم ہے بالکل انگلستان سے مخصوص ہے اور شاید پولنڈ
کے سوا اور کہین پایا نہین جاتا اس سے میری مراد
امرا اور شرفا کے آزاد ملازمون اور خدمتگارون کا
طبقہ ہے - یہہ لوگ زمیندارون سے کچہہ کم نہین بلکہ زیادہ

ملہ جو اپنی مرضی سے نوکری کرتے ہین اور جسوقت چاہین اُسی وقت چہوڑ سکتے
ہین - یہہ نہین کہ ریاست کے ساتہہ خرید ہوئے یا بیچے جائیں -

نہین ہوتے اسلیئے امرا و شرفا کا عماد نہ شان و شوکت اور دہوم دہام اور تجمل و جلوہ اور مہمان نوازی کا برتاؤ رکہتا فی الواقعہ سمجہا جاتا عظمت کو بہت تقویت پہنچاتا ہے۔ برعکس اسکے انکا چہپا رہنا اور گمنام طور پر رہنا فوجی قوت مین افلاس پیدا کرتا ہے۔

له
ہر صورت مین یہ انتظام کرنا ضرور ہے کہ بخت نصر کے درخت سلطنت کا انتہ

له سلطنت فارس کو جو مصر سے باکریا اور حدود مشرق تک پہیل گئی تہی ایک چہوٹی سی قوم نے تار تار کیا سلطنت روما جبکہ اندازہ سے زیادہ وسیع ہوگئی تو وہ شل ایک مردہ لاش بن گئی جسپر دنیا کے گدہ اور شکاری پرندے چارون طرف سے آ دہمکے اور ایک زمانہ تک اُسے نوچ نوچ کر کہاتے رہے۔ یہ قوت و وسعت کا تفاوت ہے۔ ہر سلطنت کو دو خطرے ہین۔ بیرونی حملہ اور اندرونی بغاوت۔ سلطنت کے بہت وسعت پکڑ جانے سے ممکن ہے کہ ہر ایک کی ذاتی سپاہ یا اصلی قوم کی حفاظتی سپاہ ان دونون خطرون کے روکنے کے قابل نہو جب سلطنت روما بہت بڑہ گئی تو اُسے لاطینیون کو حق توطن عطا کرنا پڑا اسلیئے کہ اسکا تنہ سب صوبون اور اطالیہ کو بطور شاخون کے برداشت نہین کر سکتا تہا۔

ایسا بڑا ہو کہ شاخون اور ڈالون کا بوجھہ برداشت کر سکے - یعنی ملک یا والئی ملک کی اصلی رعایا اُس اجنبی رعایا کے مقابلہ مین کافی ہو جو اُسکے زیر حکومت ہو - اس صورت مین جو ملک غیرون کو حق توطن عطا کرتے ہین کشادہ دل ہین وہ ہی سلطنت کے لایق ہین - یہہ سمجہنا خام خیالی ہے کہ ایک چہوٹی سی مٹہی بہر قوم دنیا مین غایت درجہ کی جوانمردی وحکمت عملی کے ساتہہ ایک بہت بڑی وسیع سلطنت پر حاوی ہو سکتی ہے - ممکن ہے کہ وہ کچہہ عرصہ سنبہالے رہے مگر آخر یکایک گر جاتی ہے اہل سپارٹا حق توطن عطا کرنے کے باب مین بہت محتاط تہے - نتیجہ یہ ہوا کہ جبتک وہ گہٹے رہے اُسوقت تک مضبوط رہے مگر جب پہیل گئے اور اُنکی شاخین اور ڈالیان اُنکے تنہ کے لئے زیادہ بدہل ہو گئین تو وہ یکایک آندہی کے پہل کی طرح لڑکہڑا کر گر پڑے - غیرون کو اپنے مین شامل کر لینے کے باب مین کوئی قوم ایسی کشادہ دل

نہین ہوئی ہیں کہ اہل روما تہے یہ منصوبہ موافق پڑا اور
اُنکی سلطنت نہایت درجہ کی عظمت کو پہنچی - اُنکے ہان حق توطن
جسے وہ حق تمدن کہتے تہے نہایت درجہ تک عطا کیا جاتا تہا
یعنی صرف حق تجارت یا حق ازدواج یا حق وراثت ہی نہین
بلکہ حق رائے دہی اور حق اعزاز بہی عطا ہوتا تہا - اور پہر
یہ صرف خاص خاص شخصون ہی کو نہین بلکہ خاندانون کے
خاندانون اور شہرون کے شہرون اور کبہی کبہی قومون کی قومون
کو دیا جاتا تہا - اسکے علاوہ غیر ملکون مین بستیان بہی
بسلاتے تہے جس سے روما کی بود اور قومون کی سرزمینون
مین جا لگتی تہی اور فاتح و مفتوح دونو کی آئین و قوانین
کے اجتماع سے شیر و شکر کی کیفیت ہو جاتی تہی گویا کہ یہ
نہین اہل روما دنیا پہ پہیل گئے تہے بلکہ دنیا اہل روما مین مل گئی
تہی یہی عظمت کا معراج تہا - کبہی کبہی مجہے سپین کو دیکہکر تعجب
آتا ہے کہ اُسنے اپنے اصلی باشندون کی ایسی قلیل جمعیت
کے ساتہہ اپنی سلطنت کو کیونکر زیر کرکے تہام رکہا ہے لیکن

حقیقت میں سپین کا گھیر بہیت مجموعی ایک بڑے
بھاری تنہ کا درخت ہے جو دراصل روما اور سپارٹا
کی نسبت بہت بڑھکر ہے اور اسکے علاوہ گو وہان حق
توطن کشادہ دلی سے عطا نہین کیا جاتا مگر ایک اور دستور
جاری ہے جو اس سے دوسرے درجہ پر ہے یعنی اہل
سپین تمام قومون کے آدمیون کو اپنے معمولی سپاہیون
کی سپہ بندی یا کٹری فوج مین عموماً بلا امتیاز بھرتی
کر لیتے ہین بلکہ کبھی کبھی اُنکو اعلے درجہ کے فوجی عہدے
بھی دیتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُسوقت اپنی
اصلی جمعیت کی قلت کو محسوس کرتے ہین جیسے کہ فرمان
شاہی مشتہرہ حال سے پایا جاتا ہے۔

یہ بات تحقیق ہے کہ جن فنون مین مکانون کے اندر
بیٹھکر چپ چاپ کام کرنا پڑتا ہے اور جن نفیس مصنوعات
مین قوت بازو کی نسبت انگلیون کی نزاکت اور پھرتی
زیادہ درکار ہے انکا مشغلہ سپاہیانہ جبلّت پر ایک

گہرا دباؤ ہے - تمام جنگجو قومین عموماً کسیقدر سست ہوتی
ہین اور محنت ومشقت کی نسبت خطرہ کو زیادہ پسند
کرتی ہین - اُنکا عزم قایم رکہنے کے لئے ضرور ہے کہ
اس خطرہ پسندی کے سیلان کو بہت زیادہ دباؤ مین
نہ رکہا جائے - اس باب مین سپارٹا و ایتہنز
اور اور قدیم ملکون کو یہہ بڑا فائدہ حاصل تہا کہ انکے ہان
غلام رکہنے کا دستور جاری تہا - ایسی صنعت ودستکاری
کا کام عموماً غلام کیا کرتے تہے مگر غلامی کی رسم قانون
عیسوی نے اکثر جگہون سے اُٹہا دی ہے - اب اُس سے
ملتی جلتی تدبیر یہہ ہے کہ وہ کام زیادہ تر غیر قومون کے
لوگون سے لیا جائے اور اس مطلب کے لئے وہ بہت
آسانی سے مل سکتے ہین اور مُلک کے عام باشندون کو
کثرت سے ان کامون مین لگایا جائے یعنی زمینداری
آزاد ملازمت - حرفت کاری جسمین قوت ومردانگی
درکار ہو مثلاً لوہاری ومعماری ونجاری وغیرہ سپہگری

اس شمار سے باہر ہے۔

لیکن سب سے بڑھکر سلطنت اور عظمت کے لئے بڑی
بات یہ ہے کہ قوم کو سپہ گری کا خاص شوق ہو اور وہ
پیشہ سلاح بندی کو اپنا فخر و اعزاز سمجھتی ہو۔ کیونکہ جن
باتوں کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ محض سلاح بندی کی
قابلیت پیدا کرنیکے وسائل ہیں اور قابلیت بلا ارادہ
اور بلا شوق کچھہ حقیقت نہیں رکھتی۔ (رؤمولس نے اپنی
وفات پر یہہ افواہ اڑا دی گئی تھی یا گھڑت گھڑی گئی
تھی) اہل روما کو ایک فرمان بھیجا کہ سب سے بڑھکر یہ
فن سپہ گری میں مہارت پیدا کریں اور پھر روئے زمین
پر تسلط کریں۔ حکومت سپارٹا کی عمارت بالکل اگو دانائی
کے ساتھہ نہیں) اسی بنیاد اور مدعا پر کھڑے کی گئی اور
اٹھائی گئی تھی۔ اہل فارس اور اہل مقدونیہ کی عظمت کی
چمک تھی گال و جرمن و گاہتہ و سیکسن و نارمن وغیرہ
کی کچھہ عرصہ کے لئے رہی یعتر کون کی آجتک چلی جاتی ہے

گو بڑے تنزل پر ہے۔ یورپ کی عیسائی قومون مین
وہ فی الواقع اہل سپین کو حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص
اُسی بات مین زیادہ کامیاب ہوتا ہے جسمین وہ زیادہ
دل لگاتا ہے یہ امر محتاج تشریح نہین۔ صرف اتنا ہی
کہنا کافی ہے کہ جو قوم فن جنگ سے خاص لگاو نہین رکھتی وہ
کبھی حصول عظمت کی امید نہین کرسکتی۔ برعکس اسکے زمانہ کا یہ ایک
نہایت بدیہی کشف ہے کہ جن قومون مین پیشہ سپہ گری زیادہ
عرصہ قایم رہتا ہے (جیسے کہ اہل روما اور ترکون مین جاری
رہا) وہ بڑی ترقیات کر دکھاتی ہین اور جن مین ایک محض محدود
عرصہ رہتا ہے اُنکو بھی عموماً اُس زمانہ مین وہ عظمت حاصل
ہوتی ہے جسکے سبب وہ بعد مین مدت تک ایسی حالت
مین بھی بنی رہتی ہین جبکہ اُنسے سپہ گری کا پیشہ اور ہتھیارون
کا استعمال چھوٹ جاتا ہے۔

اسی کی ذیل مین ایک ضمنی بات یہ ہے کہ کسی مُلک کا کوئی
قومی قانون یا رواج ایسا ہونا چاہئے جو بظاہر لڑائی کی

جایز وجہ ٹہرایا جاسکے کیونکہ انسان کو انصاف سے بالطبع
ایسا لگاؤ ہے کہ وہ اقل درجہ بعض ظاہری وجوہات
اور بہانون کے سوا جنگ مین جسکا نتیجہ بہت سی مصیبت
وتباہی ہے پیش دستی نہین کرتا ترک اپنی شرع
یا مذہب کے پہیلانے کو وجہ جنگ سمجھتے ہین یہ ایک ایسا عذر
ہے کہ وہ جسوقت چاہین جنگ کی چھیڑ چھاڑ کرسکتے ہین اہل
روما سلطنت کی حدود کا بڑہانا جبکہ ایسا کیا جاتا تہا اپنے
فوجی سردارون کی اعلے عزت سمجہتے تہے مگر جنگ شروع
کرنیکے لئے وہ صرف اسی پر کفایت نہین کرتے تہے پس جو
قومین عظمت کا دعوی کرتی ہین انکو اول یہ چاہیے کہ جہ
مقرر تہین انکی سرحدی رعایا یا سوداگرون یا سفیرون کو
پہنچی ہون انکو جانین اور کسی اشتعالک پر یکایک نہ اچہل
پڑین اور دوم اپنے مددگارون اور دوستون کی سعادت
و مددکرنے مین مستعد و آمادہ رہین۔ جیسے کہ اہل روما کا
قاعدہ تہا۔ انکی یہ صورت تہی کہ اگر انکے مددگارون کو

وقت پڑے پر مدد کی ضرورت ہوتی تہی اور وہ کئی اور
قوموں سے بہی جنکیہ ساتہہ اُنکا معاہدہ حفاظت باہمی ہوتا
تہا الگ الگ مدد کے خواستگار رہتے تہے تو اہل روما
انہیں ہمیشہ پہل کرتے تہے اور کسی اور کو یہہ عزت حاصل کرنے
نہیں دیتے تہے - زمانہ سلف مین کسی خاص فریق کی طرفداری
یا ملکی آئین و انتظام کے ضمنی اتحاد کی غرض سے جو لڑائیان کیجاتی تہین
(جیسے کہ اہل روما نے یونان کی آزادی کے لئے یا اہل لاسیڈیمونیا اور
اہل ایتہنز نے حکومت جمہوری اور حکومت شرفائیہ کے قایم کرنے یا گرانے
کیواسطے یا بعض نے انصاف یا حمایت کے بہانہ سے غیر ملکوں کی رعایا کو ظلم
و تعدی سے چہڑانے کے لئے لین علی ہذا القیاس) میرے نزدیک بالکل جائز
نہیں سمجہی جاسکتین اب صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو قوم فوج کشی کی
جائز ضرورت کو نہیں جانتی وہ عظمت کی توقع نہیں کر سکتی -
کوئی شخص بلا ریاضت تندرست نہیں رہ سکتا قالب عنصری ریاضت کا
ہی محتاج ہے جیسا کہ قالب ملکی یہی کیسی سلطنت یا مملکت کے لئے اصلی ریاضت
فی الواقع ایک جائز اور عزت بخش جنگ ہے

خانہ جنگی تو گویا تپ کی حرارت ہے - لیکن جو جنگ غیر ملک کے ساتھ کیجاتی ہے وہ ریاضت کی حرارت ہے اور اس سے قومی جسم تندرست رہتا ہے - کیونکہ امن مین ملک آرام طلب ہوجاتا ہے - مردانہ ہمت جاتی رہتی ہے - نزاکت گھر کر جاتی ہے - اخلاق بگڑ جاتے ہین - عیش کے لئے اُسے خواہ کچھ ہی سمجھ لو مگر عظمت کے لئے ہمیشہ بہت کچھ مسلح رہنا ضرور ہے ایک آزمودہ کار سپاہ کے ہمیشہ تیار رکھتے ہین گو خرچ زیادہ پڑتا ہے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جس سے تمام پڑوس کی قومون پر عموماً سیاست بیٹھتی ہی یا اقل درجہ شہرت پیدا ہوتی ہے - اسکی نظیر سپین مین پائی جاتی ہے کہ جہان ایک کار دیدہ سپاہ کوئی ایک سو بیس سال سے کہین نہ کہین برابر رہتی چلی آئی ہے - بحری تسلط حصول عظمت کا ایک خاص ذریعہ ہے پامپئی نے قیصر کے مقابل جو تیاری کی تھی اُسکی نسبت سسرو ایک مکاتبہ مین اٹیکس کو یون لکھتا ہے - پامپئی کی چال بالکل مسطا فلیس

کی چال ہے کیونکہ اُسکا یقین ہے کہ جو شخص سمندر کا مالک
ہے وہی سلطنت کا مالک ہوگا" اسمین شک نہین کہ اگر
وہ حماقت سے دیری کرکے اُس چال سے انحراف نکرتا
تو وہ قیصر کو تھکا مارتا۔ دیکھا جاتا ہے کہ بحری لڑائیون
سے بڑے بڑے نتیجے نکلے ہین۔ ایکٹیم کی لڑائی نے دنیا
کی سلطنت کا فیصلہ کیا لیپنٹو کی لڑائی سے ترکون کی عظمت
رک گئی۔ ایسی بہت مثالین موجود ہین جن مین بحری لڑائیون
سے جنگ کا اخیر خاتمہ ہوا لیکن یہ جبھی ہوتا ہے کہ جب
بادشاہ یا قوم اپنی تمام طاقت کو جنگ کے داؤ پر رکھہ
دیتی ہین یہ بات تحقیق ہے کہ جسکو سمندر پر تصرف ہی اُسکو
بڑی آزادی حاصل ہے کہ جسقدر چاہے لڑائی کی جوکھون
اُٹھائے اور جسقدر نہ چاہے نہ اٹھائے۔ برعکس اسکے بری
طاقت کو خواہ وہ کیسی ہی زبردست ہو اکثر بہت بڑی
دقتون کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج کل اہل یورپ کو بحری
طاقت سے اور یہ سلطنت برطانیہ کلان کے خاصکر حصہ مین

آئی ہوئی ہے) فی الواقع بڑا غلبہ حاصل ہے کچہہ تو اسلئے کہ یوروپ کی اکثر سلطنتین بالکل بری ہین بلکہ بہت کچہہ سمندر سے گہری ہوئی ہین - اور کچہہ اسلئے کہ یوروپ ہند کی دولت ظاہرا بہت کچہہ بحری تسلط کا نتیجہ ہے -

زمانہ سلف مین بہادرون کو جنگ سے جو ناموری اور عزت حاصل ہوتی تہی اُسکی نسبت زمانہ حال مین کچہہ تاریکی سی پائی جاتی ہے - آج کل جنگجوؤن کا دل بڑہانے کے لئے بہادری کے بعض تمغے اور طبقے مقرر کئے گئے ہین گو وہ فوجی اور ملکی دونو قسمون کے آدمیون کو بلا امتیاز عطا کئے جاتے ہین - کبہی کبہی خاندانی ڈہال پہ کوئی اعزازی یادگار بڑہا دیجاتی ہے - مجروح سپاہیون کے لئے بعض اسپتال ہوتے ہین - علیٰ ہذا القیاس - لیکن زمانہ سلف مین فتح کے مقام پر یادگارین بنائی جاتی تہین جو جنگ مین مرتے تہے اُنکے واسطے مقبرے تعمیر ہوتے تہے اور مرثیہ خوانی کیجاتی تہی زندون کو پہولون کے تاج اور ہار پہنائے جاتے

تھے - خطاب سلطان جو بعد ازان دنیا کے بڑے
بڑے بادشاہون نے تقلیداً اختیار کر لیا ہے دیا جاتا
تھا - جنگ سے واپس آنے پر سپہ سالارون کے لئے دہوم دہام
کے جلوس مرتب ہوتے تھے - لشکر کے توڑ دینے پر اہل
لشکر کو انعام و اکرام سے مالامال کیا جاتا تھا - یہ وہ باتین
ہین جنسے تمام لوگون کے دلون مین بہادری و جوانمردی
کا جوش پیدا ہوتا تھا لیکن سب سے بڑہکر اہل روما کا
جلوس تھا - یہ کچھہ ظاہری تکلف یا نمائش کے لئے نہین
ہوتا تھا بلکہ ایک نہایت پرمعنی اور محترم دستور تھا - ایسی
نئین باتین ہوتی تہین سپہ سالارون کی عزت - مال
غنیمت سے خزانہ کی معموری سپاہ کو داد و دہش لیکن
یہ عزت شائد شخصی حکومت کے موافق نہین بجز اسکے
کہ وہ خود بادشاہ کی ذات یا اسکے بیٹون سے مخصوص
ہو جیسیکہ روما کے شہنشاہون کے عہد مین ہونا تھا چنانچہ
جو فتوحات وہ بذات خود حاصل کرتے تھے انکی اصلی

جلوس اپنے اور اپنے بیٹون کے واسطے مختص
رکہتے تہے اور سپہ سالارون کو بعض اعزازی
خلعت و نشان صرف اُن فتوحات کی بابت عطا ہوتے
تہے جو رعایا حاصل کرتی تہی -

الغرض کوئی شخص اس چہوٹے سے قالب انسانی مین
حکمت و تدبیر سے بقول مقدس اپنے قدکو ہاتہہ بہر بہی
نہین بڑہا سکتا لیکن شخصی یا جمہوری حکومت کے بڑے
قالب مین بادشاہ یا قوم کو اپنی حکومت کی وسعت و عظمت
بڑہانے کا اختیار رہوتا ہے کیونکہ جن اساسی قوانین
اور انتظامی اصول اور ضوابط کا اوپر ذکر ہوا ہے اُنکی
نافذ کرنے سے وہ اپنی اولاد اور وُرثا کے لئے
عظمت و اقتدار کا بیج بو سکتی ہے لیکن عموماً ان باتون پر
عمل نہین کیا جاتا بلکہ نصیب پر مدار رکہا جاتا ہے -

۳۴۔ تدبیر صحت

اسمین ایک حکمت ہے جو قواعد طب سے باہر ہے۔ اپنے ذاتی تجربے سے چیزون کا فائدہ نقصان جاننا حفظ صحت کا ایک نہائیت عمدہ نسخہ ہے۔ جو چیز طبیعت کے موافق نہو اُسکا استعمال ترک کرنا ایک حکمت ہی لیکن یہ کہنا اطمینان کے قابل نہین کہ جس چیز سے ظاہرا ضرت نہین پہنچتی اسکا استعمال جاری رکھنا روا ہے کیونکہ جوانی مین طبیعت مین زور ہوتا ہے اور اُسوقت انسان کئی بے اعتدالیان کرگزرتا ہے جنکی سزا بڑھاپے مین بھگتنی پڑتی ہے۔ بڑھاپے کی آمد کا خیال رکھو

اور یہ مت سمجھو کہ جوانی کی زیادتیاں بڑھاپے مین برابر
جاری رہ سکتی ہین ہر زمانہ سے دعوت جنگ محال ہے۔
احتیاط رکھو کہ غذا کا کوئی بڑا جز یکایک تبدیل نہ کیا جائے
اور اگر ضرورت مجبور کرے تو باقیماندہ اجزا کو اُسیقدر
بدل کر موافق بنا لو۔ کیونکہ ایک چیز کی نسبت بہت چیزون کا
تبدیل کرنا کم خطرناک ہے اور یہ فطرت اور تمدن دونو کا
ایک راز سربستہ ہے۔ اپنی خورش و خواب اور
ورزش و لباس وغیرہ کی عادات پر نگہ رکھو اور جس چیز
کو مضر سمجھو اُسکی کوشش کرکے آہستہ آہستہ ترک کرو لیکن
اگر اس اصلاح مین کسیطرح کی تکلیف دیکھو تو اُسے پہر
اختیار کر لو۔ کیونکہ جو چیز عموماً اچھی اور خوشگوار سمجھی جاتی
ہے اور جو چیز بالخصوص اچھی اور طبیعت کے موافق ہے ان
دونو مین امتیاز کرنا مشکل ہے۔ کہانے سونے اور ورزش
کے وقت زندہ اور خوش مزاج رہنا عمر بڑہانے کا ایک عمدہ
قاعدہ ہے۔ دل کے جذبون اور مشغلون مین جو حسد غصہ

خوف وتشویش اندرونی - جلبن - نازک اور پیچیدہ
باتون کی تلاش - طیش یا خوش طبعی کی زیادتی - ضبط غم
ہین ان سب کو ترک کرو - اپنی امیدین قایم رکھو - سستی
کی نسبت خوش مزاجی کو مقدم جانو طرح طرح کی لذائذ سے
حظ اُٹھاؤ - افراط سے پرہیز کرو - نادرات وعجائبات یعنی
نئی چیزون کا شوق نہ رکھو - ایسی کتابون کا شغل رکھو جسمین
دل رنگین خیالات اور اعلی مقاصد کا مرجع ہو مثلاً تاریخین
اور قصص کہانیان - اور موجودات کے تصورات - اگر تندرستی
مین دوا سے قطعاً احتراز کیا جائے تو ضرورت کے وقت وہ
طبیعت کے لئے بالکل اجنبی ہوگی - اگر اسکی بہت عادت
کر لیجائے تو بیماری کے وقت وہ کوئی غیر معمولی اثر پیدا نہین
کریگی - میرے نزدیک خاص موسمون مین خاص غذا کا
استعمال دوا کے لگاتار استعمال سے بہتر ہے بشرطیکہ وہ
عادت مین داخل نہ ہوگئی ہو کیونکہ ایسی غذاؤن سے جسم
مین تبدیلی زیادہ اور تکلیف کم ہوتی ہے - اپنے جسم کی کسی

ئی کیفیت سے نفرت مت کرو بلکہ اسکی نسبت راہ طلب
کرو - بیماری مین زیادہ تر تندرستی کا اور تندرستی
مین ریاضت کا خیال رکھو - جو لوگ تندرستی مین سختی
اٹھانے کے عادی ہین وہ اکثر ایسی ویسی بیماریون مین
صرف غذا اور احتیاط سے شفا پا سکتے ہیں [illegible] نے تندرستی
واستقامت کے باب مین ایک بڑا مسئلہ حل کیا ہے کہ انسان
متضاد چیزون کا ہیر پھیر اور ادل بدل تو کرے لیکن اس
خیال سے کرے کہ بالمقابل زیادہ خوشگوار نتیجہ نکلے اور وہ
بہ حیثیت طبیب اگر ساتھ ہی حکیم ہوتا تو کبھی ایسا نہ کہہ سکتا روزہ
رکھنا اور پیٹ بھر کھانا اور خاصکر پیٹ بھر کھانا - جاگنا اور
سونا اور خاصکر سونا - نشست رکھنا اور ورزش کرنا
اور خاصکر ورزش کرنا - اور ایسی ہی اور باتین باقاعدگی
چاہتی ہین - اس سے طبیعت نشو ونما پاتی ہے اور ساتھ ہی جسمانی
عارضون کی مدافعت کے لئے زور پکڑتی ہے بعض طبیب
مریض کا خوش کرنا اور اسکی مزاج کے موافق چلنا پسند

کرتے ہین اور مرض کے اصلی علاج پر زور نہین دیتے - بعض طب کے عام قواعد کے ایسے پابند ہوتے ہین کہ مرض کے علاج مین مریض کی حالت کا کافی لحاظ نہین کرتے۔ بہر حال میانہ روی کا معالجہ بہتر ہے - اور اگر کوئی ایک ایسا شخص دستیاب نہو تو دو تو قسمون کے دو کو شریک کرو - جو لیاقت مین زیادہ مشہور ہو اُسکے ساتھ ایسے کا بلانا بھی واجب ہے جو تمہارے مزاج سے زیادہ واقف ہو -

۳۱ - شک

خیالات میں شکوک[ل] ایسے ہیں جیسے کہ پرندوں میں چمگیدڑ ہیں جو ہمیشہ شفق کی دھندلی روشنی میں اڑتے ہیں - فی الواقع اُنکا رفع کرنا یا اقل درجہ قابو میں رکھنا ضرور ہے انسے دل پہ تاریکی چھا جاتی ہے - دوست ہاتھہ سے جاتے رہتے ہیں - کاروبار میں ہرج ہوتا ہے کہ وہ بلا مزاحمت برابر نہیں چل سکتا - وہ بادشاہوں کو ظلم پر اور خاوندوں کو بدگمانی پر اور داناؤں کو بے ہمتی

[ل] شکوک کا اُسوقت زیادہ زور ہوتا ہے جبکہ کسی امر کی نسبت ہمارا علم صاف اور صحیح نہیں ہوتا -

وافسردگی پر مایل کرتے ہین - وہ دل کے نقص نہین
بلکہ دماغ کے نقص ہین کیونکہ وہ نہایت قوی دل شخصون مین
بہی گہر کر لیتے ہین جیسی کہ ہینری ہشتم شاہ انگلستان کی مثال
ہے - وہ غایت درجہ کا شکیہ مزاج اور نہایت درجہ کا
مضبوط دل تہا - ایسی طبیعت مین انسے نقصان کم پہنچتا ہی کیونکہ
وہ عموماً یون ہی قبول نہین کرلئے جاتے بلکہ سوچ سمجہہ کر
قبول کئے جاتے ہین خواہ عام اس سے کہ معقول ہون یا
غیر معقول - لیکن خطرناک طبیعتون مین وہ بہت جلد جڑ پکڑ
جاتے ہین جسقدر انسان کو اصل حالات کا علم کم ہوتا ہی
اُسیقدر زیادہ شک پیدا ہوتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ
معلومات بڑہائی جائین - یہ نہین کہ شکوک کو دبایا جائی -
تم کیا چاہتے ہو - کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جنکو تم کام پر مامور
کرتے ہو اور جنسے تمکو معاملہ پڑتا ہے وہ ولی ہین ؟ کیا تم
یہ خیال نہین کرتے کہ وہ اپنی اغراض بہی رکہتے ہین اور
انکو اورون کی نسبت اپنی ذات سے زیادہ اخلاص ہے

شکوک کے اعتدال مین رکھنے کا اس سے بہتر کوی طریق نہین کہ ادہر تو انکا صحیح ہونا ممکن سمجہا جاے اور ادہر انکو غلط جانکر قابو مین رکھا جائے کیونکہ انسان کو شکوک سے وہین تک کام لینا چاہئے جہانتک کہ اسباب کی پیشبندی مقتضی ہو کہ انکے صحیح نکلنے کی صورت مین اُسے نقصان نہ پہنچے - جو شکوک انسان کا دل خود بٹورتا ہے وہ محض مکہیون کی بہنبناہٹ ہین مگر جو شکوک حالت عملی سے ابہارے جاتے ہین اور رکہا ہون اور سر گوشیون سے دماغ مین ڈالے جاتے ہین وہ نیش کا حکم رکہتے ہین - فی الواقع شکوک کے گھنے جنگل مین راستہ صاف کرنیکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ جس شخص پر شک ہو اسپر انہین کہلے طور پر ظاہر کیا جائے اس سے انکی حقیقت پہلے کی نسبت زیادہ کہل جاتی ہے اور ساتہہ ہی وہ شخص زیادہ محتاط ہو جاتا ہے اور آئندہ شک کی وجہہ پیدا کرنے سے باز رہتا ہے لیکن یہ برتاو بدطینت شخصون سے نہین کرنا چاہئے کیونکہ وہ جب ایک دفعہ یہ دیکھہ لیتے ہین کہ انکی نسبت شک ہے

تو کبہی راستی اختیار نہین کرتے - اہل اطالیہ کے ہان ایک کہاوت ہے کہ شک سے اخلاص رخصت ہوتا ہی لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ اخلاص کو جوش دلا کر خود رخصت ہو[1] .

۳۲ - تقریر

بعض اپنی تقریر مین جیسی ذہن کی تعریف چاہتے ہین کہ وہ ہر بحث و مباحثہ مین پورا اتر سکتی ہین ویسی قوت ادراک کی نہین چاہتے کہ وہ چیزون کی ماہیت دریافت کر سکتی ہین - گویا یہ جاننا تعریف ہے کہ کیا کہنا چاہیے اور یہ

[1] جس شخص کے اخلاص کی نسبت اسکو دوست یا آقا کو شک پیدا ہوا اُسے اُس شک کی وجہ سے یوں قائمی نہین اختیار کرنی چاہی بلکہ زیادہ اخلاص دکہلانا چاہی تاکہ شک رفع ہو جائے جو اخلاص شک سے مغلوب ہوتا ہے وہ منتقیہ ہے - جسکی نسبت شک ہی وہ اپنی غرض مین ہتین -

ہنیں کہ کیا سوچنا چاہئے - بعض کو بعض عام مسایل اور
کوالف میں درک ہوتا ہے لیکن وہ رنگ آمیزی ہنیں کر سکتے
اس قسم کا نقص عموماً نفرت خیز ہوتا ہے اور جب ایک دفعہ
ظاہر ہو جاتا ہے تو اسکا مضحکہ اڑایا جاتا ہے - تمہید
اٹھانا اور بہر قرینہ باندہنا اور کسی اور بات کا چلانا تقریر
کا نہایت معظم سوانگ ہے کیونکہ اس میں انسان
تابک ٹہار ہتا ہے - تقریر اور عام مکالمہ میں بہتر ہے
کہ موقع کی چلی ہوئی بات کو دجہات سے - افسانوں
کو دلائل سے - استفسار سوالات کو اظہار رائے سے
ظرافت کو سنجیدگی سے رنگ آمیز اور مزین کیا جائے
کیونکہ یوں ہی بے تکی اُڑانا اور سامعین کا بار
خاطر ہونا محض ہتو تا پن ہے - بعض محل ایسے ہیں جہاں
ظرافت ممنوع ہے یعنی مذہب - معاملات ملکی - عزت و بزرگی
کسی شخص کا چلتا ہوا ضروری کام ہر صورت قابل رحم - مگر
بعض ایسے ہوتے ہیں کہ سکوت کو اپنے ذہن کی خواب سمجھتے ہیں

تا وقتیکہ کچھہ زہر نہ اگل لین انکو چین نہین آتا - ایسی طبیعت کو قابو مین
رکھنا چاہیے - تازیانہ کا استعمال بجگہ کرو اور لگام کو خوب مضبوط پکڑ کر
رکھو" اور عموماً انسان کو نمکینی و تلخی مین فرق جاننا ضروری ہے -
فی الواقع جو شخص ہجوگوئی کی دُہن رکھتا ہے وہ جیسے اورون کو اپنے
ذہن سے ڈراتا ہے ایسی ہی اُسے اورون کی یاد وحشت سے ڈرنا
پڑتا ہے جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے اور زیادہ
تسکین پاتا ہے اور خاصکر ایسی صورت مین کہ وہ ایسے سوالات
جنسے وہ استفسار کرتا ہے اُنکی واقفیت سے متعلق پوچھے جاتے
کیونکہ اس سے اُنکو تو بات چیت مین جی بہلانے کا شغل مل جاتا ہے
اور وہ خود برابر معلومات حاصل کرتا رہتا ہے لیکن
یہ ضرور ہے کہ اُسکے سوالات پیچیدہ اور دقیق نہون کیونکہ
یہ ممتحن کا کام ہے - نیز یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اورون کو اپنی اپنی
باری بولنے کا موقع دے - اگر بعض ایسے ہون جو غلبہ
پانا اور سارا وقت لینا چاہتے ہون تو اُسے ایسی

۵ ظرافت و بغض سے انسان پر جو طنزیہ چوٹ کیجاتی ہے اُسے وہ فراموش کرتا ہے

تدبیر کرنی چاہیے کہ انہیں علیحدہ کرکے اوروں کو
پیش کرے جیسے کہ راگی ان رقاصوں کی نسبت کرتے
ہیں جو زیادہ لمبا ناچ ناچتی ہیں - اگر تم کبھی
ان باتوں کو چھپاؤ جنکی نسبت یہ سمجھا جاتا ہو کہ تم
جانتے ہو تو کسی اور وقت جن باتوں کو تم نہیں جانتے
انکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ تم جانتے ہو - تقریر میں
ذاتی تذکرہ بہت کم کرنا چاہیے اور جو کیا جائے وہ نہایت
برجستہ ہو - ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ طنزاً یہ کہا
کرتا تھا کہ فلاں شخص ضرور دانا ہوگا کیونکہ وہ اپنا
ذاتی ذکر بہت کرتا ہے - صرف ایک ہی ایسی
صورت ہے جسمیں انسان عزت و وقر کے ساتھ اپنی تعریف آپ
کر سکتا ہے اور یہ کسی اور کی خوبی کی تعریف کرنا ہے اور اسکے
ایسی حالت میں کہ وہ خوبی ایسی ہو جیسا کہ اس میں خود بھی دکھا
ہو - تقریر میں اوروں پر چوٹ کم کرنی چاہیے کیونکہ تقریر ایک میدان وسیع
ہونا چاہیے نہ شخصی تنگ کوچہ سے پاک صاف ہے انگلستان کے مغربی حصہ والے امیر و نکالو کے

که انہین سے ایک تو طعنه زنی اور طنز بازی کا عادی
تہا مگر اپنے گہر مین ہمیشه کر و فر کے ساتہه دعوتین کیا کرتا تہا
دوسری کی یه عادت تہی که جو لوگ اُن دعوتون مین جایا کرتے
تہے اُنسے پوچہا کرتا تہا- "سچ کہو کچہه بوٹی ٹہولی یا خشک چوٹ
تو نہین چلی" جہان جواب دیتا تہا که فلان فلان بات ہوئی
تب یه امیر کہتا تہا "میرا خیال تہا که وه طعن بازی سے عمده ضیافت
کا لطف بگاڑ دیگا" تقریر مین فصاحت سے تمیز بڑہکر ہے
اور جس شخص سے ہمارا معامله ہو اُسکی موافق چلنا اس سے بہتر
ہے که ڈہلے ہوئے الفاظ یا ڈہلی ہوئی ترکیبون سے کام لیا جائے
ایک عمده مسلسل تقریر اگر ایک عمده مناظره یا مکالمه سے خالی ہو
تو کند ذہنی ظاہر کرتی ہے اور ایک عمده مناظره یا حاضر
جوابی ایک عمده مسلسل تقریر بغیر تہوتہاپن اور کمزوری
کی دلیل ہے- حیوانات مین بہی دیکہا جاتا ہے که جو دوڑ
مین زیاده بطی الحرکت ہین وه چکر مارنے مین زیاده پہرتیلے
ہین جیسے که شکاری کتے اور خرگوش کا حال ہے- اصل

بدعا پانے سے پہلے بہت سی تمہیدین باندھنا سامعین
کو بدمزہ کرنا ہے لیکن کچھ بھی نہ کہنا خلاف سلیقہ ہے۔

۳۳- نوآبادی

ایک ملک سے اٹھکر دوسرے ملک مین بستی بسانا
زمانہ قدیم کے ابتدائی اور شجاعتی کامون مین سے ہے
جب دنیا نوجوان تھی تو زیادہ بچے جنتی تھی لیکن اب جو
بوڑھی ہوگئی ہے اسکی قوت تولید بھی کم ہوگئی ہے۔
نوآبادیان فی الواقع پہلی عملداریون کی اولاد سمجھی جاسکتی
ہین۔ میرے نزدیک نوآبادی ایک اچھوتی سرزمین مین
ہونی چاہیے جہان سے لوگون کو اخیردم تک اجاڑکر اور جگہہ نہ جانا
پڑے ورنہ وہ آبادی نہین بلکہ ویرانی ہے ملکون کا
آباد کرنا ایسا ہے جیسے کہ جنگلون کا آباد کرنا ہے مناسب

کرکے دیکھہ لو کہ کہین بیس سالہ منافع کہوکر آخر مین معاوضہ کی
امید کیجاتی ہے اکثر نو آبادیون کی تباہی کا بڑا باعث
یہ ہوتا ہے کہ کوتاہ اندیشی سے پہلے ہی سالون مین فائدہ
اٹہانے کی جلدی پڑجاتی ہے یہ سچ ہے کہ اگر بسردست
فائدہ ہو سکے تو اُسے نظرانداز نہین کرنا چاہئے مگر وہین تک
کہ وہ نو آبادی کی ترقی مین خلل انداز ہو اور اُس سے
بڑہ کر نہین قوم کے فضلے اور شریر اور ردی آدمیون
کو بہیجا کہ بستی بسانا ایک بدنامی اور بدنصیبی کی بات ہے
یہ بستی کا بسانا نہین بلکہ بستی کا اُجاڑنا ہی کیونکہ ایسے لوگ ہمیشہ
بدذاتی کی چال چلتے ہین - کام اچھا نہین کرتے سست رہتے
ہین شرارتین اُٹہاتے ہین ذخیرہ خرچ کرنے پڑتا ہی
جلد بیزار ہو جاتے ہین اور پہر اپنے ملک مین جاکر نوآبادی
کی بدنامی کرتے ہین جن لوگون سے بستی بسائی جائے
وہ باغبان - کاشتکار مزدور - لوہار - بڑہئی چولکار
شکاری ہونے چاہئین جنکے ساتہہ چند دوا ساز جراح - اور

اناج ہی ہون جس ملک مین بستی بسائی جائے اسمین چارون
طرف نظر دوڑا کر اول یہ دیکھو کہ وہان کہانے پینے
کی قدرتی چیزین کونسی مل سکتی ہین شلاً شاہ بلوط۔
کہروٹ انناس زیتون خرما بیر۔ آلو بالو۔ جنگلی
شہد وغیرہ اور انکا استعمال کرو پہر خیال کرو کہ کہانے
کی کونسی ایسی چیزین ہین جو جلد بڑہ نکلتی ہین اور پہلے
ہی سال بوئی جا سکتی ہین شلاً چقندر۔ گاجر۔ شلغم
پیاز۔ مولی۔ ہاتہی چک۔ جوار۔ باجرہ وغیرہ۔ گیہون
اور جو۔ اور چنے بہت محنت چاہتے ہین لیکن
شروع مین مٹر اور لوبیا بویا جا سکتا ہے۔ کچہہ تو اسلئے
کہ انکی کاشت مین محنت کم درکار ہے اور کچہہ اسلئے کہ وہ گوشت
کے ساتہہ بہی استعمال کئے جاتے ہین اور علیحدہ روٹی بنانے کے
کام بہی آتے ہین اسیطرح چاول بہی کثرت سے پیدا ہو سکتا ہے اور روٹی کی
ایک قسم کی خوراک ہے سب سے بڑہکر شروع مین جبتک کہ روٹی کا بندوبست
نہو بسکٹ وشو و میدہ و بیسن وغیرہ کا ذخیرہ ساتہہ رکہنا چاہیے جو پانی

یا پرندہ ان مین سے زیادہ تر ایسے لیجاؤ جن پہ بیماری
کم عارض ہوتی ہے اور جنکی نسل جلد جلد بڑھتی ہے مثلاً
سور - بکری - مرغ - مرغی - شترمرغ - راج ہنس خانگی
کبوتر وغیرہ - لہٰذا آبادیون مین ذخیرہ کا خرچ ایک معین
اندازہ سے تقریباً اسیطرح کرنا چاہیے جیسے کہ ایک
محصور شہر مین کیا جاتا ہے - جس زمین پر باغ لگائے جائین
یا غلہ بویا جائے وہ زیادہ تر شاملات رہے اور اسکی
پیداوار ایک جگہہ جمع ہو کر اندازہ سے تقسیم کیجائے -
زمین کے جو بعض قطعات کوئی خاص شخص اپنے نج
کے فائدہ کے لئے کاشت کرے وہ علیحدہ رہین - اسبات
پر بھی نظر دوڑاؤ کہ جس سرزمین مین بستی بسائی جائے اسمین
قدرتی چیزین کیا کیا پیدا ہوتی ہین تاکہ اون سے آبادی کا خرچ
پورا کرنے مین کسی قسم کی مدد پہنچے - ایسا نہو کہ اصلی کام مین
بے وقت خلل واقع ہو جیسے کہ ورجینیا مین تمباکو کی صورت
مین ہوا - لکڑی عموماً افراط سے ہوتی ہے - عمارتی لکڑی

بہت فائدہ کی چیز ہے - جہان لوہے کی کان ہو اور لوہے
کے سود ہشے کی کلون کے اجرا کے لئے ندیان ہون وہان
اگر لکڑی کی افراط ہے تو لوہا ایک بڑی منفعت
بخش شے ہوتا ہے - سمندری نمک کی ساخت بشرطیکہ
اسکے لئے آب و ہوا موافق ہو بطور تجربہ جاری کرنی چاہیے
اسیطرح پیداوار کپاس وغیرہ اگر کچھہ ہو ایک فائدہ مند
چیز ہے - جہان صنوبر و دیودار ہے وہان رال اور
قیر بھی بن سکتی ہے - جہان بوٹیان اور صندل کے درخت
ہین وہان انسے بے شبہہ بڑا فائدہ ہو سکتا ہے - اسیطرح
ریشہ اور سیلچی اور اور چیزین سمجھہ لو - مگر زمین کے اندر
بہت کچھہ کدو کاوش مت کرو کیونکہ کانون کی امید بہت
مشتبہ اور موہوم ہوتی ہے اور اہل آبادی کو اور باتون
مین سست کر دیتی ہے - نو آبادی کی حکومت ایک ایسے شخص
کے ہاتھہ ہونی چاہئے جسکے ساتھہ چند مشیر ہون اور انکو
بعض قیود کے ساتھہ جنگی قوانین کے عمل مین لانے کا اختیار

ہونا چاہئے۔ سب سے بڑھ کر انسان کو جنگل
مین رہنے سے یہ فائدہ اُٹھانا چاہئے کہ ہمیشہ یاد الٰہی
اور عبادت ایزدی مین مشغول رہے۔ یعنی بسانے والے
ملک مین نو آبادی کی حکومت کا انحصار بہت سے
شہرون اور قصبون پر نہین بلکہ اُنکی ایک مختصر تعداد
پر ہونا چاہئے اور بہت زیادہ تر امرا اور شرفا ہون
اور سوداگر نہون کیونکہ سوداگر ہمیشہ زمانہ حال کا
فائدہ بدیہی مد نظر رکھتے ہین مال تجارت پر محصول نہین
لگانا چاہئے۔ تاوقتیکہ آبادی قوت نہ پکڑ جائے۔
صرف یہ معافی محصول ہی کافی نہین بلکہ یہ آزادی
بھی ہونی چاہئے کہ اہل آبادی اپنا مال جہان زیادہ
فائدہ دیکھین لیجائین بجز اسکے کہ کوئی خاص وجہ
احتیاط موجود ہو۔ مہاجرین کو جوق در جوق
لگاتار بھیجکر آبادی کو ٹھونس دینا مناسب نہین
بلکہ خیال رکھو کہ ذخیرہ خورونوش ضایع نہ کیا جائے اور سامان

ایسے انداز سے پہنچ کر آبادی کے لوگ آسودگی
سے گزارہ کر سکین اور اسراف سے محتاج نہو جائین بعض
بستیان جو سمندر اور دریاؤن کے کنارے دلدلون
اور خراب جگہون مین بسائی گئی ہین اُنکی صحت مین
سخت نقصان پہنچا ہے - گو اول اول ایسی جگہون مین
اس غرض سے بستی بسائی جاتی ہے کہ سواری و باربرداری
اد ایسی ہی اور چیزون کی تکلیف نہو مگر تاہم ہمیشہ پہاڑون
اوپر کی طرف آباد ہونا چاہئے اور کنارون پر نہین -
پہر بھی تو آبادی کی صحت کے لئے ضروری ہی کہ اُسکے پاس
غلّہ کا کافی ذخیرہ موجود ہو تا کہ جب ضرورت ہو تو کہاسے
مین اسکا استعمال کیا جائے - اگر ایسی جگہہ بستی بسائی جائے جہان
وحشی لوگ رہتے ہون تو اُنکو صرف کہلونون اور چیتہڑون
سے مت بہلاؤ بلکہ اُنکے ساتہہ انصاف اور مہربانی کا برتاؤ کرو
اور ساتہہ ہی اپنی کافی حفاظت رکہو
اور اُنکو ایسی مدد دیکر اپنا مت بناؤ

جس سے وہ اپنے دشمنوں پر حملہ کر سکیں مگر انکے بجاؤ
کے لئے ایسی مدد دینی نا جانئے نہیں انکو بار بار بستی بسانے
والے ملک کی سیر کراؤ تاکہ وہ اپنی نسبت بہتر حالت کو
دیکھیں اور واپس آکر اسکی تعریف کریں - جب آبادی میں
قوت پیدا ہو جائے تو اوس وقت مردوں کے ساتھ
عورتوں کو بھی آباد کرنا چاہئے تاکہ آبادی کی
نسل چل نکلے اور ہمیشہ باہر ہی سے بہرتی نہ ہوتی رہے جب کوئی
آبادی ایک مرتبہ جم جائے تو پھر اُسے ترک کرنا یا حالت بیکسی میں
چہوڑ دینا دنیا میں بڑے درجے کا گناہ ہے کیونکہ اُسی سے بدنامی
کے علاوہ بہت سے واجب الرحم شخصوں کے خون کا گناہ سر پر ہے[۵۱]

۲۴ - دولت

میرے نزدیک دولت کو نیکی کا ٹہاٹ کہنا چاہئے - لاطینی
زبان میں اُسے مزاحمت سے تعبیر کیا ہے اور یہ زیادہ موزون

[۵۱] انکو اصلی باشندے مار ڈالتے ہیں یا وہ بہوک سے مر جاتے ہیں -

ہے۔ ڈیبرے ڈنڈے کو جو نسبت لشکر سے ہے وہی
نسبت دولت کو نیکی سے ہے۔ وہ ساتھہ رکھنا پڑتا ہی
پیچھے نہین چھوڑا جا سکتا لیکن کوچ کا مزاحم ہے۔ بعض
اوقات اُسکی خبرگیری مین فتح ہاتھہ سے باقی رہتی ہے
یا اُسمین خلل واقع ہوتا ہے۔ زیادہ دولت کا کوی اصلی
فائدہ نہین اور اگر کچھہ ہے تو اُسکی تقسیم مین ہے۔ باقی محض
وہم وخیال ہے۔ سلیمان کا قول ہے کہ جہان دولت زیادہ
ہے وہان اُسکے خرچ کرنے والے بہی زیادہ ہین اور مالک
کو آنکھون کے نظارہ کے سوا اور کچھہ فائدہ نہین کسی شخص
کی ذاتی کامرانی اُس حد تک نہین پہنچ سکتی کہ بڑی دولت
کا مجموعی حظ اُٹھلئے نگہبانی یا تقسیم خیرات کا اختیار۔ یا شہرت
تو ہے مگر مالک کو کوی اصلی فائدہ حاصل نہین ہے۔ کیا تم
نہین دیکھتے کہ چھوٹے پتھرون اور نادر چیزون پر
کیا کیا فرضی قیمت جتائی جاتی ہے اور بڑی بڑی دولت
کا فائدہ جتانے کے لئے کیا کیا نمایشی ڈہکوسلے اختیار کیے جاتے

ہین۔ اگر یہ کہو کہ وہ انسان کو خطرون اور مصیبتون
سے نکالنے مین کارآمد ہو سکتی ہے جیسے کہ سلیمان نے کہا
ہے دولتمند کے خیال مین دولت ایک مضبوط گڑھ ہے
تو یہ بات ہی نہین بنتی قول کے معنی صاف ہین یعنی خیال
مین ہے اور ہمیشہ فی الواقع نہین۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑی
دولت نے جسقدر لوگون کو مصیبت مین ڈالا ہے اُسقدر
مصیبت سے نکالا نہین ہے۔ نمائشی دولت کے طالب
مت ہو بلکہ ایسی کے ہو جسے جائز طور سے حاصل اور سنجیدگی
سے استعمال اور خندہ پیشانی سے تقسیم کر سکو اور راضی خوشی
چھوڑ سکو۔ ساتھ ہی اُس سے مجذوبانہ یا قلندرانہ نفرت
مت رکھو بات کو سمجھو۔ دیکھو سسرو نے اریسٹائیڈیس
یا سٹھیومس کی بابت کیا کہا ہے۔ فضول دولت کی خواہش مین
وہ فی الواقع کچھ لالچ کا زخم بھرنا نہین چاہتا تھا بلکہ نیکی و سخاوت
کے اعلی وسایل کا طلبگار رہتا تھا۔ دولت جمع کرنے مین جلدی
کرنے سے بچکر رہو۔ سلیمان کے اس قول کو یاد رکھو۔ جو دولتمند

ہونے کے لئے آبادی کرتا ہے وہ بیگناہ نہین ہوگا۔
شاعرون نے لکہا ہے کہ جب پلوٹس (دولت) جوپیٹر کے
ہان سے بہیجا جاتا ہے تو آہستہ آہستہ اور لنگڑاتا ہوا
جاتا ہے لیکن جب پلوٹو کے ہان سے آتا ہے تو تیز قدم
اور دوڑتا آتا ہے یعنی جو دولت معقول وسایل اور جائز محنت
سے حاصل کیجاتی ہے وہ قدم قدم چلتی ہے لیکن جو اورون
کی وفات سے حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً وراثت وصیت وغیرہ
کے ذریعہ سے تو چہلانگین مارتی آتی ہے اسیطرح
اسکا اطلاق بہ حیثیت شیطان پلوٹو پر ہوسکتا ہے
کیونکہ جو دولت شیطان سے آتی ہے (مثلاً دغا فریب
اور ظلم اور ناجایز وسایل سے) وہ دپٹ کر آتی
ہے دولتمند ہونیکے بہت سے طریق ہین اور ان مین
اکثر برے ہین۔ ایک عمدہ طریق کنجوسی ہے اور یہ بہی
گناہ سے خالی نہین کیونکہ وہ انسان کو سخاوت
وہمدردی کے کامون سے باز رکہتی ہے۔ حصول دولت

کا نہایت قدرتی ذریعہ ترقی حیثیت اراضی ہے کیونکہ وہ
ہمارے بڑے ہان زمین کا فیض ہے - مگر اُسکی جہالت و ہیمیشہ سے
باوجود اسکے جہان بڑے بڑے اہل دولت زراعت کا
کام اختیار کرتے ہین وہان دولت کی نہایت افزائش
ہوتی ہے - انگلستان کے ایک امیر کا ذکر ہے کہ وہ
ایک ایسی بڑی آمدنی ارکہتا تہا کہ میرے دیکہنے مین
اُسکا کوئی ثانی نہین ہوا - وہ بڑی بڑی چراگاہین
اور گلے - چوب عمارتی اور کوئلہ کی بہاری تجارت غلہ کے
بے انتہا ذخیرے رسیسہ اور لوہے کے زبردست
کارخانے اور روپیے بہی اور بہت سے زراعتی تعلقات
رکہتا تہا گویا کہ زمین ہمیشہ کی آمدنی کے اعتبار سے
اُسکے لئے ایک سمندر تہا - ایک شخص نے کہا کہ وہ خود ہی
بڑی وقت سے تہوڑی دولت کو اور بڑی آسانی سے
بڑی دولت کو پہنچایا اور یہ سچ بہی تہا کیونکہ جب
کسی شخص کے سرمایہ کا یہ حال ہو کہ وہ اپنا مال فایدہ کے ساتہ

پہنچنے کا انتظار کرسکتا ہو اور اُن بڑے سودون مین ہاتھ
ڈال سکتا ہو جنہین پیشقدمی کرنا بہت کم شخصون کا مقدور ہوتا
ہے اور ساتھ ہی چھوٹے درجہ کے سوداگرون کے کاروبار
مین حصہ دار ہوسکتا ہو تو وہ بےشبہ بہت دولت بڑھا
سکتا ہے۔ معمولی بیوپارون اور پیشون کا منافع بےلایش
ہوتا ہے اور دو باتون یعنی سلیقہ و تندہی۔ اور شہرت
خوش معاملگی و راستبازی سے خاصکر ترقی پاتا ہے
لیکن بڑے سودون کا منافع ایسی صورتون مین زیادہ
مشتبہ ہوتا ہے جبکہ اورون کی ضرورت پر نظر رکھی جاتی
ہے اور نوکرون اور دلالون کی معرفت اُنکی ڈھب پر چڑھانے
مین جوڑ توڑ کیا جاتا ہی اور جن شخصون کی بڑھکر بولی دینے کی امید
ہو اُنکو عیاری سے ٹالا جاتا ہے اور ایسی ہی اور بُرے فریب
اور شرارت آمیز تدبیرین کام مین لائی جاتی ہین۔ معاملات
کل خرید یا تھوک داری کی یہ صورت ہے کہ جب کوئی جنس
رکھنے کو نہین بلکہ اپنی مرضی کی قیمت پر فروخت کرنیکو خرید

کیجاتی ہے تو اُس سے عموماً خردہ فروش اور اُسکو
خریداروں کو نقصان پہنچتا ہے شراکتوں سے دولت
بہت بڑھتی ہے بشرطیکہ جن شخصوں کو کام سپرد کیا جاوے
احتیاط کے ساتھ منتخب کئے جائیں سود پر روپیہ چلانا روپیہ
پیدا کرنیکا ایک نہایت بے خلل ذریعہ ہے گو نہایت ذلیل
گنا جاتا ہے۔ اسلئے کہ اُس سے انسان اوروں کے پسینے
کی روٹی کہاتا ہے اور نیز اتوار کو قلبہ رانی کرتا ہے[1]
ساتھ ہی گو وہ بے خلل ہے مگر خطرہ سے بالکل خالی
نہیں کیونکہ قبالہ نویس اور دلال اپنا تمسک سیدھا
کرنیکے لئے بے اعتبار شخصوں کو بھی قرضہ دلا دیا
کرتے ہیں۔ کسی ایجاد یا کسی استحقاق میں پہل نصیب
ہونے سے بعض اوقات دولت کے مینہ برسنے لگتے ہیں جیسے کہ
کنارہ پر مینا اول گنا بونے والے کی صورت میں ہوا پس اگر انسان عقل ایجاد
دونوں میں سچ منطقی کا روپ ہو سکتا ہے تو وہ بڑی بڑی باتیں کر سکتا ہے اور خاص حیلہ

[1] سود اتوار کو بھی برابر بڑھتا رہتا ہے۔

ایسی صورت مین کہ وقت موافق ہو۔ جو بعین منافع
پر قناعت کرتا ہے اُسے بڑی دولت کم نصیب ہوتی
ہے اور جو بڑے فایدون کے لئے بے دھڑک جوکھون
مین پڑتا ہے وہ دوالہ نکالکر نادار ہو جاتا ہے۔ اسلئے
بہتر ہے کہ جوکھون کی تجارتون کو ایسے پکے فایدون سے
محفوظ کیا جائے جو خسارون کو پورا کر سکین فروخت
کے لئے مال کی کل خرید یا اجارہ داری جہان اُسکی
لئے کوئی روک نہین ترقی دولت کا بڑا ذریعہ ہے اور
خاصکر ایسے حال مین کہ جن چیزون کی مانگ کا زیادہ احتمال
ہو وہ پہلے ہی سے بہت ترقی کرلیجائین جو دولت ملازمت
مین کمائی جاتی ہے وہ اگرچہ عزت افزائی کا بہت عمدہ
ذریعہ ہے مگر جب خوشامد اور مسخراپن اور کمینی چالون سے پیدا کیجاتی
ہے تو نہایت خراب گنی جاتی ہے وصیت اور ہمیشہ ترکہ کا ڈھنگ لگاتا
(جیسے ٹیسیٹس نے سینیکا کی بابت کہا ہے کہ اُسنے وصیتون اور لاولد
شخصون کے لئے گویا جال لگا رکھا تھا) اور یہ بھی بُرا ہے کہ اُنمین

ملازمت کی نسبت زیادہ کمینہ شخصون کی متابعت اُٹھانی پڑتی ہے۔ جو لوگ دولت سے نفرت جتاتے ہین اُنکا زیادہ اعتبار مت کرو کیونکہ دولت کو ناپسند وہی کرتے ہین جنکو وہ ہاتھ نہین لگتی اور جب ہاتھ لگتی ہے تو کچھ خرابی نہین دیکھتے۔ کوڑی کوڑی پر نظر مت رکھو۔ دولت پر وبال ہوتے ہین۔ کبھی کبھی وہ خود بخود اُڑ جاتی ہے۔ کبھی اُسے اور دولت کے اُڑالانے کے لیے اُڑانا پڑتا ہے۔ دولت یا تو اپنے وارثون کے لئے یا خلق اللہ کے واسطے چھوڑی جاتی ہے اور ایک معقول تقسیم دونو صورتون مین اچھا پھل لاتی ہے۔ جو بڑی دولت کسی وارث کے لئے چھوڑی جاتی ہے وہ اُن تمام شکاری پرندون کا طعمہ ہوتی ہے جو چارون طرف سے اُسپر جھپٹ آتے ہین بشرطیکہ وہ وارث عمر و عقل کے اعتبار سے پختہ کار نہو۔ اسیطرح عالیشان عطیات واوقاف اگر انتظام نہین تو مثل بے نمک قربانیون کے ہین یا خیرات

عامہ کی منقش قبرین ہین جو جلد اندر سے سڑ کر بگڑ
جاتی ہین اسلئے اپنے عطیات کا اندازہ اُنکی مقدار
سے مت کرو بلکہ اُنکے فائدہ رسانی سے کرو۔ خیرات
کے لئے موت کا انتظار مت کرو کیونکہ اگر غور سے
دیکھا جائے تو جو شخص ایسا کرتا ہے وہ گویا اور ون کی
دولت پر نازان ہے اور اپنی پر نہین۔

لہ حکما تو اس بحث مین رہتے ہین کہ آیا علت غائی نیکی
ہے یا خوشی اور تم دونون کے وسائل مہیا کرو۔ نیکی دولت
سے زیادہ عام کی صورت قبول کرتی ہے۔ بڑی دولت
ایک ایسی شے ہے جسکی حفاظت یا تو تقسیم کے لئے ہے یا
نمود کے واسطے۔ مگر مالک کے ذاتی استعمال کے لئے
نہین۔ دولت نیکی کا گویا بیرہ ڈنڈا ہے۔ اس سے کم و بیش
نہین کیونکہ وہ ضروری بھی ہے اور ساتھ ہی تکلیف دہ بھی ہے
جو شخص اپنی دولت سے ہر چیز خرید لینے کا دعوی کرتا ہے وہ اول خود خریدا
جاتا ہے۔ دولت لونڈی تو اچھی ہے مگر بیوی اچھی نہین۔

۳۵۔ پیشین گوئی

میری یہ مراد نہیں کہ میں خدائی پیشین گوئیوں یا بت پرستوں کی غیب بینیوں یا قدرتی مکاشفوں پر بحث کروں بلکہ میں صرف اُن پیشین گوئیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو خاص واقعات پر مبنی اور نامعلوم باعثوں کا نتیجہ نہیں۔ پیتھونیا[۵۱] نے ساؤل[۵۲] سے کہا۔ کل تو اور تیرے بیٹے

---

[۵۱] اپولو منڈروا فرڈیلفی کی پوجارن۔ اس لفظ کا اطلاق عموماً عورتوں پر کیا جاتا تھا۔ ساؤل یہودیوں کا بادشاہ تھا۔

[۵۲] یہ پیشین گوئی سموایل پیغمبر کی روح نے جسکو ساحرہ نے اُتارا تھا کی تھی ساؤل مع اپنے بیٹوں کے قتل ہوا۔

میرے ساتھ ہون گے وہ اجل زہومس کا یہ شعر لکھا
انیس کا گھرانا دنیا پر حکمرانی کریگا اور تخت نشینی کا سلسلہ
اُسکی اولاد مین یکے بعد دیگرے برابر چلا جائیگا" - یہ وقائع
سلطنت ماقما کی پیشین گوئی تھی پیشینگا نزہہ گوئے
یہ شعر لکھے - اُگلے زمانہ مین ایک وقت آئیگا جبکہ سمندر
کی کڑی زنجیرین ڈھیلی ہو کر دنیا کے خطہ معلوم
کے برابر کی ایک اور سرزمین نمودار ہو گی اُسپر
ناخدا ایک دوسرے دنیا کے ظاہر ہونے والے کنارہ کو دریافت
کریگا اور زمین کا شمالی خطہ اُسکی انتہائی حد نہ رہیگا - یہ
دریافت امریکہ کی پیشین گوئی تہی - پولیکریٹیس
کی بیٹی نے خواب دیکھا کہ جیوپیٹر نے اسکے باپ کو نہلایا اور
اپولو نے اُسے تیل لگایا اور ایسا ہوا کہ وہ ایک کھلے
میدان مین صلیب پر چڑہایا گیا جہان سورج کی گرمی
سے اسکے بدن سے پسینا بہنے لگا اور بارش نے اُسکو دہو دیا
مقدونیہ کے فیلقوس نے خواب مین اپنی بیوی کے شکم

پر مُہر لگائی جس سے وہ یہ سمجھا کہ اُسکی بیوی بانجھ
رہیگی مگر ارسٹینڈر منجم نے اُسے اُسکی تعبیر یہ بتائی کہ اُسکی
بیوی حاملہ ہے کیونکہ خالی ظرف پر کوئی مُہر نہین لگاتا۔
ایک بہوت نے بروٹس کے خیمہ مین نمودار ہوکر اُسے کہا
تو مجھے پھر فلپی مین دیکھیگا۔ ٹاسیٹس نے گالبا سے کہا۔ ائی
گلبا تو بھی حکومت کی چاشنی چکھیگا۔ ویسپیشن
کے عہد مین مشرق مین ایک خبر اُڑی کہ جو جوڈا سے اُٹھینگے
وہ دنیا پر سلطنت کرینگے۔ ممکن ہے کہ یہ خبر ہمارے شفیع
سے متعلق ہو مگر ٹیسیٹس نے اسے ویسپیشن سے منسوب کیا
ہے۔ ڈومیشن نے اپنے قتل ہونے سے پہلے رات کو
خواب دیکھا کہ اُسکی گردن سے ایک سنہری سر نکل رہا ہے
فی الواقع اُسکے بعد اُسکی جانشین کے عہد مین سالہاسال تک
ایک سنہری زمانہ گزرا۔ ہنری ششم شاہ انگلستان نے
ہنری ہفتم کی بابت جبکہ وہ لڑکا ہی تھا یہ کہکر اُسے
پانی دیا "یہ لڑکا اس تاج کا وارث ہوگا جسکے لئے ہم جدوجہد

کر رہی ہین جب فرانس مین تھا تو مین نے ایک شخص ڈاکٹر بینیا سے یہ
سنا کہ بادشاہ بیگم کو سحر دنجوم کا بڑا شوق ہے - اُسنے بادشاہ اپنے خاوند
کا زائچہ غلط نام سے نکلوایا اور نجومی نے فتوی دیا کہ وہ ایک مجادلہ مین
مارا جائیگا ملکہ اسپر ہنسی اس خیال سے کہ اُس کا خاوند دعوت جنگ
اور مجادلہ شخصی سے بالاتر تھا - مگر ایک نیزہ بازی کی دوڑ مین
منٹگمری کے بلم کی پھانس اُسکی خود مین پیشانی پر ایسی پیٹھین
کہ وہ ہلاک ہوا جب مین بچہ ہی تھا اور ملکہ الزابیتھ
عالم شباب مین تھی تو یہ پیش خبری زبان زد خلایق تھی
"جب ہمپ (سن) کت چکیگی تو انگلستان کا خاتمہ
ہوجائیگا" اس سے عموماً یہ سمجھا جاتا تھا کہ جن بادشاہوں کے
نام کے پہلے اُس لفظ (ہمپ) کے حروف (ایچ ای ایم
پی) آتے ہیں (یعنی ہنری اڈورڈ - میری - فلپ الزابیتھ)
وہ جب سلطنت کر چکین گے تو انگلستان مین بالکل
ابتری پھیل جائیگی - مگر خدا کا شکر ہے کہ اُسکی تصدیق
صرف تبدیل نام مین ہوئی چنانچہ اب بادشاہ کا لقب شاہ

انگلستان نہیں رہا بلکہ شاہ برطانیہ ہو گیا ہے سنہ ۱۵۸۰ سے پہلے
ایک اور پیش خبری اُڑی جسکو ہیں بخوبی نہیں سمجھتا ۔ وہ یہ تھی
تاگہہ اور مے کے درمیان ایکدن ناروے کا سیاہ بیڑا دیکھا جائیگا
جب وہ اُٹھ کر چلا جائیگا تو انگلستان چھوٹے اور پتھر کے گھر؎ بنائے گا کیونکہ اوس کے
بعد پھر کوئی لڑائیاں نہ ہونگی ۔ سمجھو کہ سیاہ بیڑے سے سپین
کا بیڑا مراد لیجاتی تھی جو سنہ ۱۵۸۸ء میں آیا تھا کیونکہ سپین کے
بادشاہ کا لقب ناروے بیان کیا گیا ہے اسیطرح جیو مانٹینس
کی پیشین گوئی تھی کہ سنہ ۱۵۸۸ء ایک عجیب سال ہوگا ۔ اُس کی
نسبت یہ سمجھا گیا تھا کہ وہ اُس بڑے بیڑے کے بھیجنے میں پورا ہوا
ہوئی کیونکہ اسوقت تک جو بیڑے سمندر میں داخل ہوئے تھے اُن
سب سے وہ طاقت میں بڑا تھا ۔ گو تعداد میں نہیں کلیون
کی خواب مسٹر نزدیک ایک مسخری تھی
وہ یہ تھی کہ اُسے ایک لمبا اژدہا نکل گیا

؎ حالت امن میں عمدہ گھر بنائے گا۔

یہ ایک کباب بنانے والے سے منسوب کی گئی تھی جنہوں اُسے بہت تکلیف دی تھی اس قسم کی سیکڑون پیشین گوئیان ہین اور اگر خوابون اور نجوم کی غیبت گوئیون کو شمار کیا جائے تو اُنکی تعداد اور بھی بڑہ جائے مگر مین نے مثال کے طور پر ایسی چند ایک کا ذکر کیا ہے جو خاص اعتبار کے قابل ہین - میری رائے مین ان سب کو ہیچ و پوچ سمجھنا چاہئے اور صرف اُن ڈل لگی کی گپون کی ذیل مین رکھنا چاہئے جو جاڑون مین الاؤ کے گرد بیٹھکر اڑائی جاتی ہین جب مین ان کو ہیچ کہتا ہون تو اس سے میری مراد یہ ہے کہ انپر یقین نہ کیا جائے ورنہ اُنکا پھیلانا یا مشتہر کرنا فی نفسہ برا نہین - یقین کرنے سے بہت خرابی پیدا ہوتی ہے اور اسلئے دیکھا جاتا ہے کہ اُنکے دبانے کے لئے کئی سخت قانون نافذ ہوئے - جن باعثون سے اُنکا چرچا اور کچھ اعتبار ہوتا ہے وہ یہ ہین - اول جب وہ نشانہ پر لگتی ہین تو لوگ خبر

لیتے ہین اور جب خطا کرتی ہین تو کچھ خیال نہین کرتے جیسے کہ عموماً خوابون کی نسبت ہی دیکھا جاتا ہے۔

دوم۔ احتمالی قرائین یا مبہم روایتین اکثر ہاتھ بدل کر غیب کی خبرین بن جاتی ہین۔ انسان بالطبع علم غیب کا مشتاق ہے اور جو کچھ کہ وہ اصلی واقعات سے اخذ کرتا ہے اس سے بے تامل حالات آئندہ پر قیاس دوڑاتا ہی جیسے کہ سنیکا کے شعرون کی کیفیت ہے۔ اسوقت لوگون مین اسقدر چرچا تھا کہ بحر اوقیانوس سے پرے کرہ زمین کے بڑے بڑے حصے موجود ہین اور غالباً یہ خیال نہین کیا جاسکتا تھا کہ وہ کل پانی ہی پانی ہوگا۔ اسکے علاوہ افلاطون کی تحریرات مین اس قسم کی ایک روایت بھی تھی اس صورت مین پیشن گوئی کا روپ کھڑا کرلینا کچھ بڑی بات نہین تھی۔ سوم۔ اخیر اور بڑا باعث یہ ہے کہ وہ تعداد مین بیشمار اور تقریباً سب کے سب وہ ہوئین کہ بادل اور بیکار و عیار شخصون کے دماغ کا نتیجہ رہتی

ہین اور عموماً دو قوتے کے بعد بناہی اور گہڑی جاتی ہین۔

۳۶ - بلند نظری

بلند نظری مثل صفرا کے ایک خلط ہے جس سے انسان چست وچالاک اور خوش دل وجوان ہمت اور سرگرم رہتا ہے بشرطیکہ وہ روکی نہ جائے لیکن اگر روکی جاوے اور اسکی راہ نکلنے کا کوئی رستہ نہ رہے تو وہ سڑ کر فاسد ونہ برملی ہوجاتی ہے۔ پس بلند نظر شخص اگر اپنے عروج کا رستہ کہلا دیکھتے ہین اور ہمیشہ آگے بڑھتے جاتے ہین تو اپنی دہن مین مست رہتے ہین۔ خطرناک نہین ہوتے لیکن اگر دد انکے ارادون مین روکے جائین تو دل مین انگہ بیٹھتے ہیں اور آدمیون اور معاملات کو بُری نظر سے دیکھنے لگتے ہین اور وہ انکی بگاڑ مین زیادہ خوش ہوتے ہین۔ یہ بات اگر کسی

والیٔ ملک یا ریاست کے ملازم ہین ہو تو بہت بُرا نتیجہ نکلتا ہے اسلئے بادشاہون کے لئے مناسب ہی کہ اگر وہ بلند نظر آدمیون سے کام لین تو ایسا انتظام کرین کہ انکا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا رہے پیچھے نہ ہٹے - اور اگر بلا وقت ایسا نہو سکتا ہو تو بہتر ہے کہ ایسے شخصون سے بالکل ہی واسطہ نہ رکھا جائے کیونکہ جہان وہ اپنی ملازمت مین اوپر نہین چڑھتے وہان وہ اس ملازمت کو اپنے ساتھ نیچے لے گرنے مین کوشش کرتے ہین - لیکن جب ہم یہ کہتے ہین کہ ضرورت کے سوا بلند نظر شخصون کو کام دینا اچھا نہین تو اُن صورتون کا ذکر کرنا بھی لازم ہے جنمین اُنکی ضرورت پڑتی ہے - جنگ مین ضرور ہی کہ فوج کی کمان لائق افسرون کو دیجائے گو وہ بڑے بلند نظر یا اولوالعزم ہون کیونکہ اُنکی لیاقت سے جو کام نکلتا ہی

ـه اگر یہ بھی ملازمت مین عروج نہین پاتے تو اپنے آقا کی اغراض کو نقصان پہنچانے پر آمادہ ہو جاتے ہین -

وہ اُنکے اور نقصون کا نعم البدل ہوتا ہے

لیکن سپاہی کا بے اُمنگ (ا) رہنا گویا اُسکا مزہ لینا

ہے - بلند نظر شخصون کے وجود کا ایک یہ بڑا فائدہ ہی کہ وہ

نقصانات خطرہ وحسد مین بادشاہون کی آڑ ہوتے ہین

دراصل کوئی شخص ایسا کام اختیار نہین کرتا بجز اسکے کہ وہ آنکہین بند کیے

ہوئے کبوتر کی طرح ہو جو اوپر ہی اوپر اڑا چلا جاتا ہے

اسلئے کہ وہ اپنے ارد گرد دیکھہ نہین سکتا - بلند نظر آدمیون

سے کسی ایسے شخص کو نیچا دکہانے مین بہی کام لیا جاتا ہے

جو اپنے اقتدار مین سر اُٹھائے ہوئے ہو جیسے کہ ٹیبیریس

نے سیجانس کے پچھاڑنے مین مکرو سے لیا - اب چونکہ

ایسی صورتون مین اُنسے کام لینا ضرور ہے

اسلئے یہ ذکر کرنا بہی مناسب ہی کہ اُنکو بس مین

کیونکر رکہا جاسے تاکہ اُنسے خطرہ کم ہو - اگر وہ

کمینی نسل کے ہون بہ نسبت شریف خاندان کے ہون

ا؎ سپاہی کی شیخی توڑنا گویا اُسے نکما کرنا ہے -

بد مزاج و تندخو ہون اور خوش خلق و ہوشمند نہون
تو خاصتہ دلو دولت ہین اور پختہ کار اور اپنے
اقتدار مین جمے ہوئے نہون تو اُنسے خطرہ کم ہوتا ہے۔
بعض کے نزدیک بادشاہون کا خاص احباب سے خصوصیت
رکہنا کمزوری کی علامت ہے مگر یہ سبب بڑے رتبہ کے
اولوالعزم شخصون کے مقابلہ مین چلنے بہت کہنڈے ہوتے
ہین کیونکہ عیب اُبہارنے اور دبانے کا عمل کسی دوستدار
کے ذریعہ سے ہوتا ہے تو ممکن نہین کہ کسی اور کو بہت
اُبہرنا نصیب ہو۔ اولوالعزم شخصون کے بس مین رکہنے کا
ایک اور ذریعہ یہہ ہے کہ اُنکو اُنہی کی جنس کے اور خود
بین شخصون کے ساتہہ لگا رکہا جائے لیکن اس صورت
مین معاملات کی ہل جل کے روکنے کے لیے کچہہ درمیانی
مشیر ہونے چاہئین کیونکہ موازنہ و لنگر انداز ہی بغیر جہاز برابر

۵ تندمزاج بلندنظر شخص خطرہ دریافت کرکے لئے آگا پیچہا نہین دیکہتے
مطلب پر بے دہڑک کود پڑتے ہین۔

ڈولتا رہتا ہے - ہر بادشاہ اقل درجہ لبعض رذیل شخص ہوتا
کو ابھار کر اسبات پر آمادہ کر سکتا ہے کہ وہ بلند نظر
شخصون کے لئے ایک قسم کا تازیانہ ہون - اگر وہ خطرناک
طبیعت کے آدمی ہون تو اسکا ایسی حالت مین کہنا
ہی مصلحت ہے کہ وہ پامال ہو سکین لیکن اگر وہ طاقت مشتعل
اور دلاور ہون تو ممکن ہے کہ اپنے منصوبون مین یکا
بل جائین اور خطرناک ثابت ہون - ایسی صورت مین
اگر انکا توڑنا مقتضائے مصلحت ہو اور یہ یکایک عمل
نہو سکتا ہو تو اسکی تدبیر صرف یہ ہے کہ انکو برابر مہربانی
و عتاب کے ہیر پھیر مین رکھا جائے جس سے انکو بالکل
معلوم نہو گویا بھول بھلیان کے چکر مین پھنسی رہین
اعلی مقاصد مین غلبہ پانے کی امنگ سب قسمون کی
بلند نظری مین زیادہ بے شر بلند نظری ہے ہر بات مین
پانو اڑانے سے حیرانی پیدا ہوتی ہے اور کام بگڑتا
ہے مگر ساتھ ہی جو بلند نظر شخص کام مین چنچل ہے اس سے

ایسا خطرہ نہین جیسی کہ اُس شخص سے ہے جسکے زیادہ تابعین
ہون - جو لایق آدمیون مین شہرت چاہتا ہے وہ ایک بڑا
کام مدنظر رکہتا ہے اور اسمین ہمیشہ خلقت کا فایدہ ہے -
لیکن جو اس جوڑ توڑ مین رہتا ہے کہ صفدرون مین آپ ہی
عمدہ بنے وہ کل ملک کو نقصان پہنچاتا ہے - عروج
مین تین باتین حاصل ہوتی ہین - بہلائی کہ نیکا خاص
مقدور - بادشاہون اور بڑے آدمیون کا تعلق
خاص اپنی دولت کی افزائیش - جو شخص ان مقاصد مین
اپنی پرواز مین نیک ارادے رکہتا ہے وہ دیانتدار
ہے اور جو بادشاہ کسی اور مین ان ارادون کی
پرواز کو دیکہتا ہے وہ دانا بادشاہ ہے - بادشاہون

۵ جو مدبر یا مصاحب اپنی بقدری کے خوف سے اپنے بادشاہ یا ملک
کے لیے لایق آدمیون کی خدمت مہیا کرنے مین کوتاہی کرتا ہے اور اپنے
ارد گرد صفدرون یعنی جاہلون اور بیوقوفون کا جمگہٹ لگا رکہتا ہے
وہ اپنے ملک کا دشمن ہے -

اور ملکون کو ہمیشہ ایسے وزرا منتخب کرنے چاہئین
جو عروج ذاتی کی نسبت فرائض منصبی سے
زیادہ لگاؤ رکھتے ہون اور کام کو دل
کی اُمنگ سے پسند کرتے ہون اور وہ کہاوت
ہے نہین طبیعت کے بہاؤ اور ملاؤ دل کے چاؤ مین
فرق سمجھنا چاہئے ۔

۳۔ نقاب پوشون کا ناچ اور سوانگ

یہ چیزین محض کھلونے ہین ۔ اس لائق نہین کہ اُنکو ان
سنجیدہ مضامین مین جگہہ دیجائے مگر چونکہ بادشاہ ایسی
چیزون کے مشتاق ہوتے ہین اسلئے بہتر ہے کہ اُنکو
نفاست کا لباس پہنایا جاے ۔ تکلفات سے بہدا نہ بنایا جائے
گت بہرنا ایک بڑے ٹہاٹ اور لطف کا نظارہ ہے
میرا خیال ہے کہ راگ گویون کی چوکی مین جو اونچی

جگہہ ٹھہرائی گئی ہو ہونا چاہئے اُسکی ساتھہ بیچ بیچ باجا بجایا
جائے - ترانہ ٹھاٹ کے موافق ہو گانے کے ساتھہ روپ
دکھانا اور خاصکر مکالمہ مین ایک نہائیت دلکش نظارہ ہے
مین روپ دکھانا اصلی کہتا ہون کہ گانے کے ساتھہ ناچنا
ایک بھونڈا اور بھدا تماشا ہے - مکالمہ کی آواز بھری ہوئی
اور مردانہ ہو (زیر و بم تو ہو مگر تشبیب نہو) ترانہ بلند اور
درد انگیز لے مین ہو - باریک یا نازک آواز مین نہو - گھنگھرون
کی جوابی ٹولیون کا اونچی جگہون پر ایک دوسرے کے
مقابل بیٹھنا اور آواز کو لیک کر حمدیہ لے مین باری باری
گانا ایک عجیب سماں دکھاتا ہے - ناچ کا ٹھاٹ باندھنا بچون کا
بہلانا ہے - اور عموماً یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جن باتون کا مین
بیان ذکر کرتا ہون وہ ایسی ہین جو طبعاً دل پر اثر کرتی ہین
اور معمولی عجائیبات سے تعلق نہین رکھتین - جھانکیون کا
جلد جلد بدلنا فی الواقع بڑا دلکش اور مسرت بخش تماشا ہے
بشرطیکہ چپ چاپ اور بے شور و غل ہو - اسمین کیفیت ہے

ایک جھانکی سے طبیعت بھرنے یا سیر ہونے نہین پاتی کہ
ایک اور تازہ و خوشنما جھانکی سامنے آتی ہے۔ تماشا
گاہون مین روشنی کثرت سے اور خاصکر رنگ دار
ارنج بیل ہونی چاہئے سوانگیون یا اور فنون کو تماشاگاہ
سے اُترنے کے وقت کچھہ کرتب دکھا کر اُترنا چاہئے۔ اس
دل پر ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے اور جس چیز کو وہ
پوری طرح جان نہین سکتا اُسے بڑے شوق سے دیکھنا
چاہتا ہے۔ گانا اونچی اور میٹھی سُر مین ہو۔ پرندون
کا چہچہانا یا بچون کا بلبلانا نہو۔ اسیطرح باجے کی
گت پنچم اور اونچی اور خوب جمی ہوئی سُر مین ہو۔ شمع
کی روشنی مین سفید گلنار۔ دریائی رنگ زیادہ کیفیت
دکھاتے ہین۔ کانٹے لٹکن اور منبدے ستارے بڑی
سجاوٹ کی چیزین ہین اور انہین چراغ ہی نہین پڑتا یعنی
زردوزی اب برتی نہین جاتی۔ اُسکا رواج اٹھہ گیا ہے۔ برقعہ
پوشون کے جوڑے نفیس ہونے چاہئین حتی کہ برقع اُتارنے

کے بعد بدن پر پہلے معلوم ہون اور تر کون اور سپاہیون
اور نا خداؤن وغیرہ کے مشہور ملبوسات کے نمونون
پر نہون بیچ بیچ مین جو چھوٹی جھانکیان ہوتی ہین وہ
لمبی نہونی چاہئین یہ عموماً مسخرون - رنگریز - بالسعادت سلنگیریان
جنگلی آدمیون - بھانڈون - چوپایون - بھوتون - چڑیلون
حبشیون - بدوؤن - چھوٹے ترکون - بربون - دہقانیون
عشق کے موکلون منتر گ لعبتون وغیرہ کی ہوتی ہین -
ان مین فرشتون کا روپ نکالنا اچھا نا ٹکی کرتب نہین -
سا نہ ہی کسی مکروہ صورت مثل شیطان جن وغیرہ کا سوانگ
بھرنا بھی غیر موزون ہے لیکن ایسے موقعون کا گانا بجانا
خاصکر فرحت بخش اور کچھ کچھ نرالے ڈھنگ کا ہونا چاہیے
بعض خوشبودار عرقیات کا یکایک فوارہ باندہ کر اوپر کو
اڑانا ایسی مجلس مین دھوئین اور گرمی کے سبب بڑی
کیفیت و تفریح کی چیز ہے - دوسرا سوانگ ایک مردون کا
اور ایک عورتون کا موقع کے روپ و رنگ اور بہار

کو دبالا کرتا ہے لیکن جس کمرہ کو پاک وصاف نہ رکھا جائے
تو یہ باتین ہیچ ہین - جو سفوفی رنگ اور نیم رنگ باڑ ہی
اور اکہاڑے ہین انکی شان وشوکت زیادہ تر ان گارڈیون
مین ہے جنہین جنگ آزمائش پٹکے بیدان مین آتے ہین
اور فاصلہ جبکہ ان گارڈیون مین الوکے جا لور شل شتیر
وریچھ واونٹ وغیرہ جنتو ہون یا اسکی داخلہ کے
ٹہاٹ یا پوشاک کی چمک دمک یا گہوڑون کے ساز و
سامان کی ٹہرک اور ہتیارون کی کڑک مین ہے لیکن
ان کہیلون کی بابت اسیقدر کہنا کافی ہے -

۳۸ فطرت انسان

فطرت اکثر چھپی رہتی ہے - بعض اوقات دبائی جاتی ہے
نابود وکم ہوتی ہے - دباؤ سے فطرت زیادہ زور کے ساتھ
ابہرتی ہے - تعلیم وتلقین سے اسکی آڑ کم ہوتی ہے مگر

اُسکا بدلنا اور بس میں کرنا صرف عادت کا کام ہے ۔ جو
شخص اپنی فطرت پر فتح چاہتا ہے وہ زیادہ افراط و
تفریط سے تنگ و دو اختیار نہ کرے کیونکہ پہلی صورت (افراط) میں
تو وہ اکثر ناکام رہکر بیدل ہو جاتا ہے اور دوسری (تفریط)
میں ترقی کم کرتا ہے گو اکثر کامیاب ہوتا ہے ۔ اول اسے
چاہئے کہ سہارا لیکر چلے جیسے کہ تیراک تونبیوں یا سرکنڈوں
کا لیتے ہیں مگر کچھ عرصہ بعد رکاوٹوں کے ساتھ مشق کرے
جیسے کہ ناچنے والے بھاری جوتوں کے ساتھ کرتے ہیں کیونکہ
کمال جب ہی پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت سے بڑھکر کثرت کیجائے
جہاں فطرت زبردست ہو اور اسوجہ سے اُسکا زیر کرنا
مشکل ہو وہاں حصول فتح کا یہ طریق ہے ۔ اول فطرت
کو وقت پر روکا اور تھاما جائے مثل اس شخص کے جو غصہ
کی حالت میں الف با کے حروف کہہ ڈالتا تھا اور پھر اُسکا
زور گھٹایا جائے جیسے کہ شراب چھوڑنے میں کیا جاتا ہے
کہ محفلوں میں احباب کی خاطر لگاتار جام چڑھانے کی بجائے کہنے

مین ایک حاجم پر کفایت کیجاتی ہے - اخیر مین اُسے بالکل دبا لیا جائے لیکن اگر کوئی شخص ایسا عالی ہمت وجوانمرد ہو کہ دفعةً قید نفس سے نکل سکتا ہو تو یہ بہتر ہے - اُنیس روح کا وہ شخص یاد رکھے کہ جو نفس کی تکلیف دینے والی کڑی زنجیروں کے توڑنے مین یکبارگی قدم اُٹھاتا ہے یہ پرانا قاعدہ بھی غلط نہین کہ فطرت کو چھڑی کیطرح جھکاؤ کہ مقابل طرف حد نہایت تک مروڑ کر سیدھا کیا جاے بشرطیکہ اُس انتہائی مروڑ مین کوئی قباحت ہو - جو شخص اپنے نفس پر کوئی عادت زور سے ہٹائی چاہتا ہے وہ کسیقدر ٹھیر ٹھیر کر چلے اور لگاتار دوڑ نہ کرے - کیونکہ ٹھیراو مین نئے حملے کے لئے تقویت ملتی ہے - جو شخص کامل نہین وہ اگر ہمیشہ تگ ودو مین رہے تو اُسے اپنے نقصون اور خوبیون دونو کی مشق ہوتی ہے اور دونوں اُسکی عادت بنجاتی ہین اور باموقع وقفون کے سوا اُسکے روکنے کا کوئی ذریعہ نہین لیکن کسی شخص کو اپنے نفس پر جو فتح حاصل ہو اُسپر بہت زیادہ بھروسا نہین کرنا چاہئے کیونکہ فطرت بارہا بہت

عرصہ تک دبی رہتی ہے اور جب موقع آتا ہے یا کوئی تحریک
پیدا ہوتی ہے تو جھٹ اچھل کر ڈپڑتی ہے جیسے کہ ایسی
کی نوجوان لڑکی کا حال تھا جو بلی سے صورت ننگیکی تھی
اور منبر کے کنارے پر چپ چاپ میٹھی بیٹھی چوہے کے دیکھتی ہی
جھٹ لپک پڑی بس انسان کو چاہئے کہ یا تو موقع کو ٹالتا
رہے یا خود اس سے بار بار ٹکر لیتا رہے تا کہ اسیر اسکا
اثر کم ہو انسان کی فطرت تخلیہ مین اچھی طرح دیکھی جاتی
ہے کیونکہ وہان جذبات کا سطلع صاف ہوتا ہے اور او سے
اپنے سائل کا سنت چڑھا ہوا نہین ہوتا اور نیز کسی نئی
صورت یا تجربہ مین دیکھی جاتی ہے کیونکہ وہان وہ عادت
کا محکوم نہین ہوتا - جن لوگون کی طبیعتین انکی کامون یا
پیشون کے موافق ہوتی ہین وہ خوش رہتی ہین ورنہ
جن باتون کو وہ پسند نہین کرتے انکین الکا پاؤ اڑتا ہے
گویا انکا اس قول کا مصداق بنتا ہے - میری روح مدت
سے سازرہی ہے ماہ - مطالعہ مین جس چیز پر انسان زور

ڈالنا چاہتا ہو اُسکو لئے وقت مقرر کرے مگر جو کچھ اُسکی طبیعت
کے موافق ہو اُسکو لئے کسی وقت کی قید لگانی ضرور نہین کیونکہ
اُسکی طرف جہانتک کہ اور کام یا مطالعہ سے فرصت ہوتی
ہے اُسکے خیالات خودبخود دوڑتے ہین - انسان
کی طبیعت پہولون اور کانٹون دونون کی مشتاق ہی پہولون
کو بچا کر رکہنا اور کانٹون سے بچکر رہنا اُسکا فرض ہے -

جو رواج فطرت کے خلاف ہے وہ فطرت پر ایک قسم کا
غصب ہے اور فطرت کے ذرا سا سر اُٹھانے پر مغلوب
ہو جاتا ہے - ہم اپنی فطرت کے موافق سوچتے ہین اور تعلیم
کے موافق بولتے ہین اور عادت کے موافق کام کرتے ہین

۳۹ - عادت و تعلیم

انسان کے خیالات بہت کچھ اسکی میلان کے موافق اور اسکی تقریر کلام اسکی علمیت وعقائید کے موافق مگر اسکی افعال اسکی عادات کے موافق ہوتے ہین ۔ اسلئے جیسے کہ میکیول نے کہا ہے اگو بری مثال مین کہا ہے) قوت فطرت یا قوت کلام پر بھروسا نہین کرنا چاہیے تا وقتیکہ وہ عادت سے مستحکم نہوی ہو ۔ اسکا قول یہ ہے کہ کسی جوکھون کے منصوبے مین کامیاب ہونیکے لئے کسی شخص کی طبعی سنگدلی یا وثوق ارادہ پر انحصار نہین کرنا چاہیے بلکہ ایسی شخص سے کام لینا چاہیے جسکو ہاتھ پہلے ہی خون سے آلودہ ہوچکے ہون ۔ افسوس ہے کہ میکیول کو کلیمنٹ[۵۱] یا رویلیک[۵۲] یا جاسرگی[۵۳] یا لٹینرنس[۵۴] ...

[۵۱] قاتل ہنری سوم شاہ فرانس [۵۲] قاتل ہنری چہارم شاہ فرانس [۵۳] شاہ ولیم پر پستول چلانے والا اسوقت قاتل کی عمر ۲۳ سال کی تھی [۵۴] قاتل شاہ ولیم ۔

کے حال سے خبر نہین تہی مگر اُسکا قول اسقدر اب بہی درست
ہے کہ فطرت یا قول و قرار ایسی جابر نہین جیسی کہ عادت ہے۔
آج کل جہوٹے عقائید ہی دیکہہ لو کہ اُنکی بدولت اعلی درجہ کے
لوگ قصائی بنے ہوئے ہین۔ اور ایک سنت مانکر جو نیت باندہی
جاتی ہے وہ خون کی صورت مین عادت کے برابر زور رکہتی
ہے۔ دیگر باتون مین سب جگہہ عادت کا غلبہ دیکہا جاتا ہے
حتی کہ یہہ دیکہکر حیرت آتی ہے کہ لوگ دعوی باندہتے ہین۔
اعتراض اُٹہاتے ہین۔ شرط بدتے ہین۔ قول دیتے ہین۔
اور پہر کرتے وہی ہین جو پہلے کرتے رہے ہون۔ گویا کہ وہ
بے جان لعبتین اور کلین ہین جو صرف عادت کی چلائی چلتی
ہین۔ عادت کا تسلط و عمل یا خود سری کی حکومت بہی قابل
لحاظ ہے۔ اہل ہند (یہان اُنکے ادنا طبقہ سے مراد ہے)
جب جاہے لکڑ بون گے انبار پہ چڑہکر آگ مین بہسم ہو جاتے
ہین۔ عورتین اپنی خاوندون کی لاش کے ساتہہ جل مرنے
مین جد و جہد کرتی ہین۔ پرانے زمانے مین دیا آما کے لڑکون کو

ڈائنا کی قربان گاہ پر تازیانہ لگائے جاتے تھے اور وہ
چون تک نہین کرتے تھے - مجھے یاد ہے کہ انگلستان کی
ملکہ الزبتھ کے عہد کے شروع مین آیرلنڈ کے ایک مفسد
کی نسبت قصاص کا حکم ہوا اور اُسنے حاکم سے درخواست کی
کہ مجھے بید مجنون کی چھڑے سے پھانسی دیا جائے اور رسی
سے نہ دیا جائے اسلئے کہ پہلے مفسدون کے ساتھ ایسا ہی
برتاؤ ہوتا رہا ہے - روس مین راہبون کے کفارہ کی یہ
کیفیت ہے کہ وہ رات بھر پانی کے برتن مین بیٹھے رہتے
ہین حتی کہ اُنکے ارد گرد سخت برف جم جاتی ہے - عادت کو
جو تصرف دل اور جسم دونو پر ہوتا ہے اُسکی بہت نظیرین
موجود ہین - اب جونکہ عادت انسانی کی زندگی کا بڑا
فرمانروا ہے اسلئے ہر صورت مین نیک عادت پیدا کرنے
مین کوشش کرنی چاہئے - درحقیقت نہایت پختہ عادت وہ ہے
جو بچپن مین شروع ہوتی ہے - اسے ہم تعلیم بولتے ہین جو
فی الواقع محض ایک ابتدائی عادت ہے - بچپن مین ہم دیکھتے

ہین کہ زبان کی نرمی کے سبب تمام زبانون کا تلفظ اور
لب و لہجہ سیکہنا زیادہ سہل ہوتا ہے اور جوڑون مین
پہرتی اور دوڑ بہاگ کے تمام کرتبون کے واسطے زیادہ
لچک ہوتی ہے یہ کیفیت بعد ازان نہین رہتی کیونکہ یہ بات
تحقیق ہے کہ جو لوگ بڑی عمر مین سیکہنا شروع کرتے ہین وہ
ان فوائد سے بہت کچہ بے بہرہ ہوتے ہین۔ ہان بعض ایسے
شخص اس قاعدہ سے مستثنے ہین جو اپنی طبیعت کو کسی
بات پر جمنے نہین دیتے بلکہ ہمیشہ اصلاح قبول کرنیکو تیار اور
آمادہ رہتے ہین۔ اور یہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔ پس
اگر عادت کی منفرد اور متفرق قوت ایسی بڑی ہے تو
اسکی مرکب و مشترک اور مجموعی قوت تو اور بہی زیادہ
بڑی ہونی چاہیے کیونکہ وہان نظیر رہنمائی کرتی ہے
صحبت تقویت بخشتی ہے ریس ابہارتی ہے غیرت ہمت
بڑہاتی ہے ایسے مقامات مین قوت عادت اوج پر ہوتی
ہے۔ درحقیقت فطرت انسان کو جامع حسنات بنانا

قاعدہ پر بنی ہوئی مہذب سماجون اور انجمنون کا کام ہے کیونکہ جمہوری حکومتین اور عمدہ سلطنتین صرف صلاحیت کے پودے کی غور پرداخت کرتی ہین بیج کی بہت کچھہ اصلاح نہین کرتین لیکن رنج کی بات ہے کہ آجکل نہایت اعلےٰ قوتین فضول مقاصد مین خرچ کیجاتی ہین ❖

۹۴ - اقبال

اسمین شک نہین کہ بیرونی واقعات مثلاً ثروت و نوادر جسن اتفاقی - اورون کی وفات - جو ہر نامی کا موقع اقبال کے بہت کچھہ معاون ہین مگر انسان کے اقبال کا سانچا زیادہ تر اُسکے اپنے ہاتھہ مین ہے جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے - ہر شخص اپنے اقبال کا آپ معمار ہوتا

لہ صلاحیت کے پیدا ہونے پر اُسکی بڑھانے مین مدد دیتی ہین مگر اُسکے بیج کو پیدا نہین کرتین ❖

ایک شخص کی بیوقوفی سے دوسرے شخص کا نصیب جاگتا
پھر دونی باعثون مین ایک نہائت جلیبا باعث ہے کیونکہ
کوئی شخص کسی باعث سے ایسا یکایک نہین بڑہتا جیسکہ
اورون کے بگڑنے سے بڑہتا ہے۔ کوئی سانپ جبتک
کسی سانپ کو نہین کہاتا اژدہا نہین بنتا۔ بیرونی اور ظاہری
خوبیان تعریف پیدا کرتی ہین مگر بعض اندرونی اور چھپی
ہوئی خوبیان ایسی ہوتی ہین جو اقبال کا منہ دکہاتی ہین
مشکلات مین بہی پہر انکلنے کی بعض چالین ہین جنکے لئے کوئی
نام نہین۔ اہل سپین نے انکا نام خوش جولانی رکہا ہے
جسقدر انپر صادق آتا ہے بشرطیکہ انسان کی فطرت
مین کوئی روک یا آڑ نہو بلکہ اسکی طبیعت کا چکر اسکی اقبال
کے ساتہہ قدم بقدم چلتا ہے لیوی نے اول کیٹو مجیا
کی ان لفظون مین تصویر اتاری یعنی اسکی دل اور جسم کی طاقت
کا یہ حال تہا کہ وہ خواہ کسی حالت مین پیدا ہوتا ضرور صاحب اقبال ہوتا
اور پہر وہ اس بات پر آپڑا کہ اسکی طبیعت مفتانگی تہی جو شخص مضبوطی

توجہ کے ساتھہ چلتا ہے وہ ضرور اقبال کا مُونہہ دیکھتا ہے
کیونکہ اقبال گو اندھا ہے مگر ایسا نہین کہ خود نظر نہ آئے اقبال
کا راستہ مثل کہکشان کے ہے جو چھوٹے چھوٹے ستارون
کا اجتماع یا سلسلہ ہے یہ ستارے علیحدہ علیحدہ تو نظر نہین
آتے مگر ملکر روشنی دیتے ہین۔ اسیطرح بہت سی چھوٹی
چھوٹی خوبیان یا خاص قوتین اور عادتین ہوتی ہین
جو نظر کم آتی ہین مگر انسان کو اقبال مند بناتی ہین۔
اہل اطالیہ نے انمین سے بعض کا ذکر کیا ہے اور یہ ایسی
ہین جنکا انسان چندان خیال نہین کرتا جب وہ
کسی ایسے شخص کا ذکر کرتے ہین جو کسی بات مین خطا نہین
کر پاتا تو اوسکی اور حالتون مین ایک ایسی بات ڈال دیتے ہین جو وہ
رکھتا ہے یعنی بیوقوفی[له] - درحقیقت کسی چیز سے ایسی کامیابی

له ایک بڑے درجہ کا دانا آدمی اپنی طبیعت کو ایسی چھوٹی چھوٹی چیزون پر کامل غور کرنے کی طرف مائل
نہین کر سکتا جو اکثر اقبال کا سراج ہوتی ہین۔ ایک کامل درجہ کا دیانتدار شخص
ایسی تدابیر عمل مین لانے سے نفرت کرتا ہے جنمین سے بہت سی قرین مصلحت یا ضروری بھی جاتی ہین

نہین ہوتی جیسی کہ ان دو باتون سے ہوتی ہے یعنی
انسان تھوڑا سا بیوقوف ہو اور بہت زیادہ دیانتدار
ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اپنے ملک یا اپنے آقا کے
بدرجہ غایت خیر خواہ ہوئے ہین وہ کبھی خوش اقبال نہین
ہوئے اور نہ ہو سکتے ہین۔ کیونکہ جب کسی شخص کے خیالات کا
مرکز اسکی اپنی ذات سے باہر ہوتا ہے تو وہ گویا اپنی چال
نہین چلتا۔ اور دون کی چلتا ہے تیز اقبالی سے انسان
بن چلا اور بہت بڑا ہو جاتا ہے (جسے اہل فرانس یا وہ
انسادی کہتے ہین اور یہ زیادہ موزون ہے) لیکن
زیادہ ہوا اقبال انسان کو لائق وہوشیار بناتا ہے۔
اقبال قابل عزت و تعظیم ہے اور یہ محض اُسکی اولادجوان
نیکی و نیک نامی کے لئے ہے کیونکہ یہ دونو اقبال سے
پیدا ہوتی ہین۔ اول تو انسان کی اپنی ذات مین اور
دوسری اُسکی ذات سے متعلق اور وان مین رہتی ہے
تمام دانا آدمی حسد سے بچنے کے لئے اپنی خوبیون کو دادالٰہی

اور خوش نصیبی سے منسوب کیا کرتے ہین تاکہ اُنکا اچھی طرح
ہیبس بہر سکین اور اسکے علاوہ یہ انسان کی بڑائی ہے
کہ وہ اعلیٰ طاقتون کی حفاظت مین ہو۔ ایسا ہی قیصر نے
طوفان مین ناخدا سے کہا "تو قیصر اور اُسکے اقبال کو لئے
جاتا ہے۔" سلا نے اپنا لقب خوش نصیب پسند کیا اور
اعظم پسند نہ کیا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ کھلے طور پر اپنی دانائی کو
اور تدبیر سے بہت کچھہ مخصوص کرتے ہین اُنکا انجام بد ہوتا
ہے۔ کہتے ہین کہ جب اتھینا کے ٹموتھیس نے اہل ملک سے
اپنی مہمات کا حال بیان کیا تو وہ دوران تقریر مین
بار بار یہ الفاظ زبان پر لایا۔ "اور اسمین قسمت کا کچھہ
دخل نہین" اور بعد ازان اُسنے جس کام مین ہاتھہ ڈالا

سلا نے ایسے بڑے نمایان کام کئے کہ شہرہ ہے ایسے ایک بڑا
سپہ سالار اور اُسکے دوست دنیا مین سب سے بڑا شخص اور
اُسکے دشمن نہایت خوش قسمت سمجھتے تھے مگر اُسکا برتاو ایسا نہین تھا جیسا کہ
ٹموتھیس کا تھا۔ ٹموتھیس کے دشمنون نے اُسکی تمام کامیابی قسمت سے منسوب کی

انہیں کامیاب نہوا ۔ درحقیقت بعض اقبال شامل ہوئے کے
شہرون کے ہوناتے جنہیں اور دون کے شہرون

کی اور اُسکی ایک ایسی تصویر بنائی جس سے ظاہر ہوتا تھا
کہ وہ سویا ہوا ہے اور قسمت اُسکے پاس اُسکے واسطے جال مین
مچھلیان لئے کھڑی ہے ۔ اسپر وہ ازوختہ ہو کر سخت سست کہنے لگا
کہ میری ساری کی کرائی برباد کر دیگئی ہے اسکے بعد وہ ایکبار
مہم سے واپس آنے پر لوگون سے یون مخاطب ہوا ۔
اے اہل شہر آپکو تسلیم کرنا چاہئے کہ اسمین قسمت
کا کچھہ دخل نہین ۔ کہتے ہین کہ اسپر قسمت دیوی
اُس سے ایسی بگڑی کہ اُسکی گستاخی کا انتقام
لینے پر آمادہ ہوئی بعد ازان وہ کسی
بڑی بات مین کامیاب نہوا بلکہ اپنے تمام
منصوبون مین شکست کہاتا رہا اور العیاذ باللہ
ہوا کہ لوگون نے اسے جلاوطن کر دیا ◆

کی نسبت سلاست و موزونی زیادہ ہے جیسے کہ
پلوٹارک نے ٹموٹین کے اقبال کی بابت اچی سلاس یا
ایپمی ننڈاس کے اقبال کے مقابلہ مین کہا ہے اور یہ
بےشبہ بہت کچھ انسان کی اپنی ذات پر موقوف
ہے۔

جو خوبیان ظاہر دیکھی جاتی ہین اُنکی تعریف ہوتی ہے لیکن
جسے قسمت کہتے ہین وہ چھپی ہوئی نامعلوم خوبیون کا
نتیجہ ہے۔ اقبال مثل کہکشان کے ہے یعنی بعض نادیدہ
اور بےنام لیاقتون کا مجموعہ ہے۔ ایک کی لغزش دوسرے
کی خوش نصیبی ہوتی ہے۔

۲۱۔ سود

بعض نے سود خوری کے خوب لتے لئے ہین اجد
نے یون اُڑایا ہے کہ سود کا عشرہ شرعی اشاعت
مذہب مین لگانا گویا خدا کا کام شیطان کو سپرد کرنا ہے۔ سود خور
سب سے بڑا سبت شکن ہے اسلئے کہ اُسکا ہل اتوار کو
بھی چلتا رہتا ہے۔ سود خور وہ بیکار مکھی ہے جسکا ورجل
نے ذکر کیا ہے۔ "اُن بیکار مکھیون کو جو شہد پیدا نہین
کرتین اُنکی چھتون سے نکال دو" سود خور اُس اول
قانون کو توڑتا ہے جو آدم کے گرنیکے بعد انسان کے
لئے بنایا گیا تھا یعنی "تُو اپنی عرق ریزی سے روٹی کھائیگا
اور وہ اورون کی عرق ریزی سے نہین" سود خورون کو

بہو رہے نارنجی رنگ کی ٹوپی پہنائی جائے اسلئے کہ وہ
سود خوری مین مثل یہودیون کے ہین - روپیہ سے روپیہ
پیدا کرنا فطرت کے خلاف[1] ہے علی ہذا القیاس - میرے نزدیک
سود خوری صرف دل کی سختی کے سبب روا ہے - چونکہ
روپیہ کا لین دین جاری رہنا ضرور ہے اور انسان کا دل
ایسا سخت ہے کہ وہ قرضہ حسنہ دینا پسند نہین کرتا اسلئے
سود خوری جائز رکھی جاتی ہے - بعض نے سود خوری
پر روک رکھنے کے بہانے سے اپنے فائدہ کے لئے بنکون
کے اجرا کی تجویزین اور لوگون کا سرمایہ دریافت کرنیکے
وسائل اور اور ترکیبین نکالی ہین لیکن فائدہ کے
اعتبار سے سود پر بہت کم لوگون نے بحث کی ہے بہتر ہے
کہ سود کے فائدے اور نقصان دونو دکہائی جائین
تاکہ چھان بین یا چھانٹ ہو کر اصل بات نکالی جاتی اور

[1] یعنی قدرت نے سیم و زر کو عقیمہ اور بانجھہ بنایا ہے اور سود خوری
اوسی بار آور بناتی ہے اسلئے سود سے روپیہ بڑہانا ناجائز ہے -

احتیاط رکھی جاوے کہ ہم جو کچھ بہتر ہو اُسکا پہلو بچانے ہین
جو کچھ بدتر ہو اُس سے ٹکر نہ لین۔

سود کے نقصان یہ ہین اول وہ سوداگرون کی تعداد
کو گھٹاتا ہے کیونکہ سود کی بہت تجارت جاری نہ ہوتی تو ترقی
کما نہ پڑتا ہوتا بلکہ سب کچھ سوداگری مین جو ملکی دولت
کی شاہ رگ ہے لگایا جاتا۔ دوسرے سوداگر مفلس بن جاتے ہین کیونکہ
جس کسان کو بھاری لگان دینا پڑتا ہے وہ جیسی اپنی زمین کا اچھی طرح تردد نہین
کر سکتا ایسے ہی جس سوداگر کو بھاری سود ادا کرنا پڑتا ہے وہ اپنی تجارت کو
اچھی طرح نہین چلا سکتا۔ تیسرا یہ ہے کہ سود کا ضمیمہ دور یہ شاہی یا ملکی محصولات
کی اُس آمدنی مین فرق آتا ہے جسکا گھٹنا بڑھنا تجارت پر
موقوف ہے۔ چوتھا ملکی یا قومی دولت چند شخصون کے
ہاتھ مین آجاتی ہے کیونکہ سودخور کی آمدنی معین اور
اورون کی غیر معین ہوتی ہے اسلئے رفتہ رفتہ اخیر مین
بہت سا روپیہ شغل بند ہو جاتا ہے اور ملک ہمیشہ جب ہی
سرسبز ہوتا ہے کہ اسکی دولت بہت کچھ برابر پھیلی ہوئی ہو

پانچوان زمین کی قیمت گھٹ جاتی ہے کیونکہ روپیہ زیادہ تر یا تو تجارت مین لگایا جاتا ہے یا سبادلہ مین اور سود خوری ان دونون کی مانع ہے۔ چھٹا۔ تمام قسمون کی صنعت و دستکاری اور ترقیون اور ایجادون کی بےرونقی اور سرد بازاری ہوتی ہے۔ اگر سود کی روک نہوتی تو روپیہ اُنکو اُدھارے لئے جاتا۔ اخیر یہ ہے کہ سود ہزارون شخصون کی جائیداد کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے جس سے رفتہ رفتہ سارے ملک مین افلاس چھا جاتا ہے۔

سود کے فائدہ یہ ہین۔ اول۔ سود کا لین دین گو بعض حالتون مین تجارت کا مزاحم ہے مگر بعض مین اُسے بڑھاتا ہے کیونکہ تجارت فی الواقع بہت کچھہ تو خبر سوداگرون کے ہاتھہ مین ہوتی ہے جو سود پر روپیہ لیکر کام چلاتے ہین۔ اگر سود خوار اپنا روپیہ پھیر لے یا اُٹھا رکھے تو فی الفور تجارت مین ایک بڑا سکتہ پیدا ہو جائے دوسرا۔ اگر سود پر روپیہ لینے مین ایسی آسانی نہ ہوتی

تو انسان کی ضرورتین اُسے یکایک تباہ کر ڈالتین - اسلیئے کہ
اُسے اپنا کام چلانے کے لیئے اپنی جائداد اور زمین یا مال
(اسباب) بہت گھاٹے پر بیچنی پڑتی - سود تو صرف دامن
ہی سے کاٹتا ہے مگر قیمت کی خرابی اُسے بالکل ہی نگل جاتی
جو رہن یا گرو رکھتا ہے اس سے نفس معاملہ مین بہت
کم اصلاح ہوتی - کیونکہ اول تو لوگ جائداد بلا سود رہن
رکھنا قبول نہ کرتے اور کرتے بھی تو انہین با ضابطہ ضبطی
ہی مدنظر رہتی - مجھے یاد ہے کہ دیہات کا ایک سنگدل
ساہوکار یہ کہا کرتا تھا - شیطان اس سود کو سنبھالے
کہ وہ اشیاء نزر ہو نہ اور کفالتون کی ضبطی کا مانع ہے
میرا یا اخیر فائدہ - یہ سمجھنا خام خیالی ہے کہ قرض لینے
کا معمولی سلسلہ بلا سود جاری رہ سکتا ہے - اگر قرض
لینا بند کیا جائے تو بیشمار دقتین پیدا ہون اسلیئے سود
کا لین دین بالکل نہین اُڑایا جا سکتا ہے - تمام ملکون مین
وہ ہمیشہ جاری رہا ہے گو شرح ایک نہین رہی - پس وہ

السدادی تجویز محض وہم و خیال ہے۔

اب ہم سود کی اصلاح اور شرح بندی اور نیز اسباب کا ذکر کرتے ہین کہ اُسکو نقصانون سے بچنے اور اُسکی فائدون کے قایم رکھنے کا بہتر طریق کیا ہے۔ سود کے فائدون اور نقصانون کے ملانے مین دو باتون کا انتظام کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سود کے دانت رگڑ ڈالے جائین تاکہ اُسکی کاٹ بہت تیز نہ رہے۔ دوسری یہ کہ کوئی ایسا ڈہنگ نکالا جائے جس سے زردار لوگون کو تجارت کے جاری رکھنے اور بڑہانے کے لئے سوداگرون کو روپیہ قرض دینے کی تحریک ہو یہ یون ہوسکتا ہے کہ سود کی دو مختلف شرحین جاری کیجائین ایک ہلکی اور دوسری بہاری کیونکہ اگر ایک ہی ہلکی شرح رکہی جائے تو اسمین عام قرض لینے والے کا تو فائدہ ہے مگر سوداگر کو روپیہ ملنا مشکل ہے یہہ بہی واضح رہے کہ دور دست مقامات کی تجارت زیادہ منفعت بخش ہوتی ہی اسلئے اُسپر ایک اچہی شرح سے

سود چڑھایا جاسکتا ہے دیگر معاہدات ایسی نہین ہوتے
ان دونون مقاصد کے پورا کرنیکا مختصر طریق یہہ ہے سود
کی دو شرحین ہون - ایک عام اور بے قید سب کے لئے -
دوسری ازروے سند جو صرف خاص شخصون کو تجارت
کے خاص مقامات مین دیجائے - اصل شرح عام ۵ فیصدی
ہو اور یہہ شرح بذریعہ اشتہار جابجا مروج قرار دیجائے اور
اسکی بابت سرکار کچھ بھی مطالبہ نہ کرے - اس سے روپیہ
لین دین کا کسی عام رکاوٹ یا سختی سے بچا رہیگا یہہ بات
کے بیشمار قرض لینے والون کو سہولیت رہیگی - زمین کی
قیمت بہت کچھ بڑھجائیگی اسلئے کہ جو زمین ۲۵ سالہ منافع
کے عوض خریدی جاتی ہے اُس سے ۴ فیصدی یا کسیقدر زیادہ
فائدہ ہوتا ہے اور شرح مجوزہ صرف ۵ فیصدی ہے
اسطرح صنعتی اور منفعت بخش اصلاحات کا چرچا اور ابھار
پیدا ہوگا اسلئے کہ بہت سے لوگ ۵ فیصدی کی نسبت ایسی کامون مین
اپنی قسمت آزمائی کرنیکو زیادہ پسند کرینگے اور خاصکر ایسی حالت مین کہ زیادہ وہ

نفع لینے کے عادی ہون ثانیاً بعض شخصون کو ایسے
شرح سود پر نامی سوداگر ان کو روپیہ قرض دینے
کی سند دیجائے اور اسمین ان باتون کا لحاظ رہنا
چاہئے یعنی شرح سود ایسی ہو کہ خود سوداگر کے لئے
بہی اُس شرح سے کسیقدر ہلکی ہو جو وہ پہلے ادا کرتا
رہا ہو کیونکہ ایسی صورت مین اس اصلاح سے تمام
قرض لینے والون کو کسیقدر فایدہ ہو گا۔ خواہ وہ
سوداگر ہون خواہ اور شخص ہون۔ وہ کوہی
بنک یا سرمایہ مشترکہ نہو بلکہ ہر شخص کو اپنے روپیہ
پر کُلّی اختیار رہونا چاہئے اسلئے نہین کہ مین بنکون کو
بالکل ناپسند کرتا ہون بلکہ اسلئے کہ بعض تناوک کے سبب
انکا چلنا مشکل ہوتا ہے کوہی چہوٹی سی رقم ہر سند کی
بابت سرکار مین داخل ہو باقی سب قرض دینے والے
کا حق ہو۔ اگر یہ رقم بہت قلیل ہو تو اُس سے قرض دینے
والا کچہہ بہی بیدل نہو گا کیونکہ جو شخص دس یا نو روپیہ

سے بیکٹرہ سود لینا ہو وہ سمجھا ہی اسکی کہ تجارت سود کو بالکل
ترک کر دے اور معین فایدہ کو چھوڑ کر جو کہہ دن
کے فایدہ کے پیچھے پڑے بلا تکلف آٹھہ روپیہ سیکڑہ
پر راضی ہو سکتا ہے یہ سند یافتہ ساہوکار تعداد مین
تو بہت ہون مگر انکا داد وستد خاص بڑے بڑے
شہرون اور تجارتی قصبون ہی مین محدود رہے
اس صورت مین وہ دیہات مین اورون کے روپیہ
کو اپنے روپیہ کی زکوت نہین دے سکین گے - اور

---

[1] قصبون کے لیسنسدار ساہوکارون کی اعلی شرح سود ۸ یا ۹ فیصدی دیہات کی عام ادنے شرح سود پر موثر ہو گی - جب شہرون مین اعلی شرح سود قانوناً جائز ٹہیرائی جائیگی تو اس سے شہرون کے باشندون کو ادنے شرح پر روپیہ قرض لینا مشکل ہو گا مگر دیہات مین اور نتیجہ پیدا ہو گا کیونکہ لیسنسدار شہری ساہوکار دیہات مین کاروبار یا اجنبی شخصون کے ساتھہ فاصلہ پر داد وستد نہین کرین گے :-

بذریعہ کی شرح کی سند ہائے کی شرح مروجہ کو
جذب نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ کوئی شخص اپنا روپیہ بہت
فاصلہ پر جاکر قرض نہیں دیتا اور نہ ایسے شخصوں کو
دیتا ہے جنکو وہ جانتا ہو۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس تجویز سے سود خوری ایک طرح
سے جائز ہوتی ہے حالانکہ وہ پہلے بعض مقامات میں
مخض اجازتی رہی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اشتہار کے
ذریعہ سے سود کا محدود کرنا اس سے بہتر ہے کہ اُسے
بے پروائی سے بے تحاشا بڑھنے دیا جائے۔

۴۲ - جوانی و پیری

ممکن ہے کہ ایک شخص برسون مین تو چھوٹا ہو مگر گہڑدن مین بڑا ہو بشرطیکہ اُسنے وقت ضایع نہ کیا ہو[١] مگر ایسا کم اتفاق ہوتا ہے ۔ عموماً نوعمری شل تصورات اول ہے جو ایسی معقول نہین ہوتے جیسے کہ تصورات ثانی ہوتے ہین کیونکہ خیالات مین ہی ایسی ہی نوعمری ہے جیسی کہ سن و سال مین ہے ۔ باوجود اسکی نوجوانون کی ایجاد عمر رسیدون کی ایجاد کی نسبت زیادہ دلکش ہوتی ہے اور اُنکے دماغ مین خیالات کی رو زیادہ بہتات کے ساتھ بہتی ہے گویا کہ قدرت الٰہی کا زیادہ پرتو دکہاتی

[١] جو شخص اپنا وقت اچھی طرح صرف کرتا ہے اسکی عمر کے گھنٹے سست آدمیون کی عمر کے برسون سے بہتر ہوتے ہین اور وہ دانش و تجربہ مین بوڑھا ہوتا ہے

ہے۔ جن طبیعتوں میں گرمجوشی کی افراط اور ٹب تک بڑی زبردست خواہشوں اور تمردات کی طغیانی ہو وہ اسوقت تک کام کے لئے پختہ نہیں ہوتین جبتک کہ اُنکی سن وسال کی دوپہر نہ ڈہل جائے جیسی کہ جولیس قیصر اور سیپٹیمیس سوورس کا حال تہا۔ سپٹیمس سوورس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اُسکی جوانی صرف عیش وعشرت ہی مین نہین بلکہ دیوانگی مین گزری تہی اور باوجود اسکی زمرہ کے تقریباً تمام بادشاہوں مین زیادہ لائق ہوا ہے مگر جو ثقہ اور سنجیدہ طبعتین ہین وہ جوانی مین ہی اچھا کام دیسکتی ہین جیسی کہ اگسٹس قیصر کاسمس ڈیوک آف فلورنس گاسٹن ڈی فاکس وغیرہ کا حال دیکہا جاتا ہے ساتہ ہی بڑہی عمر کی گرمجوشی اور زندہ دلی کام کاج کے لئے ایک عمدہ استعداد ہی۔ نوجوان خوض کی نسبت اختراع کے لئے اور مشورہ کی نسبت تعمیل کے لئے اور مقررہ کام کی نسبت نئی تجویزات کے لئے زیادہ لائق ہوتے ہین

کیونکہ بڑی عمر کا تجربہ ان معاملات مین رہنما ہوتا ہے جنمین وہ حاصل ہوا ہو مگر نئی باتون مین مغالطہ مین ڈالتا ہے[۵] نوجوانون کی غلطیون سے کاربار بگڑ جاتا ہے مگر عمر رسیدون کی غلطیون کی حد یہین تک ہوتی ہے کہ کام زیادہ نہین ہوتا یا جلد نہین ہوتا - نوجوان کام کے انصرام و اہتمام مین اپنی بساط سے بڑہکر چلتے ہین سلجہاؤ کی نسبت الجہاؤ مین زیادہ پڑ جاتے ہین - نتیجہ کی طرف دوڑ بہتے ہین اور وسائل و مدارج کا خیال نہین کرتے بے سوچے سمجہے قبول کئے ہوئے چند اصول پہ چلتے ہین - اپنی طبیعت لڑانے کی پرواہ نہین کرتے جس سے نامعلوم دقتین پیش آتی ہین - اول ہی اخیر تدابیر کو کام مین لاتے ہین - بڑی خطا یہ کرتے ہین کہ

[۵] بڑہاپے مین جو انسان مین دور اندیشی حد سے زیادہ اور گرمجوشی کم ہوتی ہے - اس سے وہ دہوکہا کہا جاتا ہے اور کسی اسوقع سے پورا فایدہ نہین اٹہاتا - بڑہاپے کی بزدلی و سستی بعض اوقات ایسی ہی مضر ہوتی ہے جیسی کہ نوجوانی کی بے تدبیری و جلد بازی ہے -

اپنی غلطی کو قبول یا اوسکی نسبت تبدیل رائے نہین کرتے
مثل اُس اڑیلے گھوڑے کے ڈٹے چلے جاتے ہین جو نہ ٹھیرتا
ہے اور نہ مڑتا ہے - سن رسیدہ شخص اعتراض بہت
اُٹھاتے ہین - مشورہ مین طوالت بہت دیتے ہین -
کبھون کم اُٹھاتے ہین - جلد نہ پچھتانے لگ جاتے ہین -
کام کو پوری رفتار سے نہین چلاتے - متوسط درجہ کی
کامیابی پر کفایت کرتے ہین - درحقیقت مصلحت یہ ہو کہ دونو
کو ملا جلا کر کام لیا جائے یہ ملی جلی مامور ہی سر دست تو
اسلئے فائدہ مند ہے کہ دونو عمرون کی خوبیون سے دونو
کے نقصون کی اصلاح ہوتی ہے - اور آئندہ کے لئے یون
سودمند ہے کہ معمر کار پردازون کے دور دوران مین
نو آموز جوانون کو تعلیم ہوتی رہتی ہے - اور اخیر مین بیرونی
پیچیدگیون کی صورت مین اسواسطے مفید ہے کہ معمر شخصون
کی بات تعظیماً سند مانی جاتی ہے اور نوجوان دوستدار
اور ہردلعزیز ہوتے ہین - لیکن حسن اخلاق مین شاید نوجوان

کو فوقیت حاصل ہے جیسی کہ عمر رسیدون کو مدبری مین
ہے کتاب مقدس مین لکھا ہے۔ تمہارے نوجوان رویہ
مشاہدہ کرینگے اور تمہارے بوڑھے خوابین دیکھینگے یہودیون
کے ایک بڑے پیر نے یہ نتیجہ نکالا کہ بوڑھون کی
نسبت نوجوانون کو خدا کا زیادہ قرب حاصل ہی۔ اسلئے
کہ خواب کی نسبت رویہ زیادہ صاف الہام ہے درحقیقت
انسان دنیا کا جتنا زیادہ نشہ استعمال کرتا ہے اتنا ہی
زیادہ سرشار ہوتا ہے۔ پختہ سالی قواے فہم وادراک
کو مضبوط کرتی ہے مگر عزم ومحبت کو ویسا نہین کرتی بعض
شخصون کی قواے وقت سے پہلے لہلہانے لگتی ہین اور جلد
مرجھاتی ہین۔ انہین اول وہ ہین جنکا ذہن پہلے تو بہت تیز
وشوخ ہوتا ہے مگر جلد بگڑ جاتا ہے۔ جیسی کہ ہرموجنیس
خوش کلام کا حال ہوا۔ یہ شروع مین نہایت نازک خیال
سخن سنج تہا مگر بعد ازان غبی وکودن ہوگیا تہا۔
دوسرے وہ لوگ ہین جو بعض ایسی طبعی خو بیان رکہتے

ہین جنکا ٹہاٹ بہیری کی لنسبت جوانی مین زیادہ بہادرکہانا
ہے - مثلاً زبان آوری اور تقریر کا بہاؤ جو جوانی مین
سہاؤنا ہوتا ہے اور بڑہاپے مین نہین - جیسے کہ ٹولی
ہورٹینسیئس کی بابت کہا ہے - "وہ رہا تو وہی مگر ایسی
چال اب موزون نہین تہی" تیسرے وہ ہین جو شروع مین
بہت بڑہکر و دوڑ و ہوپ کرتے ہین اور ایسی فراخ حوصلگی
دکہاتے ہین جو سالہاے مابعد مین قائم نہین رہ سکتی جیسے
لیوی نے سپیو افریکانس کی بابت کہا ہے - "اُسکا انجام
ویسا نہین تہا جیسا کہ آغاز تہا"
بوڑہے اپنے لئے زیادہ دانائی رکہتے ہین اور اورون کے
لئے اور عامہ خلایق کے لئے کم رکہتے ہین - اگر روح (دل)
آنکھوں سے نظر آسکتی تو معلوم ہو جاتا کہ بڑہاپا جسم کی لنسبت
روح کو زیادہ بگاڑتا ہے بوڑہے دیوتا اُن کے سوا سب
چیزون کے لئے ہین - نوجوانی لپشیمانی کے بیج کا کہیت ہے

ٹ ۲۵ سال کی عمر مین اُسکی قوت حافظہ زایل ہوگئی تہی -

بوڑھون کے فیصلوں کی نسبت نوجوانوں کے دل مین حقارت رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص کو اُسکی اپنے خطرہ سے دانای سیکھنے کا موقع حاصل ہو۔ اگر وقت کو مشیر نہ بنایا جای تو وہ فیصلہ کی تصدیق نہین کرتا ؀

۳۴۔ خوبصورتی

نیکی مثل اُس بیش قیمت رتن کے ہے جو اپنی جگہہ مین سادہ اور عمدہ طور پر جڑا گیا ہو۔ درحقیقت نیکی ایک ایسی شخص مین زیادہ جوبن دکھاتی ہے جو قبول صورت ہو گو نازک اندام نہو اور جمالی صورت کی نسبت جلال صورت زیادہ رکھتا ہو۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو شخص زیادہ حسین ہوتے ہین وہ اور باتون مین بہت بڑھکر صاحب کمال نہین ہوتے گویا کہ نطرت کمالات کا نمونہ پیدا کرنے مین جد وجہد نہین کرتی بلکہ اسباب مین متردد رہتی ہے کہ خطا نہ کرے پس حسن وجمال

لہ گویا کہ عطرت کامل شخص پیدا کر نیکی ایسی پرواہ نہین کرتی جیسیکہ زیادہ ناقص پیدا کرنے سے احتراز کرتی ہے۔

مین تو وہ یکتا ہوتے ہین مگر عالی ہمت نہین ہوتے اور
اندرونی کمالات کی نسبت بیرونی صفات پر زیادہ دل
لگاتے ہین۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہین کیونکہ آگسٹس قیصر
ٹیٹس وسپیشن۔ فرانس کا فلپ لے بیل۔ انگلستان
کا ادورڈ چہارم۔ اتینہ کا اسپیڈ یز۔ اسمعیل شاہ
فارس بڑے پلہ کے عالی ہمت اور ساتھہ ہی اپنے اپنے وقت
کے نہایت خوبصورت شخص ہوے ہین خوبصورتی مین رنگ
کی نسبت نقش و نگار اور نقش و نگار کی نسبت موزون اور
دل کش انداز زیادہ وقعت رکہتا ہے۔ خوبصورتی کا بڑا جز
رعنائی ہے جسکا تصویر مین رنگ بہرنا محال ہے اور جو جاندار
شے مین بہی سرسری نظر سے دکہائی نہین دیتی کوئی
اعلی درجہ کی خوبصورتی ایسی نہین جو اپنی جیب مین کچھ
انوکہاپن نہ رکہتی ہو۔ کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا کہ
اپیلیس زیادہ بیہودہ تہا یا البرٹ ڈورا ایک تو خوبصورتی
کا نمونہ تناسب ہندسیہ کے سانچہ مین ڈہالنا چاہتا تہا اور

دوسرا ہیت ہے چہرون کے عمدہ اجزا لیکر ایک کامل چہرہ
بنانا چاہتا تھا - میرے نزدیک ایسی خیالی لعبتون سے
اُنکے بنانے والے مصوّر کے سوا اور کوی خوش نہین ہوسکتا
میرا یہ خیال نہین کہ کوئی نقاش جو چہرے دیکھے جاتے ہین
اُنسے بہتر چہرہ نہین بنا سکتا - بلکہ یہ ہے کہ ایسی نقاشی اُسی
ایک قسم کی دل لگی کے طور پر کرنی چاہئے جیسے کہ راگی راگ
مین کوئی عمدہ نغمہ بھرنے مین کرتے ہین اور قاعدہ سے نہین
بیشمار ایسے چہرے دیکھے جاتے ہین جسکا جزاً جزاً امتحان
کرنے سے کچھہ خصوصیت نظر نہین آتی مگر بہ ہیئت مجموعی وہ
خاص موزون ہوتے ہین - اگر یہ سچ ہے کہ خوبصورتی
کا بڑا جزو وجاہت ہے تو فی الواقع یہ کچھہ انوکھی بات نہین کہ
بڑی عمر کے شخص اکثر اوقات زیادہ خوش شکل معلوم ہون
حُسن کی خزان حسن ہے "کیونکہ کوئی نوجوان بجز اسکے
حسین نہین قرار دیا جاسکتا کہ اسکے حق مین رعائتی فتوی
دیا جائے اور نوجوانی کو حسن کا قالب سمجھا جائے

خوبصورتی بہار کے پہولون کیطرح ہے جو جلد بگڑ جاتے
ہین اور پایدار نہین ہوتے - نتیجہ یہہ ہے کہ جوانی اکثر عیش و
عشرت مین گزرتی ہے اور بڑہاپا تلخ کامی مین کٹتا ہے
مگر باوجود اسکے اسکا نزول جو ہر قابل پر ہو تو نیکی کی رونق
دوبالا ہوتی ہے اور بُرائی شرما کر پیچہے ہٹتی
ہے - ؛

۴۴ - بدصورتی

بدصورت شخص عموماً فطرت کی ندسناقابل ہوتے ہین - فطرت
نے اُنکے ساتہہ بُرائی کی اور وہ فطرت کے ساتہہ کرتے
ہین - چنانچہ بقول مقدس و محبت فطری سے اکثر
بے بہرہ ہوتے ہین گویا کہ فطرت سے اُس بُرائی
کا انتقام لیتے ہین - در حقیقت جسم اور دل کا باہم اتحاد
ہے جہان فطرت جسم کی ترکیب مین خطا کرتی ہے وہان

دہ دل کا بھی کچھہ ویسا ہی ڈول ڈالتی ہے - ایک خطا
دوسری خطا پر مائل کرتی ہے مگر چونکہ انسان کی ذات مین ایک
قوت فعل مختاری ہے جو اسکی دل کی ترکیب سے متعلق ہے اور
ایک اصول جبریہ ہے جو اسکی جسم کی ترکیب سے علاقہ
رکھتا ہے اسلئے فطرتی میلان کے ستارے کبھی کبھی صلاحیت
و تہذیب کے سورج کی روشنی مین غائب ہو جاتے
ہین - بس بہتر ہے کہ بدصورتی کو بُرے دل کی علامت
نہ سمجھا جائے کہ اُسمین اکثر دہوکہ ہو سکتا ہے بلکہ محرک
کوشش سمجھا جائے جو کبھی رائگان نہین جاتی - جس شخص
کے جسم مین کوئی ایسا نقص ہو جس سے وہ حقیر سمجھا جاتا ہو
اُسمین ساتھہ ہی حقارت سے چھوٹنے اور بچنے کی ایک
دائمی تحریک رہتی ہے اسلئے تمام بدصورت شخص غایت
درجہ کے دلیر ہوتے ہین یہ دلیری اول تو اُنکی اپنے
بچاؤ کے لئے اُنکے مورد حقارت ہونیکی وجہ سے ہوتی
ہے اور پہر رفتہ رفتہ ایک عادت عام بن جاتی ہے -

نیز بدصورتی انمین ایک آمادگی و توجہ پیدا کرتی ہے اور علاوہ
اس قسم کی کہ وہ اورون کے نقص دیکھتے اور ٹٹولتے رہتے
ہین تاکہ انکو نیز کی بہتر کی جواب دینے کی کچھہ وجہ مل سکے اسکی
علاوہ انکی نسبت انکی بالادست شخصون کا حسد دبا رہتا ہی
کہ وہ انکو ایسے شخص سمجھتے ہین کہ جب چاہا ذلیل کر دیا اور
انکے حریف وہمسر انکی طرف سے غافل رہتے ہین کیونکہ
انکی نزدیک انکا عروج پانا محال ہوتا ہے تا وقتیکہ وہ
انکو اوج پر بیٹھا ہوا دیکھتے ہین - پس کسی بڑے زیرک و فہیم
شخص کے لئے بدصورتی فی الجملہ ترقی کی ایک آڑ ہے زمانہ
سلف مین بعض ملکون مین اب بھی بادشاہ خواجہ سراؤن
پر بڑا اعتماد رکھا کرتے تھے اسلئے کہ جو لوگ سب کے ساتھہ
حسد رکھتے ہین وہ ایک کے زیادہ فرمان بردار وخدمت گزار
ہوتے ہین - مگر انکی نسبت یہ اعتماد اچھے جاسوسون
اور اچھے مخبرون کی حیثیت سے رہا ہے کچھہ اچھے
حاکمون اور اچھے عہدہ دارون کی حیثیت سے نہین رہا

یہ وجہ بہت کچھہ بدصورت شخصون پہ بھی صادق آتی ہے
بات یہ ہے اگر انمین کچھہ جان ہوتی ہے تو وہ دفع
حقارت مین کوشش کرتے ہین خواہ یہ نیکی سے ہو خواہ
بدی سے ہو اسلیئے اگر وہ بعض اوقات عمدہ شخص ثابت
ہون تو کچھہ جائے تعجب نہین جیسے کہ اجیسیلاس و زنجر
خلف سلیمان والیوب وگاسکا پریزیڈنٹ ہیرا وکے
سفراط بھی اور ونکے ساتھہ انہی مین شمار کیا جا سکتا ہے

۴۸ - عمارت

مکانات رہنے کے لیے بنائے جاتے ہین - دیکھنے کے لیے
نہین - اسلیئے آسائش کو خوبصورتی پر مقدم سمجھنا چاہئے
بجز اسکے کہ دونون کا انتظام ممکن ہو - تکلف کا سامان
عمارت جو محض خوبصورتی کے لیئے ہو شاعرون کے آن
طلسمانی محلون کے نے چھوڑ دینا چاہئے جنکی تعمیر مین

اُنکو خرچ کم کرنا پڑتا ہے[1]۔ جو شخص اچھا مکان بُری جگہہ
بناتا ہے وہ گویا خود بخود قید خانہ مین پڑتا ہے۔ مین
صرف اُسی جگہہ کو بُری جگہہ نہین سمجھتا جہان ہوا خراب ہے
بلکہ اُس جگہہ کو بھی ایسا ہی سمجھتا ہون جہان ہوا ایک سی
نہین رہتی۔ بہت سے نفیس مکانات ٹیلون پر بنے ہوئے
دیکھے جاتے ہین اور یہ چارون طرف ایسی اونچی اونچی
پہاڑیون سے گھرے ہین جنکے سبب وہان گھرے غارون
کی طرح سورج کی گرمی بند اور ہوا بھری رہتی ہے جنکی گرمی
و سردی کی ایسی بڑی بے اعتدالی ہوجاتی ہے اور وہ بھی یکایک
کہ گویا تم مختلف جگہون مین آباد تھے اُسکے علاوہ
بُری جگہہ صرف بُری ہوا ہی سے نہین ہوتی بلکہ بُرے
راستون اور بُرے بازارون اور اگر موسس[2]
کی بات کو مانا جائے تو بُرے پڑوس سے بھی

[1] صرف قوت واہمہ کو کام مین لانا پڑتا ہے [2] موسس خوشی کا دیوتا ہے اُسنے منروا دیوی کے
بنا کر پھر مکان مین یہ نقص نکالا کہ وہ متحرک نہین بنایا گیا جس سے بُرا پڑوس ترک کیا جا سکتا۔

ہوتی ہے۔ ایسی ہی اور بہت سے نقص ہین۔ پانی کی قلت
لکڑی اور سایہ و پناہ کی قلت۔ پھول پھل اور مختلف خاصیت
کی زمین کی قلت۔ سیرگاہ کی قلت۔ ہموار زمین کی قلت
صید و شکار اور گھڑ دوڑ کے شغلون کے لیے مقامات کی
قلت جو کچھ نزدیک فاصلہ پر ہون۔ سمندر کی زیادہ
نزدیکی یا زیادہ دوری۔ کشتی رانی کے قابل دریاؤن کا
آرام یا اُنکی طغیانی کی تکلیف بڑے شہرون کا زیادہ بُعد
جس سے کام کاج مین ہرج ہوتا ہے یا زیادہ قرب جس
سے کھانے پینے کی تمام چیزین بیچ مین کھپ جاتی ہین
اور ہر چیز مہنگی بکتی ہے ضروریات معاش کی افراط
یا قلت ان سب کا اجتماع شاید ناممکن ہے مگر انکا جاننا
اور سمجھنا واجب ہے تاکہ انسان جسقدر ممکن ہو انتظام
کر سکے اور اگر وہ کئی مکان رکھتا ہو تو انکو اپنے مطلب کا
بنا سکے کہ جو کسر ایک مین ہو اُسکا بدل دوسرے مین ہو
پیا مبتی نے لیو ہکس کو ایک محل سرا مین بڑی شد ہر اجلی اور عالیشان

برآمدے اور کمرے دیکھکر اُس سے یہ کہا۔ فی الواقع گرمیون کے لئے تو یہ ایک عمدہ مکان ہے مگر جاڑون مین کیا کرتے ہوگے" لیوکلس نے متانت کے ساتھ جواب دیا۔ "کیا تمہارے نزدیک مجھے اتنا سلیقہ بھی نہین ہے جتنا کہ بعض پرندون مین ہوتا ہے جو جاڑون مین اپنا گھر بدل لیتے ہین"۔

اب ہم جگہہ کو چھوڑ کر خود مکان کا ذکر کرتے ہین اسمین ہم وہی ڈہنگ اختیار کرین گے جو سسرو نے فن فصاحت مین کیا۔ اُسنے فن فصاحت پر دو کتابین لکہین اور ایک کا نام فصیح رکہا۔ اول مین تو اُس فن کے اصول و قواعد ہین اور دوسری مین اُسکی تکمیل ہے۔ پس ہم ایوان شاہی کا بیان کرتے ہین اور اُسکا ایک مختصر نمونہ بتاتے ہین۔ کیونکہ اسوقت یورپ مین یہ دیکھکر تعجب آتا ہے کہ ایسی بڑی بڑی بہاری عمارتین تو ہون جیسی کہ ویٹکن[۱]

---

۱ محلسرائے پوپ واقع روما جو نقاشی اور کتب خانہ کے لئے مشہور ہے۔

اور اسکیوائیل اور بعض اور ہین لیکن اُنمین کوئی
عمدہ معقول کمرہ نہو۔

اول مین یہ کہتا ہون کہ کوئی ایوان شاہی اکمل
نہین سمجھا جا سکتا جبتک کہ اُسکو دو جدا جدا قطعات نہون
ایک قطع تو دعوت کے لئے ہو جیسے الترا
کی کتاب مین لکہا ہے اور ایک محل سرا کے لئے ہو۔ یعنی ایک
دعوتون اور جلسون کے لئے اور دوسرا سکونت
کے لئے میری دانست مین یہ دونو قطعات
میدان صحن کی ہرطرف جو اُنکی اطراف ہے
ہون بلکہ اُسکے حصے ہی ہون۔ باہر سے ایک ہی طرز کے ہون
گو اندر سے الگ الگ بٹے ہوئے ہون۔ ایک بڑا عالیشان بُرج
صحن کے وسط مین ہو اور وہ اُسکی دونو ضلعون پر ہو اور
یہ گویا اُنکو دونو طرف سے باہم ملاتا ہو۔ وسطی قطع مین محاذات

ملہ سپین کا ایک قصر جو یوروپ مین ایک نہایت بڑا اور نہایت
عالیشان مکان ہے۔

مین صرف ایک عالیشان کمرہ بالائے زینہ ہو جو کوئی
چالیس فٹ بلند ہو اور اُسکے نیچے ایک کمرہ کپڑے پہننے
یا جلوس کے وقت تیاری کرنے کے واسطے ہو۔ دوسرا قطع
جو خانگی قطعہ ہے اُسمین سیڑہی نزدیک اول ایک بارگاہ اور ایک
عبادت گاہ ہو۔ بیچ مین ایک دیوار فاصل ہو۔ دونو عالیشان
اور وسیع ہون مگر اُتنی ساری لنبائی نہ روکی جاوے بلکہ
عین سرے پر جاڑون اور گرمیون کے لئے ایک ایک معقول
دالان ہو۔ ان دالانون کے نیچے ایک خوبصورت اور
وسیع تہ خانہ ہو۔ اسیطرح کچھہ خاص باورچی خانے
معہ نعمت خانون اور گوداموں وغیرہ کے ہون برج
کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ انکی دو منزلین اٹھارہ اٹھارہ فٹ
اونچی دو بازوؤن کے اوپر ہون چوٹی پر سیسی سی منڈہے
ہوئے خوبصورت چبوترے ہون جنمین جنگلے لگے ہون اور
بیچ بیچ مورتین ہون یہ برج معقول کمرون مین منقسم ہو
بالائی کمرون کے زینے ایک خوشنما اور کہلی لاٹ کے گرد چکر

کہاتے ہوئے جائین اور اندر کی طرف پیتل کا خنگ چڑہی ہوئی
لکڑی کی خوشنما سوزنین لگی ہون - چوٹی پر ایک معقول خوشنما
زود گاہ ہو لیکن سب اُسی صورت مین ہو جبکہ نیچے کے
کمرون مین سے کوئی کمرہ ملازمون کا کہانا پکانے کے
واسطے مخصوص نہ کیا گیا ہو ورنہ ملازمون کا کہانا تا آقا کے
کہانے کے بعد ہوگا اور نیچے کا دہوان اسطرح اوپر کو چڑہیگا
جیسے کہ وہ دکش سے چڑہتا ہے - یہ سب صحن کا ذکر ہوا
میرے نزدیک ادل زینون کی بلندی صرف ۱۶ فٹ
ہونی چاہئے جو کمرہ زیرین کی بلندی ہے -
اس صحن کے پرے ایک خوشنما چوک ہو مگر اُسکی تین ضلعے
عمارت صحن کی نسبت بہت کم اونچی ہون اور اُسکی چارون
کونون مین معقول سیڑہیان ہون جو باہر کی طرف برجیون
کی صورت پر بنائی گئی ہون اور خود عمارتون کے سلسلہ
کے اندر نہون - یہ برجیان بڑے صحن کی عمارت کے
برابر بلند نہون بلکہ عمارت زیرین کے برابر ہون - اس

چوک کی فرش بندی نہین ہونی چاہئے کیونکہ اس سے گرمیون
مین گرمی کی زیادتی اور جاڑون مین جاڑے کی زیادتی
ہوتی ہے - صرف بعض اطرافی راستون اور نیز چبوترے
کی ہونی چاہئے چارون ضلعون پر گھاس کے قطعات ہون
اور یہ قرینہ کے ساتھ اور پورے تراشی گئی ہو مگر بہت زیادہ
نہین - دعوتی قطعہ مین جو اُسی سلسلہ پر عالیشان برآمدے
ہون - اُن برآمدون مین طولاً برابر برابر فاصلہ پر تین
یا پانچ خوشنما گنبد ہون قسم قسم کی صناعی کئے ہوئے خوشنما
اور رنگین دریچے ہون محل سرا کے قطعہ مین ایک طرف
دربار اور معمولی تفریح اور کھیل تماشا کے کمرے ہون
اور کچھ خوابگاہین ہون - باقی تینون ضلعون پر آگے پیچھے دو دو
دوہرے کمرے ہون اطراف پر کامل روشنی نہ پہنچتی ہو
تاکہ دوپہر سے پہلے اور نیز دوپہر کے بعد کمرون مین سورج
کی گرمی کا بچاؤ رہے - یہ بھی خیال رکھو کہ گرمیون اور
جاڑون دونو کے لئے کمرے موجود ہون - سایہ دار تو

گرمیون کے لئے اور گرم جاڑون کے لئے کہین کہین نفیس مکانات مین شیشہ کا کام اس کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ یہ معلوم نہین ہوتا کہ گرمی یا جاڑے سے بچاؤ کی کیا صورت رکھی گئی ہے ۔ جو جھجے دار توسی دریچے ہین وہ میرے نزدیک بڑے کام کے ہین ۔ شہرون مین فی الواقع ایستادہ دریچے بہتر ہوتے ہین اسلئے کہ عمارت کا بڑا ڈہنگ ہونے سے کوچہ کی پیشانی ایک رنگ رہتی ہے کیونکہ مشورے کرنے کے لئے وہان خاصہ تخلیہ ہوسکتا ہے اور اسکے علاوہ اُنسے ہوا اور دھوپ دونو کا بچاؤ رہتا ہے کیونکہ روک ہونے سے ہوا اور دھوپ کی جزو تقریباً کل کمرے مین پہنچتی ہے وہ اب دریچے سے آگے نہین بڑہتی لیکن وہ تعداد مین بہت کم چار چوک مین ۔ اور صرف ضلعون پر ہون ۔

اس چوک کے پرے ایک اندرونی چوک ہو جسکی وسعت و بلندی پہلے چوک کے برابر ہو ۔ یہ چارون طرف باہر سے

گھرا ہو اور اُسکی اندر کی طرف چارون طرف معقول اور
خوبصورت محرابون پر حجرے بنے ہون - یہہ محرابین پہلی
منزل کے برابر اونچی ہون منزل زیرین پر باغ کی طرف
ایک کنج یا سایہ گاہ یا بارہ دری ہو - اُسکی دروازے اور
دریچے صرف باغ کی طرف ہون اور فرش کی کرسی کے ساتھ
ہموار ہون - زمین کے نیچے دبے ہوئے نہون تاکہ رطوبت
سے محفوظ رہین - اس چوک کے وسط مین ایک حوض یا بعض
خوبصورت مورتین بنی ہون اور اُسکی فرش بندی اس
نہج پر کی گئی ہو جیسے کہ پہلے چوک کی ہو - ان عمارتون کے
دونو طرف عارضی سکونت کے لئے دو خاص بنگلے ہون
اور تیسرے پر خاص برامدے ہون - ہم پہلے ہی سے سوچ رکھنا
چاہئے کہ اُنمین سے ایک بنگلہ بادشاہ یا شاہی خاندان کے کسی
خاص شخص کے بیمار پڑنے پر ایک شفاخانہ کا کام
دے جسکے ساتھ ملے ہوے بعض کمرے ہون نیز خوابگاہ
اور بیٹھکگاہ اور ملبوسات کا کمرہ ہو - یہ سب دوسری

منزل پر ہے۔ منزل زیرین پر ایک کھلا خوشنما برامدہ
ستونون پر ہے۔ اسطرح تیسری منزل پر باغ کی سیر و فضا
دیکھنے کے لئے ایک کھلا برامدہ ستونون پر ہے۔ دوسری
طرف کے دو نوکونون پر جوابی طرز کے دو نفیس بادشاہانہ
دیوانخانے ہون جنمین عمدہ فرش بندی اور منقش و زیبائشی
پارچہ جات ٹانگکر سجاوٹ کی گئی ہو اوپر اور ہر شفاف شیشے لگے ہون
درمیان مین ایک عالیشان گنبد ہو اور اور تمام معقول
آرائش کی گئی ہو۔ میرے نزدیک بالائی برامدے میں بھی
بشرطیکہ جگہہ مین گنجائش ہو بعض فوارے ہون جو دیوار
سے نکلکر مختلف جگہون پر پڑتے ہون اور نکاس
کی بعض خوشنما نالیان ہون۔ اسقدر ذکر تو ایوان
شاہی کے نمونہ کا ہوا اب صرف یہ کہنا ہے کہ بڑے
صحن مین آنے سے پہلے تین اور چوک ہون ایک نفیس
سرسبز اور سادہ چوک ہو اور اسکے اردگرد دیوار
ویسا ہی دوسرا چوک ہو مگر وہ چھوٹے چھوٹے کنگورون

سے زیادہ خوشنما بنایا گیا ہو یا اُسکی دیوار بیل بوٹون سے منقش کی گئی ہو تیسرا چوک ایسا ہو جو بڑے چوک کے ساتھہ ملا ہوا ایک احاطہ بناتا ہو مگر اسمین کوئی عمارت نہ بنائی جائے اور نہ وہ خالی دیوار سے گھرا ہو بلکہ گھاس جمی ہوئی اونچی پٹڑ یون سے گھرا ہو تین طرفون پر اچھی طرح سجایا گیا ہو۔ اندر کیطرف ستونون پر محرابی چھتین بنے ہون اور نیچے محرابین ہون نہ جو دفتر خانے ہون وہ کچھہ فاصلہ پر ہون مگر وہان سے ایوان مین جانیکے کچھہ نیچے سے راستے ہون۔

۴۹ - باغات

خداوند تعالیٰ نے اول ایک باغ لگایا - فی الواقع باغ انسان کے لئے ایک نہایت پاک تفریح ہے - وہ دل کو غائت درجہ کی تازگی بخشتا ہے - اُسکے بغیر بڑے

بڑے مکان اور شیش محل محض صناعی کے بہترے نمونے
ہین ہمیشہ دیکہا جاتا ہے کہ جب زمانہ مین تہذیب و شایستگی
پہیلتی ہے تو لوگ اول عالیشان عمارتین بنانے لگتے ہین
اور اچہے باغ لگانے کا مذاق پیچہے پیدا ہوتا ہے گویا
کہ باغ لگانا اعلے درجہ کا کمال ہے۔ میرے نزدیک
شاہی مذاق کے اعتبار سے سال کے تمام مہینون کے لئے الگ
الگ باغ ہونے چاہئین۔ انمین الگ الگ خوشنما چیزون
کی اپنی اپنی وقت پر بہار ہے۔ اخیر حصہ نومبر اور دسمبر
و جنوری کے لئے ایسی چیزین ہون جو تمام جاڑون مین
سر سبز رہین۔ مثلاً گل ختمی۔ عشق پیچان۔ تیج پات۔
پیپیا۔ سرو۔ سدا بہار۔ صنوبر۔ شمشاد۔ اکلیل الجبل۔ سیتا
کی پنگری۔ کیتکی۔ گلبن جادو (سفید و نافرمان و نیلا)
مولسری۔ موگلا۔ رنگترہ۔ نیبو۔ مہندی بشرطیکہ گرم
رکہی جاوے۔ نازبو گرم جگہ مین لگائی ہوئی۔ اسکی بعد
اخیر حصہ جنوری اور فروری کے لئے یہ ہین۔ درخت

مرزبون جو اُسوقت کہلتا ہے۔ زعفران زرد و خاکستری
بہشتی گلاب - گل ہوا - گل لالہ - سنبل ہندی - اگنی ہشتد
گلبن نمائیشی - مارچ کے لئے یہ ہین بنفشہ اور خاصکر اکہری
پتی اور نیلے رنگ کا جو سب سے پہلے نکلتا ہے - نرگس بے بہا
گل بہار - کہلا ہوا درخت بادام - کہلا ہوا درخت آڑو -
کہلا ہوا درخت عقیق - گل نسرین - اپریل مین یہ آتے ہین
دوہری پتی کا سفید بنفشہ - گل رعنا - گل فرنگ - گلاب
بصری - گل داودی - تمام قسم کے سوسن اکلیل الجبل لالہ
کوہی - دوہری پتی کا شقایق نعمان - - - ونرگس -
لاہولتا - کہلے ہوئے آلو بالو کے درخت کہلے ہوئے بیر
اور آلوچہ وغیرہ کے درخت - پتہ دار سفید گٹیل - لکاتین
مئی اور جون مین یہ آتے ہین تمام قسمون کے نرگس اور خاصکر
گلابی نرگس تمام قسمون کے پہول ہوائی یاسمن کے جو دیر سی نکلتا
ہے - لاہولتا - استابری - گاؤ زبان - گلبن فضل گنبدا
گل افریقی - پہلدار درخت کلوہ خشک - انگور - پہلدار انجیر

رس بھری - انگوری پھول - پھولدار درخت عنبر - کھرنی
سفید پھول والی - سنبل الطیب - گل شفا - کھلا ہوا سیب
کا درخت - جولائی میں یہ ہوتے ہیں - سب قسم کا کرن پھول
گل یاسمین - نیبو کے کھلے ہوئے درخت ناسپاتی - پھلے ہوئے
بیر کے درخت - سیب بے بہار - بھاجی ترکاری کے سیب
اگست میں یہ آتے ہیں - سب قسم کے پھلے ہوئے بیر
وغیرہ کے درخت ناسپاتی - خومانی - زرشک - فندق -
جامی - دسہرہ - ہنیس سب رنگوں کی - ستمبر کے لئے یہ ہیں
انگور سیب کوکنار سب رنگوں کے - آڑو - گلاب
جامن شیرین آڑو - درخت عقیق - بڑی ناسپاتی - بہی
وغیرہ - اکتوبر اور شروع نومبر میں یہ آتے ہیں شریفہ کندس
جنگلی کھٹا بیر اور ایسی گلبن جو کاٹ چھانٹ کر رکھے یا ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ لگائی جاتے ہیں تاکہ دیر سے کھلیں
گل خیرو وغیرہ - الغرض اگر چاہو تو ہر سہ ہری زمانہ
دیکھہ سکتی ہو اور سال بھر برابر بہار رکھہ سکتی ہو - یہ سب

لنڈن کی آب و ہوا کے واسطے ہین مگر میری مراد یہ ہے کہ
ہر جگہہ حسب گنجائش ہمیشہ کی بہار نصیب ہو۔
پہولون کی مہک ہانہ کی نسبت ہوا مین (جہان وہ
نغمہ کی لہک کیطرح اُٹہتی اور پہیلتی ہے) زیادہ راحت
بخش ہی۔ اسلئی اس فرحت کے حصول کے لیئے یہ جاننا
ضرور ہے کہ کون کون سے پہول اور پودے ہوا کو زیادہ
معطر کرتے ہین۔ لال گلاب اور گل عباس کی بو باس بند
ہوتی ہے جتنی کہ تم انکی ساری باڑی مین سے ہو نکلو اور پہر
بہی کچہہ بو باس محسوس نہو خواہ صبح ہی کا وقت کیون نہو۔
اسیطرح تیج پات بہی جب کہلتا ہے تو کچہہ بو باس
نہین رکہتا۔ گل نو رنگ کم رکہتا ہے۔ گل ہمرنجان بالکل
نہین رکہتا۔ سب سے بڑہکر مہکنی والا گل ریحان ہی اور خاصکر
دوہری پتی کا سفید ریحان جو سال مین دو مرتبہ ایک تو
اپریل کے وسط مین اور ایک گرمیون کے اختتام پر کہلتا ہے
انکے بعد علی الترتیب یہ ہین گل عنبر استابری کے خشک

ہونے والے ہیں جو نہایت دلکش اور فرحت افزا
خوشبو بخشتی ہین - گل انگور جو دوب کے تخم کی طرح کچھ برادہ
سا ہوتا ہے اور اول شگفتگی پر گچھے کی صورت مین نکلتا
ہے گل نسرین - گل رعنا جو کسی بیٹھک یا کمرہ زیرین کے
دریچے کے نیچے لگا ہوا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے - گل نرگس
گل طرّہ اور خاصکر نرگس شہلا اور کرن پھول یعنی بوکی
پھول لاہو لیا - یہ سب کچھ کچھ فاصلہ پر ہون - مین
لوبیا کے پھولون کا ذکر نہین کرتا کیونکہ وہ زراعتی
پھول ہین مگر تین قسمون کے ایسے پھول اور پودے ہین
جو ہوا کو زیادہ فرحت بخش طور پر معطر کرتے ہین اور جنکو
پاس سے باقی کیطرح یون ہی گزر نہین کیا جاتا بلکہ
انکو پانون کے نیچے روندا اور مسلا جاتا ہے - وہ یہ ہین
لالا - بجان ہرا پودینہ انکی سالم روشین ہونی چاہئین
تاکہ چلنے یا روندنے کے وقت ایک خاص لطف حاصل

ہو -

باغون کی اندرونی زمین اور یہ فی الواقع شاہی باغون
کا ذکر ہے جیسے کہ شاہی عمارتون کا کیا گیا ہے انتیس ایکڑ سے
کم نہو اور وہ تین حصون سے منقسم ہو یعنی داخلہ مین
سبزہ زار ہو آگے بڑہ کر پہاڑ دار میدان یا جنگل ہو بڑا باغ
وسط مین ہو۔ اسکی علاوہ دو طرفہ روشنین ہون سبزے
نزدیک چار ایکڑ زمین سبزہ زار کے لئے اور چھ ایکڑ
میدان کے لئے اور چار چار ایکڑ دونو طرفون کے لئے
اور بارہ ایکڑ خاص باغ کے لئے مخصوص ہونی چاہی
سبزہ زار مین دو لطف ہین۔ ایک تو یہ کہ جو گھاس قرینہ
کے ساتھہ تراش خراش کر رکھی جاتی ہے وہ آنکھون کو
نہائیت بھلی معلوم ہوتی ہے دوسرا یہ کہ وہ وسط مین
سامنے کی عالیشان جنگلہ محیط باغ تک آمد و رفت کیلیکی
لئی ایک خوشنما روش کا کام دیتا ہے لیکن چونکہ یہ روش لمبی
ہوگی اور دن کی تیز گرمی مین سبزہ زار کے بیچ سی
سورج کی تپش سہکر باغ کے سایہ مین پہنچنا شاق ہوتا ہی اسلئے

سبزہ زار کی دونو طرف ایک ایک جعفری جہتا تقریباً
بارہ فٹ بلند ہونا چاہیے جس سے سایہ کے نیچے نیچے باغ
کے اندر داخل ہوسکو مختلف رنگون کی جو گلی سورتین یا
بتین اس غرض سے بنائی جاتی ہین کہ جس طرف باغ
واقع ہو اُس طرف کے مکان کے دریچون کے نیچے رکہی جائین
وہ محض کہلونے ہین ایسے ہی اچہے نظارے اکثر اٹالین باغون
کی صنعتون اور کہلونون مین دیکہے جاتے ہین۔ بہتر ہے کہ
باغ مربع ہو اور چارون طرف عالیشان محرابی جنگلادن
سے گہرا ہو محرابین کوئی دس دس فٹ اونچی اور چہہ چہہ فٹ
چوڑی چوبی ستونون پر ہون ہر ایک کا درمیانی
فاصلہ محراب کی چوڑائی کے برابر ہو۔ محرابون کے اوپر
کوئی چار فٹ اونچا ایک سالم جنگلہ ہو اور یہ بہی لکڑی
کے کام پر کہڑا کیا گیا ہو دوسرے جنگلہ پر ہر محراب کے
اوپر ایک چہوٹا کنگورہ ہو جسکی اندر جانورون کا پنجرہ
رکہنے کی گنجائیش ہو۔ محرابون کے درمیان ہر سطح کی

اور یہ کوئی اور چھوٹی مورت ہو جسکی ساتھہ قلعی کئی ہوئی
سطلا شیشہ حلبی کی چھٹی چادرین سورج کی جھلک پڑنے کیواسطے
ہون مگر یہ جنگلہ ایک کچے پُشتے پر اٹھایا جائے جو ٹیلی کیطرح
بہت کھڑا نہو بلکہ تھوڑا ڈھالو ہو - کوئی چھہ فٹ اونچا ہو
اور اُسکی چارون طرف پھول لگے ہون - نیز میرے نزدیک
یہ مربع باغ زمین کی کُل چوڑائی پر نہین ہونا چاہئے بلکہ دونو
طرف طرح طرح کی بغلی روشون کے واسطے کافی زمین
چھوڑ دینی چاہئے کہ اُنمین سبزہ زار کے ہر دو جعفری چھتون
سے داخل ہو سکو مگر اس بڑے احاطہ کے دونو سرون پر
کوئی جنگلہ دار روش نہین ہونی چاہئے - ورلے سرے پر تو
اسلئے نہین کہ سبزہ زار سے اس خوشنما جنگلہ کا نظارہ نہ رُک جائے
اور پرے سرے اسلئے نہین کہ جنگلہ سے سبز میدان کا نظارہ محرابون کے بیچ سے ہو سکے
بڑے جنگلہ کے اندر کی زمین کی تقسیم و ترتیب کو مین باغبون
کے اپنے اپنے مذاق پر چھوڑتا ہون مگر ساتھہ ہی یہ صلاح
دیتا ہون کہ اول اوسے خواہ کسی صورت مین رکھو لیکن اُسمین

درخت اور بیل بوٹے کثرت سے نہون اور نہ صنعتی کام
بہت زیادہ ہو - مین اسبات کو پسند نہین کرتا کہ جیسا یا بیل
بوٹون کے نقش و نگار بنائے جائین یہ بچون کا کہیل ہے -
مین چاہتا ہون کہ ارد گرد حاشیہ کی صورت مین چھوٹے
چھوٹے پست جنگلی ہون اور ساتھہ ساتھہ کچھہ خوشنما سبزہ ہون
بعض مقامات مین خوشنما بیلپائے لکڑی کی چوکھٹون پر
ہون - باغ کی روشین وسیع اور خوشنما ہون - بغلی
زمین مین تنگ روشین بھی رکھی جاسکتی ہین مگر خاص
باغ مین کوئی تنگ روش نہین ہونی چاہیئے - مین یہ
بھی چاہتا ہون کہ عین وسط مین ایک خوش قطع
ٹیلا ہو اور اسپر ایسی تین چڑھائیان اور
روشین ہون کہ ہر ایک مین چار چار آدمی
ایک ساتھہ چل سکین - یہ کامل دائرون کی
صورت مین ہون - نہین کوئی پناہ یا
زینا لمبی چڑھائی نہو - کل ٹیلا تیس فٹ اونچا

کچھ خوشنما دعوت خانے ہون کچھ نفیس وضعدار و دلکش ہون - شیشہ کا کام بہت زیادہ نہ ہو -

جو پانی کے چشمے ہین وہ بڑی رونق و تفریح کے اسباب ہین لیکن تالاب مضر ہین - وہ باغ کو متعفن کر دیتے ہین اور مکھیون اور مینڈکون سے بھر دیتے ہن - مین چاہتا ہون کہ چشمے دو قسم کے ہون - ایک تو وہ جس سے پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہو یا فوارہ چھوٹتا ہو - دوم پانی کا خوشنما حوض کوئی تیس یا چالیس فٹ مربع جسمین مچھلی یا گدلاپن یا کیچڑ نہ ہو - اول کے لئے تو مجسے سونے یا سنگ مرمر کی مورتین جو رائج ہین خاصا زیبائش کا کام دیتی ہین مگر بڑی بات یہ ہے کہ پانی برابر چلتا رہے - نالیون یا حوض مین کہین ٹھیرے نہین ایسا نہو کہ ٹھیراؤ

سے رنگ بدل کر سبز یا سرخ وغیرہ ہو جائے یا تعفن
پکڑ جائے یا اُسپر کائی جم جائے۔ اسکے علاوہ چشمہ کی ہر روز
ہاتہہ سے صفائی کرنی چاہئے نیز کچہہ سیڑہیان اُسکے اوپر تک
اور کچہہ نفیس فرش بندی اُسکے ارد گرد ہونی چاہیے
دوسری قسم کا چشمہ جیسے نہانے کا حوض
ہول سکتے ہین اسمین صفائی و زیبائش
کی بہت گنجائش ہے۔ اور اُسکی بابت مین بہت کچہہ کہنا
نہین چاہتا۔ صرف اسی پر کفایت کرتا ہون کہ تہ پر
عمدہ فرش بندی کیجائے۔ سو رنگین رکہی جائین۔ یہی
صورت ضلعون پر ہو۔ ساتہہ ہی رنگین شیشون اور
ایسی ہی اور چمکدار چیزون سے آرائش کیجائے چہوٹی
چہوٹی سہری لوتون کے خوشنما گلدان اسپر بہی گہرا ہو مگر ٹہیک دوسر
وہی ہے جسکا ذکر اول قسم کے چشمہ کی نسبت کیا گیا
یعنی پانی ہمیشہ حرکت مین رہتا ہو۔ اونچی جگہہ سے آتا ہو
عمدہ نالیون سے حوض مین داخل ہوتا ہو۔ پہر بعض

ویسی ہی نالیون سے زمین کے نیچے سے باہر نکل جاتا ہو
ٹھیرتا کم ہو پانی کا سطح محراب باندھتا کہ ادھر اُدھر
نہ گرے اور مختلف صورتون مین شکل پیالہ و کاسہ و چھتر وغیرہ
کے کھڑا کرنا یہ دل لگی کی چیزین ہین جو دیکھنے کو تو
خوشنما ہین مگر صنعت و مذاق کے اعتبار سے کچھہ وقعت
نہین رکھتین۔

سبز میدان جو ہماری تجویز کا تیسرا جزو ہے وہ میرے
نزدیک جہانتک ممکن ہے قدرتی روئیدگی کے ڈھنگ
پر کیا جائے۔ اُسمین درخت بالکل نہون۔ کچھہ جھاڑیان
ہون جیسے عشرت سیوتی۔ گوکھرو۔ لاہو لتا سے بنی ہون
بیچ بیچ کچھہ جنگلی انگور کی بیلین ہون۔ زمین پر بنفشہ اور
استابرہی اور بسنتی گلاب لگایا جائے کیونکہ یہ فرحت بخش
اور دیدہ پسند ہین۔ یہ سب میدان مین ادھر اُدھر متفرق
لگے ہوے ہون۔ کسی ترتیب سے نہون۔ مین چاہتا ہون کہ
کہین چھچھوندر کی ڈھیری کی مانند چھوٹے چھوٹے تودے

بہی ہون جیسی کہ جنگلی میدانون مین ہوا کرتے ہین انمین
سے بعض پر جنگلی زیتون - بعض پر نرگس بعض پر گل اورنگ
جو انکو خوشنما معلوم ہوتا ہے - بعض پر گلبن جادو - بعض پر
بنفشہ - بعض پر اسنابری - بعض پر گلاب لبھری - بعض پر
گل بہار - بعض پر سرخ گلاب بعض پر گل شفا - بعض پر سرخ گل زنگ بعض پر کتکی اور
ایسیہی اور چھوٹے بوٹے والے پھول لگائے جائین - جو ساتھہ
ہی فرحت بخش اور خوشنما بھی ہون ان تودون پر کچھہ کچھہ
حصّہ مین چھوٹی جھاڑیون کے کھڑے پیڑ ہون جو کچھہ سہارا
نہ رکھتے ہون اور جسے توکدار بنائے گئے ہون - اور
کچھہ کچھہ حصّہ خالی ہو - وہ کھڑے پیڑ یہ ہین گلاب - چنبیا -
گل خیرا - زرشک - مگر کہین کہین کیونکہ اسکی پھولون کی خوشبو
تیز ہوتی ہے - سرخ انگور - کروندا - اکلیل الجبل - تیج پات
نسرین و نسترن وغیرہ مگر ان کھڑے پیڑون کی تراش
خراش رہنی چاہئے تاکہ وہ بے ڈھنگے نہو جائین -
جو بعض بیلین ہین انہین طرح طرح کی ٹٹی ہوئی روشون

ہونی چاہئین تاکہ پورا پورا سایہ مل سکی۔ بعض زمین کی
ایسی ہون جہان سورج کی دہوپ ہو۔ بعض پناہ کے لئی
بہی ہون تاکہ جب ہوا تیز چلتی ہو تو زمین اسطرح چل سکو کہ
گویا برآمدے مین چل رہے ہین۔ ان روشون کے سرون
پہ دو طرفہ باڑ لگا ہو تاکہ ہوا اندر نہ آنے پائے انکی اندر
زمین پہ نفیس طور سے کنکر بچہائی جائی۔ گہاس
نہ جمائی جائی کیونکہ گہاس مرطوب ہو جاتی ہے کئی روشون
مین دیوارون کے برابر اور قطارون مین سب قسم کے
میوہ دار درخت لگائی جائین۔ اسبات کا عموماً لحاظ
رہے کہ جن کنارون پہ میوہ دار درخت لگائی جائین وہ
کہلے اور وسیع ہون۔ نشیب مین ہون۔ اونچے نہون تا
خوشنما پہولون کے بوٹے لگائے جائین۔ یہ دور دور در
خال خال ہون تاکہ وہ درختون کے نشوونما مین حارج
نہون۔ دو لو بغلی قطعات کے سرے پہ متوسط درجہ
کی بلندی کا ایک مصنوعی ٹیلا ہو۔ احاطہ کی دیوار سینہ تک

اونچی ہو تاکہ باہر کی فضا پر نظر پہنچ سکے۔

بڑے باغ کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ دونو طرف کچھہ معقول روشنین اور ان روشون پر میوہ دار درختون کی قطارین ہون۔ کچھہ میوہ دار درختون کے خوشنما جھنڈ اور کنج ہون اور انہین نشستگاہین ہون۔ یہ سب معقول قرینہ کے ساتھہ نصب کئے گئے ہون مگر کسی صورت مین بہت گھنے نہون تاکہ خاص باغ مین جس کی صورت پیدا ہو ہوا کی آمد و رفت کھلی اور بے مزاحمت ہو۔ سایہ کے لئے میرے نزدیک اطرافی قطعات کی روشنین کافی ہین جہان طبیعت چاہے تو دن کی گرمی کے وقت گلگشت کر سکو لیکن یہ خیال رہے کہ خاص باغ سال کے زیادہ معتدل حصون کے واسطے اور گرمیون مین صبح و شام یا ابر دار دنون کے لئے ہے۔

جو جبر یا خانے ہین انکو مین پسند نہین کرتا بجز اسکے کہ وہ ایسے وسیع ہون کہ انمین گھاس وار زمین رکھی جا سکے اور

عمدہ پودے اور جھاڑیان لگائی جا سکین تاکہ بیرونی
کو زیادہ آزادی اور قدرتی بسیرا مل سکے اور چڑیا خانے
کے فرش پر نجاست نہ پڑنے پائے۔ یہ سب شاہی باغ
کا خاکہ ہے جو کچھہ تو ہدایتی اور کچھہ تجویزی طور پر کھینچکر
دکھایا گیا ہے۔ یہ مکمل نمونہ نہین بلکہ اُسکی بعض عام اصول
ہین۔ اسمین مین نے خرچ کا کچھہ خیال نہین کیا مگر یہ بڑے
بادشاہون کے نزدیک کچھہ حقیقت نہین رکھتا۔ وہ اکثر
کاریگرون کی صلاح و تجویز سے اپنے ارادون کو پورا کرتے
ہین خرچ کی پرواہ نہین رکھتے۔ بعض اوقات مورتین
اور ویسی ہی اور چیزین شان و شوکت اور رونق کے
لئے ایزاد کراتے ہین مگر باغ کا اصلی لطف بڑھانے مین
کچھہ نہین کرتے۔

۷۴ - معاملات

تحریر کی نسبت زبانی اور اپنی ذات کی نسبت اور شخص
کی معرفت معاملہ کرنا عموماً بہتر ہے تحریر کا اُس صورت مین
فائدہ ہے جب کہ انسان اُسکا جواب تحریر ہی کے
ذریعہ حاصل کر سکے یا جبکہ بعد مین اس تحریر کا پیش
کرنا اُسکی صفائی کے لئے کار آمد ہو سکے یا جبکہ یہ اندیشہ
ہو کہ وہ تقریر مین روکا جائیگا یا اُسکی شنوائی وقفون
کے ساتھ ہوگی - اصالتاً معاملہ کرنا اُسوقت اچھا ہے
جبکہ انسان کی موجودگی سے اُسکا لحاظ پڑ سکتا ہو جیسے
کہ عموماً ادنے درجہ کے آدمیون کی صورت مین ہوتا
ہے یا بعض نازک صورتون مین اچھا ہے جہان فوق ثانی

کے بشرہ سے یہ ایما مل سکتا ہو کہ کہان تک بات جبلانی
جاہیے اور عموماً جہان بات بدلنا یا تشریح کرنا انسان
اپنے اختیار مین رکہنا چاہتا ہو۔ تعین وسایل مین بہتر ہے
کہ ایسے شخص منتخب کئے جائین جو صاف دل ہون اور
جنکی نسبت یہ امید ہو کہ جو کام اُنکو بتایا جائیگا اُسے
وہ پورا کرینگے اور اپنی کامیابی کی اطلاع صحیح صحیح دینگے
ایسے فطرتی نہون جو اپنی بڑائی کے لئے اور اطمینان
دلانے کی غرض سے اورون کے معاملات سے کچہہ کچہہ
باتین لیکر اپنی رپوٹ مین نمک مرچ ملا دین۔ ایسے شخصون
سے بہی کام لو جو اُس معاملہ کو جسمین وہ مامور کئے جائین
پسند کرتے ہون۔ کیونکہ اس سے اُسمین تحریک زیادہ
ہوتی ہی یہ بہی خیال رکہو کہ جو شخص جس کام کے لائق ہو اُسکو
اُسمین مامور کیا جائے مثلاً دلیر شخص کو بحث مباحثہ مین خوش
کلام کو نمائیش و ہدایت مین۔ عیار کو تفتیش و نظربازی مین
خود را ئی اور بے لحاظ کو ایسی کام مین جو فی نفسہ معیوب ہو

ایسون سے ہی کام لو جو پہلے ایسے معاملات مین جنہین تم
انکو مامور کرنا چاہتے ہو فتح نصیب اور کامیاب رہے ہون
کیونکہ اس سے اپنے دلمین بہروسا پیدا ہوتا ہے اور
وہ اپنی نیک نامی قائم رکہنے کے لئے کوشش کرتے
ہین - جب کسی شخص کے ساتہہ اصل مطلب سے قاصلہ
پر رہکر چال چلنی پڑے تو بہتر ہے کہ اول اسکا عندیہ
لیا جائے اور مطلب کو پیچھے چہڑا جائے بجز اسکو کہ اسی
کسی مختصر سوال سے یکایک حیران کرنا مقصود ہو
جو شخص اپنی حالت پر قانع ہون انکی نسبت ایسے شخصون
سے کام لینا بہتر ہے جو اپنی ترقی کے خواہان ہون -
اگر کسی شخص کے ساتہہ شرائط پر معاہدہ کیا جائے تو اصلی
بڑی بات یہ ہے کہ اسکے حصہ معاہدہ کی تعمیل پہلے شروع
کرائی جائے مگر انصافاً اسکا دعوی نہین کیا جا سکتا بجز
اسکے کہ یا تو معاملہ ہی ایسا ہو کہ اسکا پہلے عمل مین آنا ضرور
ہو یا السان فریق ثانی کو یہ اطمینان دلا سکتا ہو کہ اسکی کسی اور

معاملہ مین اُسکی مدد برابر درکار رہیگی یا یہ کہ وہ دونون مین
سے زیادہ معتبر ہے۔ دوسرے کا عندیہ لینا یا اُسے
اپنے ڈھب پر چلانا معاملات مین بڑی بات گنی جاتی ہے
لوگ اعتبار مین یا جوش مین یکایک اپنا حال ظاہر کردیا کرتے
ہین اور جب وہ کچھہ کرانا چاہتے ہین تو انکو اپنے مطلب
کے لئے خواہی نخواہی سچ بولنا پڑتا ہے۔ اگر کسی آدمی
کو اپنے ڈھب کا بنانا ہو تو ضرور ہے کہ اسکی طبیعت
اور رنگ ڈھنگ کو دیکھکر اُسے اپنی چال چلایا جائے یا
اُسکی مقاصد کو سمجھکر اُسے اپنی طرف راغب کیا جائے یا
اُسکی کمزوریون اور نقصون کو جانکر اسپر رعب بٹھایا
جائے یا اُسکی احباب کی معرفت اُسی ڈھب پر چڑھایا جائے
عیار شخصون کے ساتھہ معاملہ کرنے مین ضرور ہے کہ انکی
تقریر کی تعبیر مین ہمیشہ اُنکے مقاصد پر نظر رکھی جائے
اور بہتر ہے کہ اُنسے خود کچھہ نہ کہا جائے اور جو کچھہ کہا جائے
ایسا ہو جسکی وہ بہت کم خواہان ہون تمام وقت طلب

معاملات مین انسان تخم ریزی کرتے ہی پہل کہانے کی امید نہ رکہے بلکہ کام کا ایک ڈہانچا بنا کر اسکی پختگی بتدریج آہستہ آہستہ کرے

۸۴ - متوسلین واحباب

گران خرچ متوسلین نہین رکہنے چاہئین تاکہ ایسا نہو کہ انسان کا جلوہ تو بڑہ جائے مگر اسکے پروبال اکہڑ کر مختصر ہوجائین - مین صرف انہی کو گران خرچ نہین کہتا جنکا بوجہ دوست پر پڑتا ہے بلکہ انکو بہی ایسا ہی سمجہتا ہون جو ہر وقت کی مانگ سے دق کر مارتے ہین اور پیچہے پڑے رہتے ہین - جو معمولی نوکر چاکر ہین انکو دلداری لطف وعنایت اور دفع مضرت سے بڑہکر کسی اور بات کا خواستگار نہین

۸۴؎ ایسا نہو کہ جلوس کے ہمراہیون کی کثرت اور شان وشوکت سے خرچ بڑہ جائے اور آمدنی مین فرق آجائے ۞

ہونا چاہئیے - فسادی اور فریق باز متوسلین زیادہ
نفرت کے قابل ہین یہ جس شخص کے جہتہ مین شامل ہوتے
ہین اُسکی محبت سے اُسکا ساتہہ نہین دیتے بلکہ کسی ایسی
کاوش کے سبب دیتے ہین جو اُنکو کسی اور شخص سے
ہوتی ہے - اس سے عموماً وہ نفاق پیدا ہوتا ہے
جو اکثر بڑے آدمیون کے درمیان دیکہا جاتا ہے یہی
حال شیخی باز متوسلین کا ہے کہ جس شخص کی تہوک
کے ہوتے ہین اسکی مدح کا ڈہول بجاتے پہرتے ہین - یہ
بہت ہرج کرتے ہین - راز کے ضبط نہ رکہنے سے کاروبار
کو صدمہ پہنچاتے ہین اپنی لن ترانیون سے انسان
کی اصلی عزت کو بگاڑ کر اُسے ابا جگاہ حسد بناتے ہین
ایسے ہی ایک اور قسم کے متوسلین ہین جو فی الواقع
بہوا سی ہوتے ہین اور گہر کے بہید لیکر اورون کی
پاس جا فسانے اُڑاتے ہین - یہ خطرناک ہین باوجود
اسکے ایسے شخص اکثر اپنے آقا کی موچہہ کا بال بنے رہتے

ہین کیونکہ وہ بڑے چلتی پرزے ہوتے ہین اور عموماً
ادہر ادہر کی کہ سنکر انبار سوخ جما لیتے ہین - بعض
جماعتون کا اپنے سرگروہون کی چال چلنا جیسے کہ
سپاہی جنگ مین اپنے افسرون کی چلتے ہین ورا ایسی ہی
مثالین ہین ہمیشہ جائز رہے ملکہ باب حکومت مین
بہی اچہا سمجہا جاتا ہے بشرطیکہ بہت زیادہ دہوم دہام
شہرت کے ساتہہ نہو لیکن نہایت مغرز قسم کی جماعت بندی وہ ہی
جسکا مقصود یہ ہو کہ تمام قسمون کے شخصون مین نیکی
اور قابلیت بڑہائی جائے اور باوجود اسکی زیادہ لائق
کی نسبت زیادہ چلتے پرزی کے ساتہہ تعلق رکہنا بہتر ہی
بشرطیکہ دونو کی استعداد مین بہت بڑا تفاوت نہو
اور سچ پوچہو تو زوال کے زمانون مین نیک آدمیون
کی نسبت چالاک آدمی زیادہ کام آتے ہین - یہ سچ
ہے کہ حکومت مین ایک درجہ کے آدمیون کے ساتہہ
ایک سا برتاؤ رکہنا مناسب ہی کیونکہ جب بعض کے ساتہہ

غیر معمولی رعایت کیجاتی ہے تو وہ گستاخ ہوجاتے ہین اور
باقی سب مین ناراضی پہیلتی ہے اسلئے کہ یہ بہی کسی حق کے دعویدار
ہوسکتے ہین لیکن برعکس اسکی عزت وقدرافزائی اگر بہت
امتیاز وانتخاب کے ساتہہ کیجائے تو مفید ہے۔ اس سے جن شخصون
کو بڑہایا جاتا ہے وہ زیادہ شکرگذار ہوتے ہین اور باقیماندہ
کو زیادہ خدمتگذاری کی تحریک ہوتی ہے۔ کیونکہ سب عزت
کے خواہان ہین دوراندیشی یہ چاہتی ہے کہ کسی آدمی
سے پہلے ہی بہت بڑہکر سلوک نہ کیا جائے کیونکہ ویسا سلوک
برابر جاری رکہنا محال ہے۔ ایک ہی کے کہنے پر چلنا خطرہ
سے خالی نہین۔ یہ کمزوری کی دلیل ہے اور اس سے رسوائی
نکلتی ہے اور بدنامی پہیلتی ہے۔ کیونکہ جو لوگ کسی شخص
کو بالخصوص ملامت کرنا یا برا کہنا نہین چاہتے وہ
اُن شخصون کو برا بہلا کہنے مین زیادہ دلیر ہوتے ہین
جنکو وہ نہایت عزیز رکہتا ہے اور اس سے اسکی عزت
کو صدمہ پہنچاتے ہین لیکن بہت شخصون کے ساتہہ شورہ

کرنا ہی الجھاؤ مین پڑتا ہے اور یہہ اور بہی مضر ہے کیونکہ
اخیر مشورہ کا نقش دل پر رہجاتا ہے اور طبیعت برابر
لڑکہڑاتی رہتی ہی چند خاص احباب سے مشورہ کرنا ہمیشہ وقعت
افزا ہے کیونکہ کہلاڑیون کی نسبت تماشائیون کو اکثر زیادہ
دکہائی دیتا ہے۔ گہاٹی سے پہاڑ اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے
دنیا مین دوستی کم ہے اور سب سے کم
ہمسرون کے مابین ہے گو اسکی بابت مبالغہ
بہت ہوتا رہا ہے۔ جو کچھہ ہے وہ بڑون اور
چہوٹون کے مابین ہی جو ایک دوسری کی دولت و اقبال
کو سمجھہ سکتی ہین۔

ماہ مجہہ امید ہی کہ اگر مجہہ سا ادنے رتبہ کا شخص بادشاہون کو انتظام حکومت کے
سبق سکہانیکا دعوی کرے تو یہہ گستاخی نہین سمجھی جائیگی کیونکہ جیسے ملکون کا نقشہ اتارنے والے پہاڑ و میدان
اور اونچے مقامات کی حقیقت سمجہنے کے لئی عموماً کسی میدان پر اور میدانون اور گہاٹیون کی کیفیت
کے لئی کسی پہاڑی پر کہڑے ہوتے ہین ایسی ہی رعایا کی طبیعت و میلان جاننے کے لئی بادشاہ
ہونا اور کسی بادشاہ کی نسبت مناسب رائی جاننے کے لئی رعایا بننا ضروری ہے میکیول

۹۴- اہل مقدمات و سایلان

بہت سے بُرے معاملے اور منصوبے اختیار کئے جاتے
ہین اور ذاتی اغراض کے لئے اغراض عامہ کو بگاڑا
جاتا ہے - بہت سے اچھے معاملے بدنیتی سے اختیار
کئے جاتے ہین - بدنیتی سے میری مراد صرف خبث باطنی
ہی نہین بلکہ مکاری و ریاکاری ہی جس سے انکی تکمیل مد نظر
نہین ہوتی بعض ایسے مقدمات کا ذمہ لیتے ہین جنکا وہ
خود خاطر خواہ انصرام نہین کرسکتے لیکن اگر کچھ اپنا
مطلب نکلتا دیکھتے ہین تو انکو کسی اور لائق شخص کے
سپرد کرکے اہل معاملہ کو احسانمند بنانے یا دوسرے درجہ
کا حق الخدمت لینے یا اقل درجہ اہل معاملہ کی امیدون سے

ہر طرح فائدہ اٹھانے پر اکتفا کرتے ہین - بعض مقدمات
کو صرف اسلئے لیتے ہین کہ کسی فریق مخالف کو زک پہنچائین
یا اوسکے خلاف کوئی ایسا حال ظاہر کرین جسکا اظہار اور طرح
نمایان نہوتا اور وہ اپنا مطلب نکل آنے پر نتیجہ مقدمہ کی
کچھہ پروا نہین کرتے بعض عموماً اسلئے لیتے ہین کہ اورون
کے کام کو ایک قسم کی دل لگی کا ذریعہ بنائین - بعض مقدمات
کو بالکل اس غرض سے لیتے ہین کہ انکو بگاڑ دین اور
انکا مقصود فریق مخالف یا حریف کا خوش
کرنا ہوتا ہے فی الواقع ہر مقدمہ مین کچھہ
حق ہوتا ہے خواہ وہ حق انصاف ہو جیسے
کہ کسی مقدمہ قانونی کی صورت مین خواہ حق استدلال جو
جیسے کہ کسی درخواست کی صورت مین اگر حق انصاف مین انسان
کی طبیعت کسی فریق کی بیجا طرفداری پر مائل ہو تو بہتر ہے
کہ وہ مقدمہ کے چلانے کی نسبت راضینامہ کرنے مین کوشش
کرے - اگر حق استدلال مین طبیعت کا رجوع کم لائق کی

طرف ہو تو جو رعایت کرے اسطرح کرے کہ
زیادہ لاگوں کی سُبکی یا بیغیرتی نہو۔ جن مقدمات کو انسان
اچھی طرح نہ سمجھتا ہو انکو کسی ایسے معتبر اور دانشمند دوست
کے سپرد کرے جو انکو اطمینان کے ساتھہ چلانے کی
حامی بہرے لیکن وہ اپنے ثالثون کا انتخاب سمجھ بوجھکر
کرے ورنہ جب اسکی تکمیل انکے ہاتھہ مین ہو گی تو وہ
اوسے بدتر جاہینگے لیجائینگے آج کل اہل مقدمات کو وکلا کی
بیت ولعل اور بدعملی سے ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ شروع
ہی مین مقدمات کی پیروی سے صفائی کے ساتھہ انکار کرنا
اور مقدمات کی صرف صورت حال کا بیان کرنا اور
استحقاق سے بڑھکر کسی شکرانہ کا طلبگار نہونا صرف
قابل عزت ہی نہین بلکہ داخل مروت سمجھا جاتا ہے۔
نوکری یا کام کی درخواستون مین یہ ضرور نہین کہ اول
سایل کو ترجیح دیجائے۔ ہان اگر یہ بات ہو کہ حقیقت
حال کی اطلاع اُسکے سوا کسی اور ذریعہ سے نہین مل سکتی ہو تو

اسکی پیشقدمی کا استقدر لحاظ کرنا واجب ہاکہ اُس اطلاع سے ایسا
استفادہ نہ کیا جاے کہ اسے خواہی نخواہی محروم کرکے
کسی دوسرے فریق کی اغراض کو بڑھایا جاوے بلکہ اُسے
اوسہ وسایل سے فایدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے اور اسکی
دریافت کی بابت کسی قسم کا معاوضہ دلایا جائے۔ کسی
معاملہ کی وقعت سے بے خبر ہونا کند ذہنی کی دلیل ہے
اور اسکی صداقت سے غافل ہونا نقص حق شناسی ہے
انتخابات درخواستون کی آمد زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ
ظاہر کرنا کہ وہ پیشی مین ہین گو بعض قسم کے سائلون کی بیدلی
کا باعث ہو لیکن اُسے اورون کو حوصلہ اور ابھار ہوتا
مقدمات یا درخواستون مین اُنھین وقت بڑی بات
ہے۔ میرے نزدیک یہ تعین صرف حاکم آمر ہی کے لئے نہین بلکہ
اُن شخصون کے لئے ضروری ہے جو اُسکی نسبت اعتراض
کرنا چاہتے ہون اپنے کارندے کے انتخاب مین انسان کو
چاہئے کہ زیادہ بڑے کی نسبت زیادہ لایق کو اور عام قسم

کی استعداد والے کی نسبت خاص استعداد والے کو منتخب کرے نامنظوری کی استرداد صلاح کسی وقت اول منظوری کے برابر ہوتی ہے بشرطیکہ انسان دل شکستہ اور بے صبر نہو۔ ضرورت سے بڑہکر طلب کرو تاکہ ضرورت کے موافق حاصل ہو۔ یہ مقولہ اُس جگہہ کام آتا ہے جہان انسان کو مروت واحسان کی [illegible] ثیت ہو لیکن اور صورت مین بہتر ہے کہ وہ اپنی مانگ کو بہ تدریج بڑہاتا جائے کیونکہ جو شخص شروع مین سائل کو صاف جواب دینے کی جرات کرسکتا ہے وہ اخیر مین اُسکا حل توڑنا اور اور اپنے پہلے احسان کا جو کچہہ کیا ہو ضایع کرنا گوارا نہین کرتا۔ کسی بڑے آدمی سے سفارشی چٹہی مانگنے کے برابر کوئی درخواست آسان نہین سمجہی جاتی اور باوجود اسکے اگر وہ کسی معقول معاملہ مین نہین تو بہت کچہہ اُسکی شان کے خلاف ہے کوئی کارندہ ایسا خراب نہین جیسیکہ ان درخواستون کے عام مکم ہین کیونکہ وہ عام کاروبار مین بڑے مخل اور بڑے اثر ہوتے ہین۔

۵۰ - مطالعہ

لیش
مطالعہ سے تین باتین حاصل ہوتی ہین - خوشی - زیبا
استعداد - وہ خوشی کا بڑا ذریعہ خلوت و تنہائی مین اور
زیبائش کا تقریر مین اور استعداد کا کام کی تجویز و ترتیب
مین ہے - ہوشیار و واقف کار شخص گو تعمیل مین مستعد ہوتے
ہین اور شاید جزیات کو فرداً فرداً سمجھ سکتے ہین لیکن
عام تجویزات اور انضباط و ترتیب معاملات بالخصوص اُن
لوگون کا کام ہے جو اہل علم ہین - اندازہ سے زیادہ مطالعہ
مین لگا رہنا سستی ہے - اندازہ سے زیادہ اُسے زیبائش
مین لگانا بناوٹ ہے - استقرار راے مین بالکل اُسی کے
قواعد پر چلنا ایک عالمانہ ترنگ ہے - مطالعہ فطرت کی

تکمیل ہے اور خود تجربہ سے تکمیل پاتا ہے کیونکہ قدرتی
استعداد قدرتی پودون کی طرح کاٹ چھانٹ کی محتاج ہی
جو مطالعہ سے ہوتی ہے مطالعہ خود ایسی ہدایتین مہیا کرتا
ہے جو بہت کچھہ بے سروپا ہوتی ہین۔ بجز اسکے کہ وہ تجربہ کی کسوٹی
پر چڑھائی جائین کاروباری عیار آدمی مطالعہ کی تحقیر کرتے ہین
سادہ لوح اُسے حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین دانا اُس سے فائدہ
اوٹھاتے ہین۔ مطالعہ اپنا فائدہ آپ نہین بتاتا بلکہ مطالعہ
سے فائدہ اٹھانا ایک دانائی ہے جو اُس سے باہر اور برتر
ہے اور وہ مشاہدہ سے حاصل ہوتی ہے۔ پڑھنا کچھہ تردید
تکذیب یا ایجاب و قبول یا تقریر و گفتگو کے واسطے نہین بلکہ
غور و فکر کے لئے ہے۔ بعض کتابون کا ذائقہ ہی لیا جاتا

ملہ کتابین اپنا فائدہ آپ نہین سکھاتین۔ کتابی علم سے استفادہ کرنا ایک دانائی
ہے جو کتابون مین نہین بلکہ اُنکے باہر یعنی واقعات زندگی مین ہے یہ دانائی
تامگیتی عملیت فضیلت سے برتر ہے اور صرف کتابی کیڑا بننے سے حاصل نہین ہوتی بلکہ
اُسکے لئے کتابی اشتغال کے ساتھہ واقعات زندگی کا مشاہدہ درکار ہے

بعض کو نگلا جاتا ہے - بعض کو چبایا اور ہضم کیا جاتا ہے یعنی
بعض کتابوں کے صرف بعض مقامات کا پڑھنا کافی ہے بعض
کو پڑھنا تو چاہئے مگر بہت غور سے نہین بعض کو کُلّاً اور شوق
و توجہ کے ساتھہ پڑھنا چاہئے - بعض کا اوروں سے سننا اور
خلاصہ کر کے پڑھنا ہی کافی ہو سکتا ہے مگر یہ صرف کم وقعت
کے مضامین اور ادنے قسم کی کتابوں کی صورت مین ہونا
چاہئے ورنہ جن کتابوں کا عرق لیا جاتا ہے وہ عرق نکلے ہوئے
عام پانی کی طرح پھیکی اور بے مزہ ہوتی ہین پڑھنے سے انسان
کو کمال مباحثہ سے حاضر جوابی لکھنے سے ترتیب حاصل ہوتی ہے
پس جو لکھتا کم ہے وہ لامحالہ ایک بڑی یادداشت کا محتاج
ہے جو بحث کم کرتا ہے وہ بالطبع حاضر جواب ہونا چاہئے
اور جو پڑھتا کم ہے وہ ضرور ہے کہ بڑا فطرتی ہو تاکہ جو کچھہ
وہ نہین جانتا اسکی نسبت یہ معلوم ہو کہ وہ جانتا ہے علم تواریخ
سے انسان دانا کتب شاعری سے خوش فہم - علم ریاضی
سے تیز ذہن - علم طبعی سے غامض - علم اخلاق سے سلیم الطبع

منطق و علم کلام سے مدلل بنتا ہے بقول شخصی ہمارا علم ہماری اطوار مین جھلکتا ہے فی الواقع ہمارے ذہن کی ہر روگ بذریعہ مناسب مطالعہ سے دور ہو سکتی ہے جیسے کہ جسم کے امراض مناسب ورزشونسے ہو سکتے ہین اندا کھیلنا بہتر ہے اور گردہ کے لئے - تیر اندازی پھیپھڑے اور چھاتی کے لئے آہستہ خرامی معدہ کے لئے - سواری دماغ کے لئے مفید ہے - علی ہذا القیاس اسیطرح اگر انسان کا ذہن آوارہ گرد ہو تو وہ علم ریاضی کا مطالعہ کرے کیونکہ اسمین اگر ثبوت دعوی مین ذہن ذرا سا بھی ادہر ادہر ہو جاتا ہے تو اُسے از سر نو عمل کرنا پڑتا ہے - اگر باریک باتون کو پہچان یا سمجھ نہ سکتا ہو تو علم الہیات کا مطالعہ کرے کیونکہ الہیات کے عالم بال کی کھال نکالنے والے ہوتے ہین - اگر معاملات کی چھان بین نہ کر سکتا ہو اور ایک بات کو دوسری بات کے ثبوت یا تشریح مین پیش کرنے کے قابل نہو تو قانونی مقدمات کا مطالعہ کرے پس اسیطرح دل کے ہر نقص کا

ایک خاص معالجہ ہو سکتا ہے -

پڑہنے مین ہم داناؤن سے ہم کلام ہوتے ہین اور

کاروباری زندگی مین ہمکو احمقون سے سابقہ پڑتا ہے

۵۱ - دھڑہ بندی

بہت سے شخصون کی رائ مین کسی وائی ملک کے لئے اپنے ملک کا اور کسی بڑے آدمی کے لیے اپنے تعلقات کا ملکی دہڑون کی چال ڈھال پر انتظام رکہنا مدبری کا ایک عقدہ اعظم ہے - لیکن یہ صحیح نہین - دراصل دانشمندی یہ ہے کہ جو باتین عام قسم کی ہون اور جسمین مختلف وطن دہڑون کے آدمی بہی اتفاق کرتے ہون اُنکو سلیقہ سے چلایا جائے یا فرداً فرداً خاص شخصون کے تعلقات کا لحاظ رکہکر برتاؤ کیا جائے اس سے میری مراد یہ نہین کہ دہڑون کا کچہہ

خیال نہ رکھا جائے ۔ بے حیثیت شخصون کے لئے
ضرور ہے کہ اپنی پیشقدمی مین کسی نہ کسی دھڑے سے تعلق رکھین
لیکن جو بڑے رتبہ کے آدمی خود طاقت رکھتے ہین اُنکے لئے ثالث
اور صالح کل بنا رہنا ہی بہتر ہے ۔ ایک دھڑا جو دوسرے
دھڑے سے بہت ملتا جلتا ہو اُس سے اعتدال کے ساتھ
تعلق رکھنا اور اسکا بنا رہنا عموماً مبتدیون کے لئے ہی بہت
سودمند ہے ۔ ادنے اور کمزور دھڑے کے لوگ
گھٹے ہوئے زیادہ ہوتے ہین اور اکثر دیکھا جاتا ہی
کہ جب بگے اور ڈھیلے شخص اعتدال پسند شخصوں کی ایک
بڑی جماعت کو نیچا دکھاتے ہین ۔ جب دو مین سے ایک
دھڑا ٹوٹ جاتا ہے تو دوسرا دھڑا شقوق مین بٹ جاتا
ہے چنانچہ لیو کلس اور سینیٹ کے اور امراء
کے مابین جو دھڑا تھا اور جو اتحاد امرا کہلاتا تھا وہ پامپی
اور قیصر کے دھڑے کے مقابل کچھ عرصہ تو قایم رہا مگر جب
سینیٹ کی حکومت پامال ہوگئی تو جلد بعد پامپی

اور قیصر بھی علیحدہ علیحدہ ہوگئے [5] اسیطرح اینٹونئیس اور اکٹیوئنیس قیصر کا دٹیرا یا فریق بروٹس اور کیسٹیس کے خلاف کچھہ عرصہ تو جاری رہا جب بروٹس اور کیسٹس مغلوب ہوگئے تو جلد بعد اینٹونئیس اور اکٹیوئیس باہم بگڑ کر جدا جدا ہوگئے - یہہ معاملات جنگ کی مثالین ہین لیکن خانگی دٹیرون مین بھی یہی صورت ہوتی ہے - چنانچہ دٹیرون مین جو دوسرے درجہ کے سرغنے ہوتے ہین وہ اکثر دٹیرون کے ٹوٹ جانے پر ہنوک دار بن جاتے ہین لیکن اسکا اولٹ یہہ بھی ہوتا ہے کہ وہ مثل صفر کے ہیچ و ناکارہ ثابت ہوتے ہین کیونکہ بعض شخصون کی استعداد مقابلہ مین کام دیتی ہے اور جب مقابلہ جاتا رہتا ہے تو وہ نکمے [2] ہو جاتے ہین

---

[1] سلہ روما مین دو ملکی دٹیرے تہے - ایک امرا کا جو سینیٹ کی تائید کرتا تہا اور دوسرا جمہور کا جو رعایا کا حامی تہا [2] بعض شخص اپنے حکام کی مخالفت مین قابلیت ظاہر کرتے ہین اسلیے کہ تمام انسانی حکومتین ناقص ہین اور نقص نکالنا سہل ہے مگر جب خود حکومت پر ہوتے ہین تو نا قابل ثابت ہوتے ہین -

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جب لوگ ایک مرتبہ کسی
منصب پر قایم ہوجاتے ہین تو اپنے اصلی ڈہرے
کو چھوڑ کر مخالف ڈہرے مین جا ملتے ہین۔ اسمین
غالباً اُنکا یہ خیال ہوتا ہے کہ پہلی چال سے جو کچھ
حاصل کرنا مقصود تہا وہ تو حاصل ہوگیا اور اب اُنکو
نئی چال اختیار کرنی چاہئے۔ جو شخص بیوفائی سے اپنے ڈہرے
کو چھوڑ کر دوسرے ڈہرے مین جا لگتا ہے اُسے
دوسرے ڈہرے مین بھی کامیابی ہوتی ہے کیونکہ
جب دو ڈہرے عرصہ سے برابر تلے چلے آتے ہون
تو کسی ایک شخص کا ایک ڈہرے سے دوسرے ڈہرے
مین جا ملنا اُس ڈہرے کا پلہ بہاری کر دیتا ہے
اور وہ ڈہرا اُسکا احسان مند ہوتا ہے۔ دو ڈہرون
کے مابین تُلی ہوئی گاڑی ہمیشہ اعتدال سے نہین چلتی
بلکہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ذاتی اغراض کو مدنظر رکھکر دونون
سے کام لینا چاہتا ہے۔ در حقیقت اطالیہ مین جب

پوپ بار بار ولایت عام کا دعویٰ زباں پہ لاتے
ہیں تو لوگ اُسے کسیقدر مشتبہ تصور کرتے ہیں اور
یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مدعی عام خیرخواہی کی آڑمیں
اُسکے اپنے خاندان کی طاقت و وقعت بڑھانی چاہتا
ہے - بادشاہوں کو کسی دھڑے یا فریق کی جانب
داری کرنے یا اُسمیں شریک ہونے سے بالضرور احتراز
کرنا چاہیے کیونکہ مُلک کی اندرونی سازشیں ہمیشہ حکومت
کے لئے مضر ہوتی ہیں - چنانچہ وہ ایک ایسا رابطہ
اتحاد مہیا کرتی ہیں جو رابطہ حکومت سے برتر ہوتا
ہے - اور بادشاہ کی حیثیت صرف یہہ رہجاتی ہے
ایک ہم میں سے ہے ۔ جیسیکہ فرانس کی سازش میں
دیکھا جاتا ہے - دھڑوں کا زیادہ زور اور زیادہ غلبہ
بگڑنا بادشاہوں کے ضعف کی علامت ہے اور اُنکی
سیاست اور ملکی کاروبار دونو کو بہت کچھ نقصان پہنچاتا ہے
دھڑوں کی حرکات بادشاہوں کے ماتحت ایسی ہونی

چاہیئں جیسی کہ بہت دانون کے نزدیک اونے گردن کی حرکات ہین - گو یہ اپنی اپنی خاص حرکات رکھتے ہین مگر ہمیشہ ایک اعلیٰ قوت محرکہ کی اعلے کشش ثقل سے اپنے اپنے راستون پہ بے خلل چلے جاتے ہین -

۵۲ - تکلفات اور تعظیمات

جو شخص سادہ بالکل بے تکلف ہے وہ ضرور ہے کہ اعلیٰ درجہ کی سیرت و استعداد رکھتا ہو جیسے کہ جو رتن جگمگے بغیر جڑا جائے وہ بالضرور بیش قیمت ہونا چاہئے لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو لوگون کی تعریف و تحسین کا وہی حال ہے جو کمائی اور یافت کا ہے - یہ کہاوت درست ہے کہ تھوڑی تھوڑی یافت مالدار بنا دیتی ہے کیونکہ تھوڑی سی یافت ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور بڑی یافت کبھی کبھی ہوتی ہے

اسیطرح یہہی درست ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون سے بڑی
تعریف حاصل ہوتی ہے کیونکہ انکا عمل اور ظہور ہمیشہ ہوتا رہتا
ہے برعکس اسکی کسی بڑے جوہر کی نمائش خاص خاص موقعون
اور جلسون پر ہوتی ہے ۔ اسلئے خوش خلقی و خوش
اسلوبی انسان کی شہرت کو بہت کچھہ بڑہاتی ہے ۔ اور بقول
ملکہ ازابیلا مثل دوامی سفارشی سندون کے ہے اُسکے
حاصل کرنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ اُس سے نفرت
نہ کیجائے کیونکہ اگر انسان اُسے اورون مین مشاہدہ کریگا
تو اُسکا فائدہ دیکھکر اُسکی طرف خودبخود راغب ہوگا لیکن
انسان اظہار اخلاق مین بہت زیادہ جد وجہد نہ کرے ورنہ
اُسکی اصلی اور طبعی خوبی جاتی رہیگی ۔ بناوٹ ہوجائیگی
بعض شخصون کا برتاو مثل ایک نظم کے ہوتا ہے جسکے سب
اجزا تُلے ہوئے ہوتے ہین مگر جو شخص بہت کچھہ
جزئیات مین دل لگاتا ہے وہ بڑے معاملات کو کم سمجھ
سکتا ہے ۔ تکلفات کا بالکل چھوڑ دینا گویا اورون

کو اُنکے چھوڑ دینے کا سبق سکھاتا ہے اور خود ابنا اوب کم کرتا ہے - اجنبی اور تکلف مزاج شخصون کی نسبت تو اُنکو کبھی ہی ترک نہین کرنا چاہیے لیکن اُنہی مین لگے رہنا اور اُن کا ٹھاٹ باندھنا محض نفرت خیز ہے - اور اُنکے مریدکا وقر واعتبار گھٹاتا ہے - درحقیقت تکلفات مین ایکقسم کے ایسے موثر اور دلکش اجزا بھی ہین جنکا اثر مضبوط اور پایدار ہوتا ہے بشرطیکہ انسان کسی ڈھنگ سے چل سکتا ہو اپنے سے بڑون مین انسان بے شبہہ اخلاط پیدا کر سکتا ہے اسلئے کسیقدر عزت و وقعت رکھنی چاہیے اپنے سے چھوٹون مین بے شبہہ تعظیم حاصل کر سکتا ہے اسلئے کسیقدر آشنا مزاج ہونا چاہیے - جو شخص اختلاط مین ایسی بے اعتدالی اختیار کرتا ہے جس سے کسی اور کو اُسکی صحبت سے سیری ہوجائے[۱] وہ اپنا وقر کھوتا ہے اور ون سے میل جول کرنا عین صواب ہے

[۱] زیادہ میل جول سے نفرت پیدا ہوتی ہے - اہ عبا۔ نمر دد حبا۔

بشرطیکہ وہ وثوق کے ساتھہ ارادہ خلق سے ہو اور
کمزوری وہ باوت سے نہو۔ دوسرے پیروی کرنے مین
کسیقدر اپنی وقعت کا گھٹانا ہی عموماً اچھا سمجھا جاتا ہی
مثلاً اگر تم اُسکی رای کو تسلیم کرو تو کسی قدر امتیاز کے
ساتھہ کرو اور اگر اُسکی تحریک یا تجویز پر عمل کرو تو کسی
شرط کے ساتھہ کرو۔ اور اگر اُسکے مشورہ کو قبول کرو
تو دلیل مزید دیکہ کرو انسان کو احتیاط رکھنی چاہئے کہ وہ
تکلفات مین اندازہ سے بڑہکر کمال نہ دکھائے کیونکہ اوس
نیچ پر خواہ وہ بالکل دلچسپ ہونگے اُسکے دشمن
اسے ضرور ہتھم کر کے اُسکی اعلی خوبیون کو ضرر پہنچائینگے
اندازہ سے زیادہ آو بھگت مین باریکیان چھانٹتے رہنا
یا اندازہ سے زیادہ توقع و وقعت کی تاک مین رہنا کاربار
کے لئے مضر ہے۔ سلیمان کا قول ہے۔ جو ہوا کا رخ
دیکہتا رہتا ہے وہ کبھی بیج نہین بوتا اور جو بادلون
کی تاک مین رہتا ہے وہ کبھی فصل نہین کاٹتا۔ دانا آدمی

ہمیشہ موقع کا انتظار نہین کرتا وہ کئی موقعے خود پیدا کر لیتا ہے
انسان کا برتاؤ اُسکی پوشاک کی مانند ہونا چاہیے جو زیادہ تنگ
یا اٹک نہو بلکہ ایسی ہو جسکے ساتھہ ورزش یا چلنا پھرنا
بے تکلف ہو سکے

اگر ہم اپنی کلام مین مقبول عوام ہو سکتی ہین تو اپنے برتاؤ
مین بہی ہو سکتے ہین۔ خوش خلقی کی ٹیپ ٹاپ بغیر نیکی و دانائی
مثل اجنبی زبانون کے ہے جو سمجھی نہین جاتین۔

۳۵۔ تعریف

تعریف حسنات کا عکس ہے مگر اسکی وقعت اُس شیشہ یا
صورت کی کیفیت پر موقوف ہے جس سے انعکاس
ہوتا ہے۔ اگر وہ عام لوگون سے ہے تو عموماً جھوٹی اور

ہیچ ہے اور نیکیون کی نسبت شیخی بازون پر زیادہ
جھلک مارتی ہے - وجہ یہ ہے کہ عام لوگ بہت سی اعلی فضائل
کو سمجھتے نہین ہین - ادنے فضائل[1] اونمین تعریف اُبہارتی ہین
متوسط فضایل[2] حیرت یا شیفتگی پیدا کرتی ہین لیکن اعلے فضایل[3]
کے دیکھنے یا جاننے کا اُنکو مطلق دماغ نہین ہوتا -
درحقیقت دکہاوے کی چالین اور نمایشی خوبیان
اُنپر زیادہ اثر کرتی ہین - شہرت مثل ایک دریا کے ہے
جو ہلکی اور پولی چیزون کو سطح پر اچہالتا ہے اور

[1] مہمان نوازی - فیاضی - شکر گذاری - منت شناسی - خوش مزاجی - خوش خلقی -
خوش تقریری وغیرہ

[2] جانبازانہ بہادری - دوستی کا پورا پورا حق ادا کرنا - جس جانب گروہ
یا فریق کا پیچ لیا جاوے اُسکا ثابت قدمی و وفاداری سے ساتھ دینا وغیرہ
[3] ملک یا قوم کی حرمت کرنے کی لگن قومی یا ملکی خیر خواہی مین بغیر خانہ ذاتی نقصان یا
اپنے پرائے کو ایک نظر سے دیکھنا - اظہار حق یا ادائے فرض مین بدنامی
کا خیال نہ کرنا -

اور روزن دار اور ٹھوس چیزون کو غرق کرتا ہے لیکن
اگر وہ اہل بصیرت اور اہل بصیرت کے نزدیک سچی
شہرت ہے تو بقول مقدس نیکنامی مثل راحت بخش عطریات
کے ہے وہ چارون طرف پہیل جاتی ہے اور جلد
اڑ جانے والی نہین ہوتی کیونکہ عطریات کی خوشبو
پہولون کی خوشبو سے زیادہ پائدار ہے - تعریف کی
بہت سی چہوٹی صورتین ہوتی ہیں جن سے انسان اُسے
فی الواقع مشتبہ سمجھ سکتا ہے - بعض تعریفین محض خوشامد
کا نتیجہ ہوتی ہین - جو معمولی خوشامدی ہے وہ بعض عام
تعریفون کو لیکر چلتا ہے جو ہر شخص سے متعلق کیجا سکتی
ہین جو عیار خوشامدی ہے وہ اُس بڑے خوشامدی
کی تقلید کرتا ہے جو خود انسان کی اپنی ذات ہے اور
جس بات کا انسان کو زیادہ فخر اور گھمنڈ ہوتا ہے اُسمین
اُسکی زیادہ تائید کرتا ہے لیکن جو بے حیا اور شوخ چشم
خوشامدی ہے اُسکی یہ کیفیت ہے کہ وہ انسان کو جبراً ادن

بالون کا اعزاز سمجھتا ہے جسمین وہ خود اپنے تئین ناقص سمجھتا ہے اور اپنے آپ مین نہایت شرمندہ یا بیزار ہوتا ہے۔ اُف کیا برا دل ہے بعض تعریفون کا مقصد خیرخواہی و تعظیم ہے۔ تعریف کے پیرایہ مین نصیحت کرنی ایک ڈھنگ ہے جسکا برتاو بادشاہون اور رفیع رتبہ شخصون کی نسبت واجب ہے اسمین جو کچھ وہ ہیں اُسکی کیفیت ظاہر کر کے جتایا جاتا ہے کہ انکو کیا ہونا چاہیے بعض شخصون کی تعریف براہ بغض کیجاتی ہے کہ اُنکی نسبت حسد و رشک پیدا ہو اور اُنکو نقصان پہنچے خوشامدگو نہایت بُری قسم کے دشمن ہین۔ یونانیون کی ایک کہاوت تھی کہ جو تعریف بہ نظر ایذا رسانی کیجاتی ہے وہ ممدوح کی ناک کا دنبل ہے۔ اسیطرح ہمارے ہان یہ بولا جاتا ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اُسکی زبان پہ پھپھولا پڑتا ہے۔ درحقیقت مناسب درجہ کی بےموقع تعریف سودمند ہے۔ عام تعریف کام کی نہین

سلیمان کا قول ہے کہ اپنے دوست سے لئے علی الصباح
اٹھکر بلند آواز سے دعا مانگنا اسکے حق مین بمنزلہ بد دعا کے
ہے۔ کسی آدمی یا معاملہ کو حد سے زیادہ بڑہانا مخالفت کا
ابھارنا اور حسد و نفرت پیدا کرنا ہے۔ اپنی آپ بڑائی
کرنی ناموزون ہے بجز اسکے کہ وہ خاص صورتون مین
ہو لیکن شائستگی اور متانت کے ساتھ اپنے عہدہ یا
پیشہ کی بڑائی کرنی جائز ہے۔ کلیسائی روا کے پیشوا جو
فقیہ و زاہد اور الہیات کے عالم ہین دنیوی کاروبار کی
نسبت سخت حقارت و نفرت ظاہر کرتے ہین چنانچہ وہ لڑائیون
اور سفارتون اور عدالتون کے تمام کاروبار اور دنیاوی
مشغلون کو حقارت سے بیادگی شرف بولتے ہین گویا
کہ وہ محض نائب ناظرون اور نائب دستکیون
کے کام ہین۔ گو بسا اوقات یہ نائب ناظر انکے اعلی
خیالات کی نسبت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہین۔ سینٹ
پال جب اپنی ذاتی بڑائی کرتا ہے تو بیچ بیچ اکثر یہ بھی

کہا جاتا ہے کہ مین مثل ایک بیوقوف کے ہون گا - لیکن جب
اپنی رسالت کا ذکر کرتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ مین اپنی رسالت
کی ضرور بڑائی کرونگا
تعریف وہ اعزاز ہے جو خوشی سے عطا کیا جاتا ہے - عام شہرت ایک بڑا مجبر لیکن
زیادہ بڑا بھلائی ہے - اعزاز مختلف حکومتون مین مختلف
ڈھنگ پر عطا کیا جاتا ہے لیکن تعریف سب جگہہ عام رائے
سے ملتی ہے - عام لوگ بعض اوقات بڑے آدمیون کی
نسبت زیادہ سچ بولتے ہین کیونکہ وہ زیادہ بے خطر ہوتے
ہین -

۵۴ شیخی

ایسوپ نے شیخی کا کیا عمدہ چیربا اتارا ہے - ایک
مکھی ایک گاڑی کے پہیے کی دھرے پر آبیٹھی اور کہنے لگی
آہا مین کیا دھول اڑاتی ہون " یہی حال بعض شیخی باز

شخصون کا ہے کہ جو کچھہ ادہر ادہر ہو رہا ہو یا اعلے
قوتون سے چل رہا ہو اُس سے اُنکا خواہ کچھہ بھی تعلق
نہو مگر وہ یہی سمجھتی ہین کہ سب کچھہ ہم ہی کر رہے ہین ۔
جو شیخی باز ہین وہ ضرور ہے کہ دہرم پسند بھی ہون
کیونکہ سب شیخی تعصب مین ہوتی ہے ۔ یہ بھی ضرور ہے
کہ وہ سینہ زور ہون تا کہ اُنکی اپنی لاف گزاف کو جایز
ٹھہرائین وہ چپ نہین رہ سکتی اسکو نکتے ہوتے ہین
یہ کہاوت اُنپر ٹہیک صادق آتی ہے
"تھوتھا چنا باجے گھنا" مگر باوجود اسکی ملکی معاملات مین
ایسی طبیعتین بھی بہت کام آتی ہین ۔ جہان صلاحیت
یا عظمت کی نسبت ایک رائے اور شہرت پیدا کرنی
ہو وہان ایسی شخص اچھے ڈہولیا کا کام دیتے ہین اسکی
علاوہ جیسے کہ ٹائیٹس لیویس نے انیٹیوکس اور
اٹیولینز کی نسبت لکھا ہے کبھی کبھی طرفہ جہوٹ سے بڑے
بڑے نتیجے نکلتے ہین ایک شخص جو دو بادشاہون کے

مابین اس غرض سے عہد و پیمان کراتا ہے کہ انکو ایک
تیسرے کے مقابل ملکر جنگ کرنے پر آمادہ کرے دونو
ایک دوسرے کی طاقت کو حد سے زیادہ بڑھا کہ بیان
کرتا ہے اور بعض اوقات دو شخصون کے درمیان معاملہ
کرانے والا تیسرا شخص دونو کی نسبت بہت بڑہکر خلوص جتانے
سے دونو پر اُسکا اپنا رسوخ جمتا ہے ایسی ایسی
باتون مین اکثر یہ ہوتا ہے کہ شیخی سے ہی کچھہ ہستی
نکل آتی ہے کیونکہ جھوٹ خیالات کو ابہارتا ہے اور
خیالات سے افعال پیدا ہوتے ہین ۔ فوجی سردارون
اور سپاہیون کے لئے شیخی ایک ضروری چیز ہے کیونکہ
جیسے لوہا لوہے کو تیز کرتا ہے ایسی ہی شیخی مین ایک دلاوری
دوسری دلاوری کو تیز کرتی ہے ۔ بڑے بڑے جوکھون
کے کامون مین جہان ہمت و جرات درکار ہے شیخی با
طبیعیون کا خمول موقع مین جان ڈال دیتا ہے اور
جو گنبھیر اور ثقہ طبیعتین ہین وہ بال کی نسبت لنگر کا زیادہ

کام دیتی ہین فضیلت کی شہرت مین اگر سا تہہ ہی کچہہ
نمود کے دیرہ و بال نہون تو یہ راز دہی ہوگی جو لوگ
فخر و تعلی کی تحقیر پر مضمون نگاری کرتے ہین وہ اُسپر
اپنا نام ثبت کرتے ہین" سقراط ارسطاطالیس کیمپن
خود نمائی کے پتلے تہے۔ درحقیقت خودنمائی انسان کا نام
زندہ رکہنے مین بہت مددگار ہے انسان کی کچہہ سرشت
ہی ایسی ہے کہ نیکی و استعداد کی کبہی قدر نہین ہوئی
تا وقتیکہ وہ خود ہی اپنے حق کی دعویدار نہین ہوئی
سسرو۔سینیکا۔پلنیس سیکنڈس کی طبیعت مین اگر
کسی قدر خودنمائی نہوتی تو اُنکی ناموری کو ہی اپنے زمانہ
مین کبہی وہ رتبہ نصیب نہوتا جو ہوا۔ یہ خودنمائی مثل اُس روغن
کے ہے جو جہاز کی چیزون پر چڑہایا جاتا ہے اور جس سے
وہ صرف خوبصورت ہی نہین بلکہ پائدار
بہی ہوجاتی ہین لیکن باینہمہ جب مین شیخی کا ذکر
کرتا ہون تو اس سے میری مراد وہ کیفیت نہین

جو ٹیسیٹس نے میوشیس سے منسوب کی ہے کہ جو کچھ وہ
کہتا تھا یا کرتا تھا اُسکا نمائش کے ساتھہ قرینہ جتانے مین استاد تھا
یہ خود نمائی کا نتیجہ نہین بلکہ طبعی جامعیت اور زیرکی
کا ہے اور بعض شخصون مین وہ صرف موزون ہی نہین
بلکہ عین عزت بخش ہے کیونکہ معذرت و رضا جوئی اور
کسر نفسی اگر اُنمین سلیقہ رکہا جائے تو عین خودنمائی کے
تہکھنڈے ہین اور ایسے تہکھنڈون مین اس سے بہتر کوئی
تہکھنڈا نہین جسکا پلنئیس سیکنڈس نے ذکر کیا ہے۔ یعنی
جس بات مین کسی شخص کو کوئی کمال حاصل ہو اُسمین وہ
اورون کی تعریف و تحسین مین کشادہ دل رہے پلینی نے
ایک ظریفانہ چٹکلا چھوڑا ہے "کسی اور کی تعریف کرنے مین
تم خود اپنا حق جتاتے ہو"۔ بات یہ ہے کہ جس شخص
کی جس بات مین تم تعریف کرتے ہو وہ شخص اُس بات
مین یا تو تم سے بڑا ہے یا چھوٹا اگر چھوٹا ہے تو اسکی
تعریف کرنے سے تمہاری بڑائی اور بھی

بڑہتی ہے اور اگر بڑا ہے اور اُسکی تعریف نہ کیجائے تو تم اور بہی نیچے جاتے ہو۔ شیخی باز داناؤن کے مطعون بیوقوفون کے ممدوح۔ مفت خور طفیلیون کے معبود اور اُنکی اپنی لاف گزاف کے مرید[۵۱] ہوتے ہین ؛

۵۵ عزت و شہرت

عزت کا حاصل کرنا محض اپنے محاسن و جوہر کا بے خلل ہو کہنا ہے بعض اپنے چال مین عزت و شہرت کے طالب پائے جاتے ہین ایسے شخصون کا ذکر و قدر کور تو بہت کچہہ ہوتا ہے مگر دل سے تعریف کم کیجاتی ہے برعکس اسکے بعض اپنی جوہر کی نمائش مین اُسے ڈہنڈہلا دیتے ہین جس سے لوگون کی نظر مین اُنکی پوری قدر نہین ہوتی[۵۲] اگر انسان کوئی

[۵۱] اُنکو ایسے کامون کے انجام دینے مین سبکی اوٹہانی پڑتی ہے جو اُنکی لاف گزاف کے سبب اُنسے توقع کئے جاتے ہین [۵۲] بعض ایسے طور پر عزت کے خواہان ہوتے ہین کہ اُنکی جو

ایسا کام پورا کرے جسکا پہلے اقدام نہوا ہو یا جسکا اقدام
ہوکر پیچھا چھوڑ دیا گیا ہو یا جسمین کامیابی تو ہوئی ہو مگر
جیسی چاہئیے ویسی نہوئی ہو تو اُسے ایسے معاملہ کے انصرام
کی نسبت زیادہ عزت ملتی ہے جسمین وہ محض مقلد ہو گو
یہ اُس سے زیادہ پیچیدہ یا نازک ہو - اگر کوئی شخص
اپنی حرکات مین ایسا سلیقہ رکھتا ہے کہ اُنمین سے کسی ایک
سے لوگون کے ہر ٹہوک یا بہتی کو رضا مند کر سکتا ہے تو
اسکی شہرت بوری اترتی ہے - جو شخص کسی ایسے کام کو
اختیار کرتا ہے جسمین کامیاب ہونے سے ایسی عزت نہین
مل سکتی جیسی کہ ناکام رہنے سے بیعزتی ہو سکتی ہے وہ اپنی
عزت کا اچھا پاسبان نہین - جو عزت حاصل ہو کر کسی اور
پر انحراف کرتی ہے اُسکا انعکاس تراشی ہوئے ہیرون کے

* خواہش و ارادہ ظاہر ہو جاتا ہے اور اس سے اُنکی نسبت حسد اور بدخیال
پیدا ہوتا ہے - بعض کم گوئی یا حیا یا بے تدبیری کے سبب اپنے جوہر کو ادہوری
روشنی مین دکہا سکتے ہین اسلئے وہ جیسے ہوتے ویسا ظاہر نہین ہوتا +

جہلک دار پہلوؤن کی مانند زیادہ شوخ ہوتا ہے - پس انسان کو چاہیے کہ اپنی عزت کے حریفون سے فوقیت لیجانے مین کوشش کرے اور اگر ممکن ہو تو انکو اُنکے اپنے ہی دابراہ مین بچہاڑے - ہوشیار مصاحب اور ملازم بہت کچہہ آقا کی شہرت بڑہاتے ہین - تمام شہرت ملازمون سے نکلتی ہے[۱] " حسد جو عزت کا گہن ہے اوسکے دفعیہ کی بہتر تدبیر یہ ہے کہ انسان اپنے مقاصد مین ظاہر کرے کہ وہ سعادت کا خواہان ہے اور شہرت کا نہین - اور اپنی کامیابیون کو مدد الہی اور تائید غیبی سے منسوب کرے اور اوسکی اپنی قابلیت یا دانائی سے نہ کرے - عزت شاہی کی درجہ دار سچی ترتیب یہ ہے اول درجہ پر سلطنتون اور جمہوری حکومتون کے بانی مبانی ہین جیسے کہ رومولس - سائرس - قیصر - عثمان - و اسمعیل تہے دوم قانون پرداز ہین جو دوسرے درجہ کے بانی مبانی یا دوامی فرمانروا بہی کہلاتے ہین اس لئے کہ وہ اپنے قوانین کے ذریعہ ہی اپنے انتقال کے

[۱] انسان کی خوبو کا شہرہ زیادہ تر خانگی ملازم پہیلاتے ہین -

بعد ہی حکمرانی کرتے رہتے ہین جیسے کہ لیکرگس۔ سولن جسٹنیر
اڈگر الفولنس المشہور وانا سولقب مجموعہ قوانین گبسٹل
ہے سوم آزادی بخشنے والے اور مخلصی دینے والے ہین جو ملکی
لڑائیون کی طول طویل مصیبتون کا مصالحت سے خاتمہ کرتے ہین
یا اپنے ملکون کو غیرون یا ظالمون کے پنجہ سے چھڑاتے ہین جیسے کہ
آگسٹس قیصر۔ وسپیشن۔ ارہیننس۔ نمبو دوٹریکس
ہنری ہفتم شاہ انگلستان ہنری چہارم شاہ فرانس
ہے چہارم سلطنت کے بڑہانے والے یا بچانے والے ہین جو
عزت بخش اور جابرانہ لڑائیون سے اپنی قلمرو کو وسعت دیتے
ہین یا شیر مردی سے حملہ آورون کی مدافعت کرتے ہین اخیر مین
وہ ہین جو اپنے ملک کے مائی باپ کہلاتے ہین اور عدل و انصاف
سے حکمرانی کرتے ہین اور اپنے زمانہ مین ملک کو
رونق و خوشحالی بخشتے ہین۔ اخیر دو قسمون کی نظیرین
بیشمار ہین محتاج بیان نہین۔ رعایا میں عزت
کے درجے یہ ہین۔ اول نزد دانت کے شریک

جن پر بادشاہ اپنے معاملات کا نہائیت بہاری بوجہ ڈالتے ہین - یہ اُنکا وائیان ہاتہہ کہلاتے ہین - دوم بڑے بڑے سردار مثل شاہی افسران فوجی جو جنگ مین نمایان خدمات بجا لاتے ہین - سوم خاص احباب یا ہمنشین جو اس چہوٹے دایرہ سے قدم باہر نہین رکہتے کہ اپنے بادشاہ کے لئے باعث تفریح طبع اور رعایا کے لئے بے آزار ہون - چہارم لائق منصبدار جو بادشاہون کے زیر حکم بڑے بڑے عہدون پر ممتاز ہوتے ہین اور اپنا کام قابلیت کے ساتہہ انجام دیتے ہین

اسیطرح ایک اور عزت ہے جو نہائیت اعلے درجہ کی گنی جاتی ہے اور شاذ و نادر نصیب ہوتی ہے یہ اُن لوگون کا حصہ ہے جو اپنے ملک کی خدمت مین تصدق ہوتے ہین یا جو کہون اٹہاتے ہین - جیسے کہ ساگیوسے اور دو جو ڈرمر ڈلہیائی تہے

۵۶ - عدالت

حکام عدالت کو یاد رکھنا چاہیے کہ اُنکا منصب توضیح قانون ہے وضع قانون یا نفاذ قانون نہیں اگر ایسا ہو تو اُنکا اختیار مثل اختیار مدعیہ کلیسیاے روم کے ہوگا جو کتب مقدس کی تشریح کی آڑ میں مسلمات مذہبی میں کمی بیشی کرنے اور جن باتوں کا کچھہ وجود نہیں اُنکا فتوی دینے اور پرانے قانون کی ترویج کے بہانے سے بدعتیں ایجاد کرنے میں کچھہ دریغ نہیں کرتا۔ ضرور ہے کہ حکام عدالت فاضل ہوں ظریف نہوں۔ ثقہ ہوں نمائشی نہوں۔ خوش کہنے والے ہوں خودراے نہوں۔ سب سے بڑھکر دیانت داری اُنکی خاص بزرگی اور نیکی ہے بقول مقدس لعنتی ہے وہ شخص جو نشان حدود کو ہٹاتا ہے جب معمولی ایک پتھر کا اِدھر اُدھر کرنے والا قصوروار

سمجھا گیا ہے تو جو بے انصاف حاکم عدالت زمین و املاک
کی نا حق تصفیہ کرتا ہے وہ شناخت عدو کے عملاً مانند اژدہا
کا ایسا ہی بڑا مجرم متصور ہو سکتا ہے ایک برا فیصلہ
ایسا بڑا نقصان پہنچاتا ہے جو بیسیون بری نظیرون سے
نہیں پہنچتا - کیونکہ یہ نظیرین صرف انصاف کی دھارا کو
بگاڑتی ہین اور وہ فیصلہ اسکے منبع کو گندا کرتا ہے[1] - بقول
سلیمان کسی حقدار شخص کا اپنے مخالف کے مقابل اپنے حق سے
محروم رہنا مثل چشمہ شور - اور منبع متعفن کے ہے جو حکام
عدالت کو اپنی منصبی خدمت کی بجا آوری مین اہل مقدمات
اور اہل مقدمات کے وکلا اور اپنے تحت محررون اور
اہلکارون اور اپنے فرمانروائیون یا بالادست حکام
ملکی سے تعلق پڑتا ہے -

اول مقدمات یا اہل مقدمات بقول مقدس بعض ایسے ہین
جو فیصلہ کو ناگ دونا بناتے ہین بعض ایسے بھی ہین

[1] تو افتوے ابلاء ایک ابیلر اور سند انا یا بجکا ہیلٹر دہ انصاف چشمہ کو بگاڑتا ہے

جو اُسے کہٹا ہی مین ڈال دیتے ہین - فی الواقع وہ بے انصافی
سے تلخ اور توقف سے کہٹا بن جاتا ہے حاکم عدالت کا بڑا فرض
یہ ہے کہ جبر و فریب کو دبا کر رکہے جبر تو اُسوقت زیادہ مضر ہوتا
ہے جبکہ کہلے بندون ہو اور فریب اُسوقت جبکہ چہپایا اور روپیہ
کیا جاتا ہے اسی فہرست مین ایسے مقدمات بہی داخل ہین جو ذاتی
کاوشون سے دایر کئے جاتے ہین - اونکو عدالتون
کا مواد ردّی سمجہکر خارج کرنا چاہئے حاکم عدالت کو لازم
ہے کہ ہر مقدمہ مین عادلانہ فیصلہ صادر کرنے کا راستہ طیار کرے
جیسے کہ خدا اپنا راستہ گہاٹیون کے اُٹہانے اور پہاڑون کے گرانے
مین طیار کرتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ ایک طرف زعم شکست
او رسخت پیرہ کاری اور عیاری و چالاکی اور سازش
و اقتدار اور زبردست وکلا کا زور ہے تو
اُسوقت حاکم عدالت کی بزرگی اسمین ہے کہ دونو پلے برابر
رکہے تاکہ وہ اپنا فیصلہ ایک ہموار بنیاد پر قایم کر سکے - جو شخص

ا- امیر و غریب اور ادنے و اعلی کو ایک نظر سے دیکہتا ہے

ایسی ناک مروڑتا ہے وہ اپنا خون بہاتا ہے[1] اور جہان شراب
کی کل زیادہ زور سے چلائی جاتی ہے وہان تلخ شراب
نکلتی ہے جو انگور کے بیج کا ذائقہ رکھتی ہے[2] ۔ حکام عدالت کو
قانون کی سخت توضیحات اور کھینچا تانی کی تعبیرات سے احتراز
کرنا چاہئے ۔ کیونکہ قانون کے شکنجہ سے بڑھکر کوئی برا
شکنجہ نہین ہے قوانین تعزیری کی صورت مین
انکو خاصکر احتیاط رکھنی چاہئے کہ جس بات سے سیاست
بھانی پیشنہاد ہو وہ تشدد کی صورت نہ پکڑ جائے اور لوگون پر
مصیبت کی وہ بوچھاڑ ہو جسکا قول مقدس مین ذکر ہے ۔ وہ
لوگون پر پھندون کی بوچھاڑ کریگا[3] قوانین تعزیری کا سخت دباؤ فی الواقع
لوگون پر پھندون کی بوچھاڑ ہے اسلئے اگر قوانین تعزیری عرصہ سے ساقط ہو گئے ہون
یا اگر وہ وقت موجودہ کے موافق نہ رہے ہون تو دانا حاکمون کو انکی تعمیل مین
سختی نہین کرنی چاہئے ۔ حاکم کا فرض ہے کہ صرف واقعات ہی کو نہ

[1] فی الواقع دودہ کے بلونے سے مکھن اور ناک کے مروڑنے سے خون پیدا ہوتا ہے اسیطرح غضب کے
بھی بھڑکانے سے ... پیدا ہوتا ہے [2] قوانین زیادہ سخت برتاؤ سے لوگون پر ظلم ہوتا ہے بے انصافی کی جگہ تلخ ... ہو جاتا ہے

دیکھے بلکہ اُن قانونون پر بھی خیال کرے جنمین وہ ظاہر رہین
آئے ہون ۱۱ مقدمات قصاص مین حکام عدالت کو چاہئے
کہ جہانتک قانون مین اجازت ہو انصاف مین رحم کرتے رہے
نہ وہ مین سزا تو عبرت انگیز زیادہ کرین مگر مجرم کو رحم کی نظر سے
دیکھین ؛

دوم وکلا اور پیروکار جو مقدمات لڑاتے ہین - بردباری سنجیدگی
کا برتاؤ انصاف کا ایک ضروری جز ہے. زیادہ بولنے والا
حاکم کچھہ بڑی مستعدی چنانچہ نہین گنا جاتا - حاکم کی کچھہ جز
بڑائی نہین کہ جو بات وہ دوران مقدمہ مین مناسب
وقت پر وکلا سے سن سکتا ہو اُسکے اول ہی دریافت
کرے یا وجہ ثبوت یا عذرات وکیل کو کاٹ چھانٹ
کر چھٹ پٹ نتیجہ نکالنے مین زود فہمی جتائے یا سوالات
گو یہ معقول ہون) کچھہ معلومات حاصل کرنے مین پیشدستی
کرے مقدمہ کی سماعت مین چار باتین درکار ہین شہادت
کا قرینہ جانا - طوالت یا اعادہ تقریر یا خارجی بحث کا روکنا.

فریقین کے عذرات اور بحث مین سے بڑے بڑے امور کا
دوہرانا اور جہانتک ہوسکے انکا مقابلہ کرنا۔ تجربہ کار حاکم کا سنانا۔
ان سے بڑھکر جو کچھہ ہے وہ فضول ہے اور وہ یا تو شیخی اور
شوق گفتگو کا نتیجہ ہے یا سمجھہ کی بیتابی یا یادداشت کی کوتاہی
یا انتشار طبیعت اور نقص توجہ کا ہے یہ ایک عجیب بات
دیکھی جاتی ہے کہ حاکم وکلا کی شوخ چشمی و بیباکی سے دب جاتے
ہین حالانکہ اُنہین جس خدا کی جگہہ پر وہ اجلاس کرتے ہین اُسکی
تقلید کرنی چاہیئے جو گستاخون کو دباتا ہے اور
مسکینون پر فضل کرتا ہے لیکن حاکمون کا ایسی مشہور
یارون کو ساتھہ رکھنا جنکی وجود سے محض رشوت کی گرم بازاری
اور دلالی کا اشتباہ پیدا ہو اور بھی تعجب مین داخل ہے
جن مقدمات مین خاطرخواہ پیروی اور معقول بحث کیجائے
اُنمین حاکم کی طرف سے کچھہ وکیل کی تعریف وتحسین بھی واجب
ہے اور خاصکر اُس فریق کے وکیل کی جو کامیاب نہو کیونکہ
اس سے موکل کے دل مین وکیل کا وقر بنا رہتا ہے اور اپنے

مقدمہ کی بیجا وقعت کا زعم کم ہوتا ہے اسیطرح
اگر وکیل کیطرف سے چال بازی یا صریح نا انصافی یا حکم
واقفیت یا بیجا دباؤ یا بیباکانہ پیروی ظہور مین آئے
تو لوگون کی خاطر ایک معقول چشم نمائی بہی مناسب ہے
وکیل کو چاہئیے کہ بسر اجلاس حاکم سے کج بحثی نہ کرے اور نہ
حکم سنائے جانے کے بعد مقدمہ مین ازسر نو چہیڑ چہاڑ کرے
ساتہہ ہی حاکم کو واجب ہے کہ مقدمہ کا ادہورا فیصلہ نہ کرے
اور نہ کسی فریق کو یہ کہنے کا موقع دے کہ اُسکے وکیل یا عذرات
کی شنوائی نہین ہوئی۔

سوم محررون اور اہلکارون کا تعلق۔ عدالت کی
جگہ ایک مقدس جگہ ہے۔ اسلئے صرف اجلاس گاہ ہی کو
نہین بلکہ اُسکی ایک ڈنڈیون اور حدود اور کل احاطہ کو
بدنامی اور رشوت کی غلاظت سے پاک وصاف رکہنا چاہئے
بقول مقدس انگور کانٹون یا اونٹ کٹارون سے حاصل
نہین ہوتے۔ اسیطرح انصاف بہی جہان لوچہ اور لٹیرے

محررون اور اہلکارون کے کٹیلے پیڑون اور جہاڑون
سے گہرا ہوا اپنا حلاوت بخش پہل نہین دے سکتا۔ عدالتون
کے مرجوعات کی کثرت کے چار بڑے اسباب ہین۔ اول
مقدمات اٹہانے والے بعض اشخاص جنکو سبب عدالتین
تو اہل مقدمات سے بہری رہتی ہین مگر ملک مین سوگواری
چہا جاتی ہے۔ دوم وہ شخص جو عدالتون کو انکی اختیارات
کے جہگڑون مین پہنساتے ہین۔ یہ بادفروش شخص فی الواقع
عدالتون کے دوست نہین بلکہ طفیلی ہوتے ہین کہ اپنی تہ
دیگی اور فائدہ کے واسطے انہین حد سے زیادہ شیخی کی ہوا بہر دیتے ہین
سوم وہ شخص جو عدالتون کا بائیان ہاتہہ گنے جاتے ہین اور روبہ
بازی اور شرارت کی چالون اور حکمتون سے بہرے ہوتے
ہین جن سے وہ عدالتون کے سیدہے سادے اور صاف
طریقون کو بگاڑ کر انصاف کو ٹیڑہے راستہ اور بہنور چال
مین ڈالتے ہین۔
چہارم۔ لٹیرے اور رشوت لینے والے جنکے سبب قانونی عدالتون

کی وہ مثال ہو جاتی ہے جو اُس جہاڑی کی ہوتی ہے جس مین بہیڑ طوفان کی تکلیف سے بچنے کے لئے پناہ لیتی ہے مگر الٹا اُسے اپنی اون کا کچھہ حصّہ نذر کرنا پڑتا ہے - برعکس اسکی ایک پرانا محرر جو آزمودہ کار ماہر لٹا پیر اور واقف سررشتہ ہو اور عدالت کے کاروبار کو سمجھتا ہو عدالت کا ایک عمدہ مددگار رہتا ہے اور وہ اکثر خود حاکم کو بھی راستہ بتاتا ہے - چھبارہم بادشاہ اور حکام ملکی کا تعلق - حکام عدالت کو سب سے بڑہکر لازم ہے - روما کے بارہ قانونی لوحون[ف] کو یاد رکھنا چاہئے کہ رعایا کی حفاظت زبردست قانون ہے اور جاننا چاہئے کہ جن قوانین کا یہ مقصد نہین وہ محض ڈہکوسلے اور مبہم استخارے ہین وہ ملک بڑا خوش نصیب ہے جہان بادشاہ اور مدبران ملکی حکام عدالت سے اور حکام عدالت بادشاہ اور مدبران ملکی سے

[ف] روما سے کچھہ آدمی یونان مین وہان کے قوانین دریافت کرنے کے لئے بھیجے گئے اُنہون نے بہت سے عام قوانین جمع کر کے اُنکا ایک مجموعہ قانون عام کی صورت مین مرتب کیا - یہ مجموعہ دس بالوطی لوحون پر کندہ کیا گیا - دو اور لوحین بعد ازان ایزاد کی گئین -

وقتاً فوقتاً مشورہ لیتے رہتے ہین بادشاہ اور مدبران
ملکی کو اُسوقت جبکہ کوئی امر قانونی معاملات ملکی مین حائل
ہو اور حکام عدالت اُسوقت جبکہ کوئی امر انتظامیہ عمل قانونی
کا متعرض ہو۔ کیونکہ اسبا اوقات تجربہ مین ایسی باتون کا
سلسلہ چلا جاتا ہے جو ظاہرا شخصی تعلقات پر مبنی ہوتی
ہین گو اُنکا مقصد اور نتیجہ معاملات ملکی پر موثر ہوتا ہی معاملات
ملکی سے سب ہی مراد صرف حکومت کے اجزا ہی نہین بلکہ
وہ باتین بہی ہین جن سے کوئی بڑا تغیر و تبدل یا خطرناک نقص
پیدا ہو یا جنکا کسی بڑے حصے سے صریح تعلق ہو۔ یہ سمجہنا حماقت
ہے کہ سچے قانون اور سچی تدبیر کے باہم کچہہ تخالف ہے وہ دونو مثل
روح اور اعصاب کے ہین جو ایک دوسرے کے ساتہہ پہلو بپہلو
حرکت کرتے ہین حکام عدالت کو یہ بہی یاد رکہنا چاہی کہ سلیمان
کا تخت دو طرفہ شیرون نے اٹہا یا ہوا تہا۔ انکو بہی شیر بننا چاہی
مگر ایسے شیر جو تخت کو اُٹہی ہوئی ہون وہ ایسے نہین جو تاج کی عظمت اور طاقت
کا مقابلہ یا تو ذکر کرین ساتہہ ہی انکو اپنے حقوق سے بہی خبردار رہنا چاہی وہ یہ نہ سمجہہ

بتاتے ہیں کہ انکا اور کچھ کام ہی نہیں۔ انکے نزدیک یہی کام کا ٹھہرا
جبر یہ ہے کہ قانون کا استعمال عمل و ایمانداری کے ساتھ ہو
سو جو انکی فاضل لگتی ہیں بڑے قانون کی نسبت کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں
کہ قانون اچھی شے ہے بشرطیکہ انسان اسکا استعمال
جائز طور پر کرے۔

مراد تھا کہ اگر ہم لفظی پابندی سے انکی مخالفت ہیں
تو گویا ہم قانون کی تشریح نہیں کرتے بلکہ اسکی منشا کو
دور کر دیتے ہیں جہاں قانون کی لفظی پابندی سے بے انصافی
وہاں جج نہیں رہتا قانون بے دار بن جاتا ہے
کل ہر چیز کی تفسیر ہے۔ نہایت قانون نہایت ظلم

۴۵ ۔ غصّہ

غصّہ کی قطعی بیخ کنی کا دعوی حکمائے رواقی کی غرض لن ترانی ہے کلام مقدس میں اسکا بہتر خاکا اوتارا ہے "تم غصّہ کرو مگر گناہ مت کرو ۔ سورج کو اپنے غصّہ پہ نازل ہونے نہ دو" جبترماؤ اور ٹھہراؤ دونوں میں غصّہ کو تمام کر اور دبا کر رکھنا چاہئے۔ اول ہم یہ ذکر کرینگے کہ غصّہ کی طبعی میلان اور عادت کو کیونکر نرم کیا جائے اور سدھارا جائے۔ دوم غصّہ کی خاص خاص حرکات کو کیونکر دبایا جائے یا اقل درجہ ضرر رسانی سے باز رکھا جائے ۔ سوم غصّہ کو کسی دوسرے شخص میں کیونکر ٹھہرایا جائے یا ٹھنڈا کیا جائے ۔

اول امر کی نسبت تو سوائے اسکے کوئی علاج نہین کہ غصّہ کے
نتیجون پر اچھی طرح غور کیجائے اور یہ سوچا جائے کہ وہ انسان کی
زندگی کو کیسی تکلیف دیتا ہے۔ اسکے واسطے بہتر موقع یہ
ہے کہ جب غصّہ کی ترنگ بالکل بیٹھ جائے تو اُس پر پیچھے ہٹکر
دیکھا جائے سینیکاؔ نے کیا خوب کہا ہے کہ غصّہ مثل کھنڈر
کے ہے جو جسپر گرتا ہے اسی پر خود بھی پاش پاش ہو جاتا ہے
کتب مقدس ہدایت کرتی ہین کہ اپنے نفس کو صبر سے قابو کرو
جو صابر نہین اپنے نفس پر قادر نہین۔ انسان کو کبھی
نہین بننا چاہیے جو غیر کو کاٹنے سے اپنی جان کو نقصان پہنچاتی
ہے غصّہ فی الواقع ایک قسم کی رذالت ہے جیسی کہ ان لوگون کی نسبت
سے ثابت ہوتا ہے جن پر وہ حکمرانی کرتا ہے یعنی بچے عورتین بوڑھے بیمار۔
انسان کو صرف یہ احتیاط رکھنی چاہیے کہ غصّہ کے ضبط کرنے مین
اُسکا سکوت خوف پر محمول نہو بلکہ استغنا پر ہو تا کہ معلوم ہو کہ وہ ضرر کے اثر سے

۱؎ غصّہ سے انسان اور دن کو نقصان پہنچانے مین خود اپنی ذات کو
نقصان پہنچاتا ہے۔

بالاتر ہے اور اُسکا معمول نہیں - یہ بات نہ آسانی سے ہوتی
ہے بشرطیکہ اُسمین انسان سلیقہ کا برتاؤ رکھے - دوسرے امر کی
یہ کیفیت ہے کہ غصہ کے اسباب و محرکات خاص اکثر یہ ہین اول
زود رنجی کیونکہ انسان کو اسوقت تک غصہ نہین آتا جبتک
کہ وہ کچھ رنج محسوس نہین کرتا اسلئے نرم دل اور نازک مزاج شخص
اکثر غصہ مین رہتے ہین - اُنکو بہت سی ایسی باتین بہی رنج
پہنچاتی ہین جنکا مضبوط طبیعت کے شخصون کو خیال تک بہی
نہین آتا ثانیاً ضرر رسانی کا مفہوم و مقصد جبکہ وہ ضرر کیسا
حقارت بہری چوٹ ہو کیونکہ حقارت وہ شے ہے جو خود
ضرر کے برابر یا اوس سے بہی بڑہکر غصہ کو ابہارتی ہے
اسلئے جب انسان ضرر کے ساتہہ حقارت کے قراین دیکہہ
لیتا ہے تو اسکے غصہ کو زیادہ اشتعالک ہوتی ہے
ثالثاً طعن و تشنیع جو کسی شخص کی شہرت پر موثر ہو غصہ
کو بڑہاتی اور تیز کرتی ہے - اُسکا علاج یہ ہے کہ انسان
جیسے کہ گنسلیو کہا کرتا تہا غرت کا زیادہ محکم بالا پوش رکہے

لیکن غصہ کی تمام روکون مین سب سے بہتر روک وقفہ
حاصل کرنا اور انسان کا اپنے نفس کو یہ یقین دلانا ہے کہ
انتقام کا ابھی موقع نہین آیا ہے اور اسکے واسطے ایک
خاص وقت کا انتظار ہے اور اس اثنا مین وہ نفس کو
تسکین دے اور انتقام سے باز رہے ۔

غصہ کو شرارت سے باز رکھنے کے لئے اگر وہ انسان کے
نفس پر متصرف ہو دو باتون کی خاص احتیاط رکھنی چاہیے
ایک تو غایت درجہ کی تلخ کلامی اور خاصکر جب کہ اسمین چبھتے
الفاظ اور ذاتی چوٹین ہون کیونکہ عام قسم کی طعن و تشنیع
چندان وقعت نہین رکھتی ۔ ساتھ ہی انسان غصہ مین کوئی راز
ظاہر نہ کرے کیونکہ اس صورت مین وہ صحبت کے لائق نہین رہتا
دوسری یہ ہے کہ غصہ کے جوش مین کوئی کام قطعاً بند نہ کیا جائے
تلخی خواہ کیسی ہی ظاہر کیجائے مگر کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے
جسکا تدارک محال ہو ۔ سوم کسی دوسرے شخص مین غصہ کا
بھڑکانا اور ٹھنڈا کرنا یون ہو سکتا ہے کہ جوش دلانے کے لئے

کو کبھی ایسا وقت پسند کیا جائے جبکہ الشان نہایت خود سر اور بدمزاج ہو۔ اور نیز جیسے کہ اوپر بیان ہوا ہے احقارت کے بڑھانے کا جو سامان مل سکے وہ سب ہیا کیا جائے۔ ان دونو کا علاج دونو کا معکوس ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جب کسی شخص سے کسی اشتعال انگیز معاملہ کا اول ذکر کیا جائے تو اسکے واسطے اچھا موقع دیکھا جائے کیونکہ اول نقش بڑا ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ جہانتک ممکن ہو ضرر کی تعبیر مین حقارت کی آمیزش کو جگہہ نہ دیجائے اور اسکی غلط فہمی یا خوف یا جوش طبیعت یا کسی اور بات سے منسوب کیا[1] جاوے۔

---

[1] ضرر کا باعث خواہ کچھہ ہی بیان کرو مگر اسے حقارت کے فعل سے منسوب مت کرو۔ انسان کسی بڑے ضرر کو تو معاف کر دیتا ہے مگر حقارت آمیز طعن کو نہین بھولتا۔

۵۸۔ انقلاب و نیرنگی زمانہ

سلیمان کا قول ہے کہ روئے زمین پر کوئی چیز نئی نہیں۔ پس جیسے کہ افلاطون کا یہ خیال تہا کہ تمام معلومات محض یاد آوری ہیں[1] ایسے ہی سلیمان کا یہ فتویٰ ہے کہ تمام حدوث محض نسیان قدم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائی محویت جیسی زمین کے نیچے بہتا ہے ویسے ہی اُسکے اوپر بہی بہتا ہے۔ ایک مشکل پسند منجم نے کہا ہے کہ اگر دو چیزیں غیر متغیر نہوتیں تو کوئی شخص لحظہ بہر نہ زندہ رہتا ایک تو یہ ہے کہ ثوابت ہمیشہ ایک دوسرے سے برابر فاصلہ پر رہتے ہیں نہ کبہی باہم نزدیک آتے ہیں اور نہ دور جاتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ روزانہ حرکت سے ہمیشہ وقت

[1] یعنی پہلے جنم کی معلومات کا تازہ کرنا۔

پیدا ہوتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ مادہ ہمیشہ حرکت مین رہتا ہے اور کبھی ساکن نہین ہوتا - تمام چیزون کو گور محویت مین دفن کرنے والے بڑے کفن دو ہین - طوفان اور بھونچال جو آتشزدگیان اور بڑی بڑی قحط سالیان ہین اُنسے پوری پوری ویرانی یا تباہی نہین ہوتی فیئٹن کی گاڑی صرف ایک ہی دن چلی تھی[۱] الیاس کے وقت سہ سالہ قحط عالمگیر نہین ہوا تھا اسلئے بہت لوگ سلامت رہے جو بڑی بڑی برق زدگیان ہین اور یہ مغربی ہند مین اکثر وقوع مین آتی ہین اُنکا اثر بہت محدود ہوتا ہے لیکن دوسری دو قسمون کی تباہی جو طوفان اور بھونچال سے ہوتی ہے اُسکی نسبت یہ بات بھی ذکر کرنے کی قابل ہے کہ جو لوگ لضیب سے باقی رہجاتے ہین وہ عموماً بیوقوف اور کوہستانی ہوتے ہین جو زمانہ گذشتہ کا کچھ حال نہین بتا سکتے اسلئے عالم محویت ویسا ہی رہتا ہے کہ گویا کوئی بھی

۱ دیوتاؤن کا حال بیان کرنے والون نے لکھا ہے کہ جب سورج کے بیٹے فیٹن نے اپنے باپ کی گاڑی چلائی تو زمین و آسمان مین آگ لگنی شروع ہوئی حبشیون کا خون خشک ہو کر وہ سیاہ ہو گئے قائم گئے تمام افریقہ جنگل ہو گیا

باقی نہین بچا تہا - اگر غربی ہند کے لوگون کو غور سے دیکہا جاے تو غالباً یہ معلوم ہوکہ وہ پُرانی دنیا کے لوگون کی نسبت نوخیز یا نوعمر ہین اور یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ تباہی اسقدر وہان ہوئی وہ بہونچالون سے نہین ہوئی جیسی کہ مصری پیشوا نے جزیرہ اٹلانٹس کی بابت سولن سے کہا کہ وہ بہونچال کے ہچکولے سے غرق ہوگیا تہا بلکہ ایک خاص طوفان سے بیحد غرق ہوا تہا کیونکہ اُن قطعات مین بہونچال کم آتے ہین - برعکس اسکے اُنمین ایسی ایسی موج خیز اور بہت بڑے نکلنے والے دریا بہتے ہین جنکی مقابلہ مین ایشیا اور افریقہ اور یوروپ کے دریا محض نالے ہین اسیطرح انکے پہاڑ بہی ہماری پہاڑون سے بہت اونچے ہین اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ نوع انسان کی ابتدائی نسلین کسی ایسی خاص طوفان مین ستاست رہی ہونگی۔

میکیول نے لکہا ہے کہ فرقون کے باہمی حسد و رشک سے پُرانی یادگارون پر بہت کچہہ آفت آتی ہے چنانچہ گسر بگرہی اعظم کی نسبت سخت ہمت کہا ہے کہ اُسنے بت پرستون کے تمام

آثار قدیم کے منہدم کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا
مگر میرے نزدیک ایسا تعصب و جوش کوئی بہت بڑا اثر پیدا
نہین کرتا اور نہ دیرپا ہوتا ہے جیسے کہ سپینین کے عہد مین ہوا
کہ انکی پہلی یادگارون کو پھر زندہ کیا۔

جو انقلاب یا تغیر کرہ اعظم مین ہوتا ہے وہ اس لائق نہین
کہ اسمین یہان بحث کیجائے۔ ممکن ہے کہ افلاطون کا قرن اعظم[1]
بشرطیکہ دنیا ایسی دیرپا ہو یہ ہیئت مجموعی مادہ عالم پر کچھہ
اثر رکھتا ہو گو شخصی حالت کی تجدید سے بالانفراد نہین کیونکہ
یہ اُن لوگون کا وہم ہے جنکے خیال مین اجرام فلکی اشیاء
سفل پر اُس سے بڑھ کر صحیح تاثیرات رکھتے ہین جسقدر کہ
وہ فی الواقع ہین۔ درحقیقت دمدار سیارے بھی اشیاء اسفل
پر مجموعاً کچھہ قدرت و تاثیر رکھتے ہین لیکن انکی تاثیرات اور خاصکر جنکی

ف۱ افلاطون کو مصریون سے معلوم ہوا کہ ایک خاص میعاد یا دور کے بعد دنیا فنا ہو کر
پھر جنم لیتی ہے یہ دور بعض نے ۱۲۹۵۴ اور بعض نے ۲۵۹۲ اور بعض نے ۱۲۰۰۰۰ سے
۱۰۰۰۰۰ سال تک کا بیان کیا ہے اس دور کا شمار ۶ سال اعظم کہلاتا تھا۔

منفرد تاثیرات کو غور سے مشاہدہ نہیں کیا جاتا بلکہ اُنکے
نظارہ پر کفایت کیجاتی ہے افادنکی راہ دیکھی جاتی ہے یعنی
ان باتون کو نہیں دیکھا جاتا کہ ضخامت اور رنگ اور رفتار یا رم
کی سمت کے اعتبار سے کس قسم کا سیارہ ہے اور آسمان میں چلتا ہوا
یا ٹھیرا ہوا کس قسم کی تاثیرات پیدا کرتا ہے -
مین نے ایک چھوٹی سی بات سنی ہے اور چاہتا ہون کہ اُسپر
بھی کچھ توجہ کیجائے اور اُسے یون ہی نظر انداز نہ کیا جائے
کہتے ہین کہ ممالک زیرین میں نہیں معلوم کس حصہ مین دیکھا
جاتا ہے کہ ہر ۳۵ سال کے بعد اُسی قسم اور اُسی خاصیت
کے سال اور موسم پھر آتے ہین مثلاً بڑی بڑی گہرون
اور بارشون اور قحط سالیون اور گرم جاڑون اور ہلکی گرمیون
وغیرہ کا پھر ویسا ہی اعادہ ہوتا ہے اور اس اعادہ کو لوگ
شباب بولتے ہین - یہ ایک بات ہے جسکا مین صرف اسلئے ذکر
کرتا ہون کہ پچھلا حساب لگانے سے یہ توافق کسیقدر صحیح
پایا جاتا ہے

اب ان طبعی حوادث کو چھوڑ کر آدمیون کی نسبت بحث کیجاتی
ہے - آدمیون مین سب سے بڑا کھلبلی مچانے والا انقلاب
فرقون اور مذہبون کا انقلاب ہے کیونکہ یہ ایسی بیماری ہین
جنکا انسان کے دل پر زیادہ تصرف ہوتا ہے - سچے مذہب کی
بنیاد ایک مضبوط چٹان پر ہے - جھوٹے مذہب زمانہ کے تلاطم
مین چکر کھاتے رہتے ہین - اب ہم اول اُن باعثون کا ذکر کرتے
ہین جنسے نئے فرقے پیدا ہوتے ہین اور پھر جہانتک کہ انسان
کی کمزور عقل ایسے بڑے انقلابات کو روک سکتی ہے اُسکی نسبت
کچھہ تدبیر بتائینگے - جب کسی مذہب مسلمہ مین باہمی کشاکشی
تفرقہ پڑجاتا ہے اور پیشوایان مذہب کی پارسائی بگڑ کر بدنامی
ورسوائی کا مرکز بن جاتی ہے اور ساتھہ ہی زمانہ مین حماقت وجہالت
اور وحشت چھائی ہوتی ہے تو جان لوکہ کوئی نیا فرقہ اوٹھنے والا
ہے اور خاصکر اُس صورت مین کہ اُسکا بانی یا پیشوا بننے کے لئے
کوئی انوکھی طبیعت کا اولوالعزم شخص بھی نکل پڑے - یہ سب باتین
اُس زمانہ پر صادق آتی ہین جبکہ محمد صاحب نے دعوت اسلام

کی۔ اگر نئے فرقہ مین دو باتین نہون تو کوئی جائے خطرہ نہین
وہ پھیل نہین سکتا۔ ایک تو جمی ہوئی حکومت کا الٹ پلٹ
کرنا یا مزاحم ہونا ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی بات مقبول
عوام نہین ہوتی۔ دوم عیش و عشرت اور اوباشی کو جائز
رکھنا ہے کیونکہ جو خیالی بدعتین ہین جیسے کہ زمانہ قدیم
مین مقلدین ایسے[الف] بین بیت نہین اور اب مقلدین آرمینیز[ب]
مین ہین) وہ اگرچہ لوگون کی طبیعتون پر زبردست
اثر رکھتی ہین مگر حکومتون مین کوئی بڑا انقلاب پیدا نہین
کرتین بجز اسکے کہ کسی ملکی شورش و فساد سے متعلق ہون۔
نئے مذہبون کے پھیلانے کے تین وسایل ہین۔ آسمانی علامات
اور معجزات۔ خوش تقریری اور سلیقۂ وعظ و تلقین۔ تلوار۔
میرے نزدیک شہیدان مذہب کی شہادت بھی معجزون مین
داخل ہے کیونکہ وہ انسان کی طاقت فطری سے بڑھکر معلوم

[الف] یہ مسیح کو خدا نہین مانتے بمرتبہ مخلوقات مین سب سے افضل جانتے ہین [ب] یہ اس اعتقاد کے سخت مخالف ہین کہ بعض شخص ازل ہی سے خوش نصیب یا بد نصیب ہین بلکہ وہ اگلی زندگی مین انکی ذاتی فضائل یا رذائل کے بلحاظ ہونگے

ہوتی ہے یہی حال نہایت درجہ کی نادرہ و حیرت افزا
پاکیزگی کا ہو فی الواقع یہی فرقوں اور یہی بدعتوں کی ترقی کے
روکنے کا اس سے بہتر کوئی طریق نہیں ہے کہ بے عنوانیوں
کی اصلاح کیجائے - اور نئے قسم کے اختلافات کا مصالحت سے
تصفیہ کیا جائے ملائمت سے کام لیا جائے تعزیری سختیوں پر
بہمہ زور نہ دیا جائے بڑے بڑے سرغنوں کو احسان و عزت بخشی
سے اپنا بنا لیا جائے اور تشدد و سخت گیری سے برافروختہ نہ
کیا جاے -

لڑائیاں بھی کئی رنگ بدلتی ہیں اور کئی پلٹے کھاتی ہیں
اور خاصکر تین باتوں میں یعنی جنگ کے مقامات یا مرحلوں
میں - اسلحۂ حرب میں طریق جنگ میں معلوم ہوتا ہے کہ پرانے
زمانے میں جنگ کا بہاؤ زیادہ تر مشرق و مغرب کو تھا
چنانچہ اہل فارس و اہل عرب و اہل تاتار جو حملہ آور ہوئے ہیں سب
مشرق کے رہنے والے تھے - یہ سچ ہے کہ گال مغربی تھے مگر
دیکھا جاتا ہے کہ انہوں نے صرف دو ہی حملے کئے ہیں ایک تو

یونانی گال پر اور دوسرا ماوراء پر مگر مشرق و جنوب
میں طلوع و غروب آفتاب کے مقامات معین نہیں اور
باعتبار مقام جنگ کی بھی کوئی معین چال نہیں ہو سکتی
خواہ وہ مشرق سے ہو خواہ مغرب سے ہو لیکن شمال
و جنوب قائم ہیں یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ کسی دور کی
جنوبی قوم نے شمالی قوم پر حملہ کیا ہو بلکہ برعکس معاملہ رہا
ہے اس سے ظاہر ہے کہ دنیا کا شمالی خطہ قدرتاً زیادہ
جنگجو ہے تمام اس سے کہ یہ بات اس نصف کرہ کے
ستاروں کی تاثیر کا نتیجہ ہے یا اس وجہ سے ہے کہ شمال
میں بڑے بڑے وسیع ملک واقع ہیں حالانکہ جنوبی
حصہ جہاں تک کہ معلوم ہے تقریباً سمندر ہی سمندر ہے
یا یوں کہیں اور یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ شمالی

سمت الراس سے مراد ہے خیر ہمی یا ڈھیمی کا تمام سال - ٹھیک ٹھیک ایک مقام میں رہنا

نوٹ انسان کی ہمت یا مکروہی پر ستاروں کی کچھ تاثیر معین ہو سکتی - البتہ سورج کی گرمی و ہیبت سی خشکی

مزاج پر اثر [illegible] طبیعی سی ساحولات پیش انسان میں پیدا کر سکتی ہے مگر گرمی اور سردی کی نسبت

اور نظر انسان کی طبیعت پر زیادہ موثر ہوتی ہیں ؟

قطعات کی سردی کا یہ خاصہ ہی کہ وہان ملامد و قواعد فوجی
جسم نہائیت سخت ہوتا ہی اور ہمت نہائیت تازہ رہتی ہے
کسی بڑی عملداری یا سلطنت کے ٹوٹنے اور لڑکھڑانے پر
جابلو کر لڑائیان وقوع مین آئینگی - کیونکہ بڑی سلطنتین اپنی
عمل کے دوران مین مفتوح قومون کی طاقت کو توڑکر انکو
کمزور کردیتی ہین اور اپنی حفاظتی طاقت پہ نازان رہتی ہین
اور پھر جب خود بگڑتی ہین تو ٹکڑا ٹکڑا پارہ پارہ ہوجاتی ہین
اور سارے ہی مین ہل جل پڑجاتی ہے - جیسے کہ زوال کے وقت
سلطنت روما کا اور چارلس اعظم کے لئیے سلطنت جرمنی کا حال
ہوا ہے پرندہ ایک ایک پر اوٹھاتا گیا - اگر سپین پر وہ وقت
آتی تو غالبا اُسکا بھی یہی نقشہ ہوگا - اسیطرح بڑے بڑے
ملکی الحاق اور ملکی اختلاط بھی لڑائیان پیدا کرتے ہین کیونکہ کسی
سلطنت کی قوت کی طغیانی مثل ایک بڑے طوفان کے ہی
جو کناروں سے باہر ہو بہ نکلتا ہے جیسے کہ روما اور
ٹرکی اور سپین اور دیگر سلطنتون مین دیکھا گیا ہی - دیکھو

جب دنیا مین وحشی لوگ بہت کم ہون بلکہ ایسے ہون جو
عموماً شادی کرنی یا اولاد بڑھانی نہ چاہتے ہون بجز اسکے
کہ وہ وجہ معاش رکھتے ہون جیسے کہ آج کل تاتار کے سوا
سب جگہ چین کا حال ہے تو آبادی کی طغیانی کا کچھہ خطرہ نہین
لیکن جہان آبادی کثرت سے ہو اور برابر بڑھتی جاتی ہو
اور آئندہ کے لئے وجہ گذران اور وسایل معاش کی بابت
کچھہ سوچا نہ جاوے وہان کچھہ زمانے کے بعد ایک مرتبہ
قوم کا کچھہ حصہ اور قومون مین ضرور بہیجنا پڑتا ہے اور یہ
پرانے زمانے مین شمالی خطہ کے لوگ بذریعہ قرعہ اندازی
کیا کرتے تھے چنانچہ جس حصہ کو اپنے ملک مین رہنا ہوتا تہا
اور جس کو وسایل معاش کی تلاش مین باہر جانا پڑتا تہا اسکا
تصفیہ قرعہ اندازی سے کیا جاتا تہا جب کوئی جنگجو قوم
نازک و بزدل ہو جاتی ہے تو بہی جان لو کہ لڑائی
ضرور ہوگی کیونکہ ایسی قومیت انکی تنزل کے وقت عموماً
دولتمند ہوتی ہین دولت جنگ کا نیوتہ ہے اور مجہی غنی

تبدل جنگ کا حال ہے۔

جو اسلحہ حرب ہیں وہ تا ابتدا مشاہدہ کے اندر کم آتی ہیں
مگر تاہم دیکھا جاتا ہے کہ اُنمیں بھی ادل بدل اور اُلٹ پلٹ
ہوتا رہتا ہے - یہ بات تحقیق ہو کہ شہر اکسیٹر لیسیٹر میں
توپخانہ موجود تھا جسے اہل سمرقند نے گرج اور بجلی کا طلسم
بولتی تھی - یہ بھی مشہور ہے کہ چین میں توپوں کا استعمال
کوئی دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ سے چلا آتا ہے۔ اسلحہ حرب
کی خوبی و اصلاح تین باتوں میں ہے - اول دور کی مار
اس سے انسان فاصلہ سے دشمن پر وار کر سکتا ہے اور خود
اُسکی زد سے بچا رہتا ہے جیسا کہ توپوں اور بندوقوں کی
صورت میں دیکھا جاتا ہے - دوئم صدمہ کا زور اور اسکی
بھی انہیں پرانے زمانے کی قلعہ شکن کلوں اور توپوں کیسے بہتر
ہیں - سوم سہولت استعمال یعنی کہ وہ سب موسموں میں
کام دے سکیں - گاڑیاں ہلکی اور سبک رفتار ہوں - علی ہذا القیاس
طریقہ جنگ کی یہ کیفیت ہے کہ پہلے زمانہ میں سپاہ کی تعداد

پر زیادہ بہروسا کیا جاتا تہا - جنگ کی جو ہوتی
وسعلی جمعیت اور تہوڑیہ اڈہا ہی جاتی تہی -
بلا جنگ کرنے کے لئے دن مقرر کئے
جاتے تہے - گویا کہ برابر کی ٹکر سے جنگ
آزمائی ہوتی تہی فوج کی ترتیب و تقسیم اور
صف آرائی سے لوگ بہت کچہہ نا بلد ہوتے تہے - بعد مین
وہ سپاہ کی تعداد و کثرت کی نسبت شائستگی کے اعتبار سے
انحصار کرنے لگے موقع اور زمین و قریب کے فائدے اور اوت
باتین جاننے لگے اور فوج کی ترتیب و تقسیم سے زیادہ ماہر
ہوتے گئے -
ہر سلطنت کی اٹہتی جوانی مین ہتہیارون کی چمک دمک ہوتی
ہے سنبہلی عمر مین علم رونق پاتا ہے پہر کچہہ عرصہ دو تو ملکہ ڈہلتی
ہین ڈہلتی عمر مین صنعت و دستکاری اور تجارت کو فروغ
ہوتا ہے اسیطرح علم کی حالتین ہین - اول خردسالی
جبکہ وہ اٹہتی کونپل اور عموماً الہڑ ہوتا ہے - پہر نوجوانی جبکہ وہ

جوبن پہ آتا ہے اور لہلہانے لگتا ہے پہر پختہ سالی جبکہ وہ
مضبوط اور گہٹا ہوا ہوتا ہے اخیر مین بڑہاپا جبکہ وہ خشک اور
بوسیدہ ہوجاتا ہے لیکن انقلاب کے ان گہومتی چکرون پر بہت
عرصہ نظر ڈالے رہنا اچہا نہین ہے مبادا سر مین چکر آجائے
اُنکی تاریخ کا یہ حال ہے کہ وہ قصہ کہانیون مین الجھی
ہوئی ہے اسلئے اس لائق نہین کہ اسپر یہان بحث کیجائے -

---

۱۵۹ افواہ

(بارہ مضمون) ؟

شاعر افواہ کو غول باندھے ہین اسکی شکل باندھنے مین وہ کچھہ تو رنگینی و خوش ادائی سے اور کچھہ سنجیدگی و متانت سے کام لیتے ہین وہ کہتے ہین کہ جسقدر پر رکھتی ہے اسیقدر آنکھین اور اسیقدر زبانین اور اسیقدر آوازین رکھتی ہے اور اسیقدر کان کھڑے کرتی ہے -

یہ ایک شاعرانہ گلکاری ہے بعد مین رنگین استعارے آتے ہین مثلاً وہ چلنے مین طاقت حاصل کرتی ہے وہ زمین پر چلتی ہے مگر اسکا سر بادلون مین چھپا رہتا ہے

یہہ بارہ مضمون ہبکین صاحب کی وفات کے بعد اوسکی کاغذات مین دستیاب ہوا -

سورج پاسبانی مین بیٹھی رہتی ہے اور رات کو دوڑدہوپ
کرتی ہے وہ اُن باتون کو جو ہو چکی ہین اُن باتون سے
جو ہونے والی ہین ملاتی ہے وہ بڑے بڑے شہرون کے لیے دہشت
ہے لیکن سب سے بڑھ کر اسکی ولادت کی کیفیت ہے کہتے ہین کہ جب
دیوزادون نے جوپیٹر کے ساتھ لڑائی ٹہانی اور اسکے
ہاتھ سے ہلاک ہوئے تو دیوزادون کی مان زمین نے طیش
مین آکر افواہ کو پیدا کیا - بات یہ ہے کہ سفدین استعارہ
مین دیوزاد بیان کیے گئے ہین اور مفسدانہ افواہین یا
افترا پردازیان مثل بہائی بہنون یعنی ذکور و اناث کے حیثیت
رکہتی ہین اب اگر کوئی شخص اس دیو کو رام کرنا اور ہاتھون پر
لگانا اور قابو مین رکہنا اور اُسکی مدد سے اور شکاری پرندون
پر بیٹہنا اور اُنکا شکار کرنا چاہتا ہے تو یہ بات کسقدر وقعت
رکہتی ہے یہ سب تو شاعرانہ خیال بندی رہی - اب ہم

سلہ افواہ کی چوٹ کو اپنے ذات سے رُخ بدل کر دشمن پر جہوکنا -

ایک سنجیدہ اور معقول ڈھنگ اختیار کرتے ہیں - کل باب ہذا کی
میں کوئی مضمون ایسا نہیں جسپر کم بحث ہوئی ہو جو اسقدر زیادہ
لایق بحث ہو جیسی کہ افواہ ہے - اسلیے ہم ان امور کی بحث
چھیڑتے ہیں کہ جھوٹی افواہیں کونسی ہیں اور سچی افواہیں
کونسی ہیں انکا خصوصیت کے ساتھ امتیاز کیونکر کیا جا سکتا ہے
افواہوں کا چھپانا اور اڑانا - پھیلانا اور بڑھانا یا معدوم
دبانا کیونکر ہو سکتا ہے - اسیطرح افواہ کی خاصیت کی نسبت اور
باتوں کا ذکر کیا جائیگا - افواہ میں وہ زور ہے کہ کوئی اتنا کام ایسا
نہیں جس میں افواہ کو بہت بڑا دخل نہیں اور خاصکر جنگ میں
جیوشنٹس نے ڈیمپیس کو یہ افواہ اڑا کر تباہ کیا کہ ڈیمپیس شام کی فوج
جرمنی میں اور جرمنی کی فوج شام میں منتقل کی جاتی ہے - اس سے
شام کی فوج غایت درجہ برافروختہ ہو گئی جولیس قیصر
نے عیاری سے ایک افواہ اڑا کر پامپی کو بے خبر جا لیا اور
اسکی ساری ہوشیاری دنیاری کو خاک میں ملا دیا - وہ
افواہ یہ تھی کہ قیصر کی سپاہ اس سے ناراض ہے اور لڑنا

ہو خفگ آتے اور گال کی لوٹ سے مالامال ہونے کے سبب اطالیہ مین داخل ہوتے ہی اُسے چھوڑ کر چل دیگی - یہیجہ پا بر بریہ افواہ اڑاتی رہی کہ اُسکے خاوند آگسٹس کی طبیعت مین اصلاح و افاقہ ہوتا جاتا ہے اور اس اثنا مین اپنے بیٹے ٹیبیریس کی تخت نشینی کے واسطے تمام امور کا انتظام کرلیا - بادشاہون کا عام دستور ہے کہ اپنے سلطان کی وفات خبر چھپون اور جنگی جہازون کی خوف سے چھپا رکہتے ہین تاکہ قسطنطنیہ اور اور قصبات انکی تاخت و تاراج سے محفوظ رہین - طامسطاقلیس نے کنجسا شاہ فارس کو یہ افواہ اُڑا کر یونان سے بہگا دیا کہ یونانی اُس کے جہازون کے پل کو جو اُسنے ہلیسپانٹ پر باندہا تہا توڑنا چاہتے ہین - بس ایسی ہزارون مثالین موجود ہین اور جسقدر اُنکی کثرت ہے اُسیقدر اُنکے اعادہ کی کم حاجت ہے - کیونکہ وہ سب جگہہ پائی جاتی ہین بس تمام دانا حاکمون کو لازم ہے کہ افواہون کی نسبت ایسی

۱؎ ٹرکی کی کہڑی فوج جو پانچ سو برس قائم رہنے کے بعد ۱۸۲۶ء توڑی گئی

بڑی خبرداری اور چوکسی رکھین جیسی کہ وہ خود واقعات
اور منصوبون کی نسبت رکھتے ہین۔

(یہ مضمون تمام نہین ہوا)

ضمیمہ

بادشاہ

(۱) بادشاہ روئے زمین پر ایک مجازی خدا ہے جسکو
اور حقیقی زندہ خدا نے اُسے خود نیابت کا خاص
اعزاز بخشا ہے مگر ساتھ ہی اُسے یہ کہدیا ہے کہ وہ مثل انسان
کے موت کا ذائقہ چکھیگا تاکہ وہ یہ سمجھکر مغرور و خود بین
نہ ہوجائے کہ خداوند تعالے نے اُسے اپنی نیابت کے ساتھ
اپنا ذاتی خاصہ بھی عطا کر دیا ہے۔

(۲) سب قسم کے آدمیوں کی نسبت خدا اُنکا بہت کم ممنون
ہے کیونکہ وہ اُنکے لئے بہت کچھ کرتا ہے اور اُنسے اُسکی عطا کی

؎ یہ امر مشتبہ ہے کہ یہ مضمون لارڈ بیکن کی تصنیفات میں ہے یا نہ

عموماً بہت کم عقل ہوتا ہے۔

(۳) جو بادشاہ یہ چاہتا ہو کہ اُسکا تاج اسکے لیے بہت بھاری نہو وہ اُسے ہر روز پہنے رہے[۱] لیکن اگر وہ اُسے بہت ہلکا سمجھیگا تو وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کس دھات سے بنا ہے۔

(۴) ضرور ہے کہ وہ مذہب کو شیرازہ حکومت سمجھے اور اپنا پلہ برابر کرنیکا ذریعہ نہ بنائے کیونکہ جو شخص مذہب کو صرف پلہ برابر رکہنے کا وزن قرار دیتا ہے اُسکے اپنے وزن کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ بہت ہلکا دیکھا جاتا ہے اسلئے اُسکی حکومت اس سے چھین لیجائیگی۔

(۵) - جو بادشاہ مذہب کو اعلی اصول حکومت نہیں سمجھتا وہ رحم و عدل سے کہ بادشاہ کے حامی و مددگار ہیں

[۱] ضرور ہے کہ وہ اپنے منصبی فرائض روزانہ ادا کریں ورنہ اُنکی انجام دہی کی عادت چھوٹ جانے سے وہ اسلیے بہت بوجہل ہو جائیگا [۲] اگر وہ اپنے منصب کو ہلکا تصور کرتا ہے تو وہ اُسکی وقعت نا واقف

بے بہرہ ہوتا ہے۔

(۶) ضرور ہے کہ وہ خود مشورہ دینے کے قابل ہو
مگر اُسے پیرو اور نہ رکھے کیونکہ گو خوش انجام واقعات
اُسکے مشیرون کو جا بیجا ٹہیراتے ہین مگر بہتر ہے کہ اچھے
مشورہ کا بُرا نتیجہ کسی بادشاہ سے منسوب نہ ہو بلکہ کسی مشیر
سے ہو۔

۷- وہ عزت کا چشمہ ہے جو گندی نالیون سے بہنا
نہین چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ملک اسکا پانی فروخت
کرے اور اُس سے اسکی وقعت جاتی رہے جیسے کہ
معتقدین پوپ اپنے پاک کنوون کی نسبت بیان کرتے ہین۔

۸- وہ قانون کی زندگی ہے صرف اسلیئے نہین
کہ وہ خود قانون ناطق ہے بلکہ اسلیئے بھی کہ وہ مردہ
حروف مین جان ڈالتا ہے اور سزا و جزا سے اُسے
اپنی تمام رعایا مین رایج کرتا ہے۔

۹- دانا بادشاہ کو لازم ہے کہ اپنے قوانین مین

جہانتک ہو سکے تغیر و تبدل کم کرے کیونکہ نیا انتظام ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے - نظام ملکی اور نظام جسمانی دونوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ہر ناگہانی تبدیلی خطرناک ہے اور گو وہ بہتری کے لئے ہو مگر خطرہ سے خالی نہیں ہوتی کیونکہ جو شخص کسی سلطنت کے قوانین رسمیہ کو بدلتا ہے وہ گویا یہ سمجھتا ہے کہ کسی تاج کی نسبت زور شمشیر کے سوا اور کوئی عمدہ استحقاق نہیں

۱۰ - جو بادشاہ علانیہ عہدے فروخت کرتا ہے وہ اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے ججوں کو انصاف فروشی سکھاتا ہے جب عہدہ کی قیمت مقرر ہو تو انصاف ہی بعوض قیمت فروخت کیا جاتا ہے -

۱۱ - داد و دہش اور شان و شوکت عین شاہی لوازم ہیں لیکن ممسک کی نسبت مسرف بادشاہ ظالم سے زیادہ قرابت رکھتا ہے کیونکہ ممسک گو گھر کا ذخیرہ باہر کی دستبرد کے

خیالات سے باز رکھتا ہے ضرورت اسکے پاس سے
اپنا پوت پورا کرتی ہے اور اکثر دور کی ہمت نہیں پاتی
ایسی صورت میں بادشاہ بیدار مغز اور جو کچھ اُسے کرنا
واجب ہو اس سے آگاہ ہونا چاہئے۔

۱۳- جس بادشاہ کا رعب نہیں وہ رعایا کا عزیز
نہیں اور جو اپنے منصب کا اچھی طرح روپ بھرنا چاہتا ہے
اُسے چاہئے کہ اپنا رعب بھی بٹھائے اور محبت بھی جمائے لیکن
یہ محبت رعب سے نہو بلکہ رعب محبت سے ہو۔

(۱۴) ہمیشہ جس حق تعالے کی نیابت کا وہ منصبدار
ہے اُسکی تقلید کرنی چاہئے یعنی عدل کی سختی زور کے ساتھ
رحم کی خوشش تاثیر مرہم ہی دوکار ہے مگر قاتل کا زندہ چھوڑنا
ٹھیک نہیں کیونکہ بیجا عفو سے ملک گویا ایک ماتم کدہ بن جاتا
ہے۔ اسکے علاوہ گناہ کی سرکوبی جو اسقاط عدل ہوتا
ہے اُس سے بادشاہ کی نسبت جسقدر محبت کم ہوتی ہے
اسیقدر زیادہ نہیں ہوتی۔ درحقیقت جہاں رحم کا بیجا

ہوتا ہے وہاں رعب بالکل جاتا رہتا ہے۔
بادشاہ کے سب سے بڑے دشمن اوسکے خوشامدی ہین
کیونکہ گو وہ ہمیشہ اسی کا گیت گاتے رہتے ہین
مگر انکی خوشامد اُسے ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے۔

جو شاہی محبت جمہور انام کا حق ہے وہ کسی خاص شخص
سے مخصوص ہونی چاہیئے مگر کسیقدر یہہ بھی ضرور ہے کہ بادشاہ
کی نظر عنایت بعض لائق آدمیون پر زیادہ خصوصیت کیساتھ
ہو کیونکہ ایسی حیثیت کے آدمی بہت کم ہوتے ہین۔

۱۴- اگر وہ یہہ چاہتا ہے کہ اسکا تاج اسکے لیے وبال جان
نہو تو اُسے پانچ باتون مین خاص احتیاط کرنی چاہیئے

اول مذہب مین بناوٹی پارسائی نہو کیونکہ وہ دوہری
بے ایمانی ہے۔

دوم صدر عدالت مین لاطائل معدلت پژوہی نہو کیونکہ
وہ بے معنی رحم ہے

سوم محکمہ مداخل و مخارج خزانہ عامرہ مین منفعت بخش

بے انصافی روا نہ رکھے وہ ظالمانہ غارت گری ہے

چہارم - بیباکانہ جلد بازی اسکا شیوہ سالار نہو کیونکہ
اس سے انجام کار پچھتانا پڑتا ہے -

پنجم فریب آمیز تدبیر اسکا شیوہ نہو کیونکہ یہ مار آستین ہے -

حاصل کلام وہ جیسے سب سے بڑی طاقت رکھتا ہے ویسے ہی سب سے بڑے تردوات میں مبتلا رہتا ہے وہ رعایا کا خادم بنایا گیا ہے - اگر ایسا نہیں تو اسکا کوئی منصب نہیں اس صورت میں جو شخص اسکی عزت نہیں کرتا وہ بمنزلہ ملحد کے ہے کہ جو دل میں خدا کا خوف نہیں رکھتا

[illegible]

مصنفہ ذیل کتابین

جو

لالہ ہنسراج صاحب بی اے

پرنسپل دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور سے مل سکتی ہین

قیمت	نام کتاب
۱/	سری رامچندر جی کا درشن
۰/	بلوٹ کی دیوی اور ایک مسافر
۰/	گنگا کی شیشہ
۱۰/	دو چٹھیان (دربارہ اشاعت تعلیم سنسکرت)
۲/	نانک چیترا (گورو نانک صاحب کی سوانح عمری)
۵/	شہید گنج (ہندو شہیدون کے مختصر حالات)
عمہ/	مضامین بیکن (مترجمہ لالہ سائین داس صاحب مرحوم)

1

तिथि	संख्या	तिथि	संख्या
14 FEB 1965			
-7 JAN 1965			
१६/१			

तिथि	संख्या	तिथि	संख्या

तिथि	संख्या	तिथि	संख्या